فہرست مضامین کتاب النحو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع چہارم

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو وہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی کہ تھوڑے عرصہ میں اس کی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدر دانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں سنہ ۱۸۹۹ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسہ حمیدیہ میں داخل درس کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اس کے پہلے حصے کتاب الصرف کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی ڈائرکٹر مدارس حیدرآباد دکن اور شمس العلماء سید علی بلگرامی جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونوں رسالوں کو درسی کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب نے ان کتابوں کا مڈل اور ہائی سکول کے کتب خانوں میں رکھا جانا منظور کیا

اس کتاب کے سابقہ اڈیشنوں میں جو ضمیمہ محاورات روزمرہ کا دیا گیا تھا اب مؤلف کا مستقل رسالہ عربی بول چال شائع ہونے سے وہ غیر ضروری متصور ہو کر اُس کے عوض بحث حروف کو وسعت دی گئی اور نحوی ترکیب کی مشق کے لیے چند جملوں کی ترکیب لکھی گئی۔ امید ہے کہ یہ چوتھا اڈیشن پہلے سے زیادہ مفید ہوگا۔

لاہور۔ کشمیری بازار
یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء

الراقم
خاکسار عبدالرحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع اول

نحو جاننے کی ضرورت عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتویں صدی مسیحی میں جب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید غیبی سے خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کا اعلان کیا۔ اور اس توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اس کا سیکھنا ضروری ہو گیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی اس لیے اکثر اشخاص اور خاصکر سمجھدار آدمیوں کو فہم قرآن میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قاعدہ قانون سیکھنے کے بغیر سمجھتے اور لطف سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائص لسانی کی اجنبیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن میں سد راہ ہوئی بلکہ اُن کے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بول چال میں بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوا تو علما کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو بعد میں صرف و نحو کے نام سے مشہور ہوئے ۔

نحو کے ابتدائی قواعد مورخین نے قواعد نحو کا جامع ابو الاسود دُئلی کو قرار دیا ہے جس کو علی مرتضےٰ نے پہلی صدی ہجری میں چند قواعد بتلائے تھے۔ اُن قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور اُن کی حرکات پر قائم کی گئی ہے چنانچہ مفردات کی نسبت آپ نے کہا الکلام کلہ ثلاث اسم و فعل و حرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعل پھر مسمی اور اُس کی حرکات سے جو کاروبار ظہور میں آتے ہیں۔ اُن کی شناخت کی اس طرح رہنمونی کی کل فاعلٍ مرفوعٌ وکلُّ مفعولٍ منصوبٌ وکلُّ مضافٍ الیہ مجرورٌ مورخین کا اعتماد تو اسی روایت

پر ہے مگر مغنی اللبیب کی ایک شرح الشرح جو حال میں مصر سے چھپ کر آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ کے فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروق رضہ کے زمانہ سے شروع ہو گئی تھی اور اُس کی اصلیت یوں بیان کی گئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروق رضہ کے پاس پکڑ لائے جو آیۂ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ میں لفظ رسولہ کو لام کی زیر سے پڑھتا تھا جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ اس پر آپ نے ابوالاسود دؤلی کو بلا کر قواعد نحو کے جمع کرنے کا حکم دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسی انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زبر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زیر پڑھنے سے فقرہ کے معنے کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے ولید بن عبد الملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے اخیر میں ایک مشہور خلیفہ گذرا ہے۔ اُس کو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اُٹھانی پڑی تھی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوئی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی۔ خلیفہ نے کہا مَا شَانُکَ (تجھ میں کیا بُرائی ہے) اس نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ (میں برائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں) یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں مَا شَانُکَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَنِیْ خَتَنِیْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَنْ خَتَنَکَ (تیری ختنہ کس نے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہو گی۔ سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُکَ (تیرا داماد کون ہے) دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اَور کا اَور ہو گیا۔

غرض ان خصوصیات کی بنا پر عجمیوں بلکہ کم فہم عربوں کو بھی قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دؤلی سے منقول ہوئے مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ میں کسائی

اور فرا نے کوفہ میں عربی زبان کے محاورات کا تتبع کرکے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ صرف ونحو اور زبان دانی کے اندر بیسیوں کتابیں اُنہی دنوں میں تصنیف ہوگئیں اور اس وقت تو اُن کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے ٭

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا

اسلام کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص نہ تھا بلکہ عام طور پر عربی زبان کی علمی زندگی کے واسطے ابر رحمت کا ایک نمونہ تھا خلفاے عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفاے بنی امیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے وہ ترقی کی کہ یونان۔ مصر۔ فارس اور ہند تک کے دفینوں سے جو کچھ اُن کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو عربی کا لباس پہنا دیا اس کے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں۔ اور ممالک بعیدہ کی سیر وسیاحت سے جغرافیہ وتاریخ میں معلومات مفیدہ کا وہ اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس۔ انگلنڈ اور جرمن میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذہب اور اختلاف زبان کے عربی زبان اور اُس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روے زمین کی نامور زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے ٭

عربی زبان کی وسعت الفاظ

عربی زبان کو مخزن علوم وفنون ہونے کے علاوہ ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے۔ مختلف چیزوں کے نام اُن کے رنگوں اور قسموں اور اوصاف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہونچ گئے ہیں چنانچہ شہد کے واسطے اسّی نام ہیں اور اژدہے کے دوسو نام اور شیر کے پانسو نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریباً چار ہزار اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دن علوم و فنون کے ترجمہ کے متعلق اردو میں جس قدر نئی اصطلاحات بہم پہونچانے کی ضرورت پیش آتی ہے عربی زبان کا دامن اُن سب کے واسطے نہایت فراخ ہے۔ ریاضی۔ طبیعی۔ فلسفہ۔ قانون۔ طب۔ جغرافیہ۔ اور تاریخ کے جس قدر الفاظ اردو میں مستعمل ہیں وہ

سب عربی سے ماخوذ ہیں +

ہندوستانیوں کو عربی زبان جاننے کی ضرورت

اس وقت ہندوستان میں عربی زبان کہیں بولی نہیں جاتی نہ وہ خط و کتابت کا ذریعہ ہے اور نہ حکام وقت کے دفاتر میں عام طور پر کچھ کام آسکتی ہے مگر مسلمانوں کو اس زبان سے مذہبی لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں درسگاہیں اُنہوں نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہیں ہزاروں عالم اس کے دقائق سمجھنے والے موجود ہیں کوئی شہر ایسا کم ہوگا جس میں ہزار بارہ سو شریف مسلمانوں کی بستی ہو اور وہاں کی خاک پاک سے ایک دو علماء ظہور پذیر نہ ہوں +

کتاب النحو لکھنے کی ضرورت

مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی میں ہونا ہے ہر قسم کے علوم و فنون کا اس میں پایا جانا اصطلاحات جدیدہ کی بہم رسانی میں اس سے مدد ملنا یہ سب ایسے امور ہیں جو مجھ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں نحو کی مجمل اور مفصل کتابیں تو بیشمار موجود ہیں لیکن اردو خوانوں کو ابتداءً اُن کا پڑھنا دشوار ہے اس واسطے اس کتاب میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایۃ النحو اور اُس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافیہ و فوائد ضیائیہ کے خاص خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اس میں آجائیں اور طرز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خواں اس کو پڑھ سکے قواعد نحویہ کی مشق اور اعراب میں مہارت پیدا کرنے کے واسطے ساتھ کے ساتھ ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے اور اُس میں زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں۔ کچھ فقرات کو بگاڑ کر لکھا ہے تاکہ طلبا اپنی زور طبیعت سے اُن کو درست کریں۔ غالباً اس سے پہلے اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اردو میں نہیں لکھی گئی خاتمہ کتاب میں ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہوگا +

امرتسر ہال بازار
۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء

الراقم
خاکسار عبد الرحمٰن ولد مولوی حافظ عمر الدین صاحب ہوشیارپوری



کِتَابُ النَّحْو

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے اواخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریری عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے۔

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے۔ اُس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ با معنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد۔ دوسری مرکب

مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا پورے معنے دے۔ اُس کو کلمہ کہتے ہیں اور اُس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے۔

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے اور اُس کی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید

مرکّب مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ اُس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ)۔ پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ معلوم نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

سبق نمبر (۲ و ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنے لگاؤ پایا جائے یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل۔ ان میں سے جو کلمہ کسی کی طرف نسبت کیا جاتا ہے اُس کو مسند کہتے ہیں اور جس کلمہ کی طرف کوئی شے نسبت کی جائے اُس کو مُسند الیہ۔ دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے۔ اس کے دونوں جزو اسم ہیں۔ پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں +

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے۔ اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم ہے۔ فعل مُسند اور اسم مُسند الیہ کہلاتا ہے اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں +

اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مُسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم کبھی فعل۔ حرف کو نہ مُسند ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی +

مرکب غیر مفید کی تقسیم مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں:-

۱ مرکب اضافی جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

۲ مرکب توصیفی جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے مذکور ہوگا

کلمات ثلاثہ کے خواص جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور اُن کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے۔ تاکہ مسند اور مُسند الیہ کی شناخت ہو سکے۔

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اُس کے اوّل میں داخل ہو جیسے اَلرَّجُلُ و بِزَیْدٍ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو۔ جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا موصوف ہو۔ جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا تثنیہ

ہو۔ جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ۔ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ قَدْ یا سَ یا سَوْفَ اُس کے اول میں آئے جیسے قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ یا اُس کے آخر میں جزم ہو۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا مسند ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے۔ جیسے ضَرَبْتِ یا تائے تانیث ساکن لاحق ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم و فعل کی کوئی علامت اُس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل مین ربط کا کام دے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا فائدہ ہے؟

(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟

(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ مین کیا فرق ہے؟

(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ مین تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہین؟

(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو؟

(۶) حرف کیا کام دیتا ہے؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور اُن کے معانی پر غور کر کے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو۔

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ	(۲) سَیَصْلٰی نَارًا
(۳) هِنْدٌ قَائِمَةٌ	(۴) اِنْصَرَفَتْ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ
(۵) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	(۶) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سبق نمبر (۴و۵)

معرب و مبنی کا بیان

حرکت اور سکون آخر کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں معرب و مبنی :۔

معرب وہ کلمہ ہے جو مبنی اصل یعنے ماضی، امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو اس کے آخر میں ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ۔ رَاَیْتُ زَیْدًا۔ ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر رفع۔ نصب اور جر کی حالت میں مختلف ہے

مبنی وہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اس کے آخر میں کبھی تغیر نہیں ہوتا جیسے جَآءَ ھٰٓؤُلَآءِ۔ رَاَیْتُ ھٰٓؤُلَآءِ۔ ذَھَبْتُ اِلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ان مثالوں میں ھٰٓؤُلَآءِ مبنی ہے جس کا آخر رفع۔ نصب اور جر کی حالت میں یکساں ہے

فائدہ چند اسموں کے سوا جن کا بیان آگے آئیگا کل اسم معرب ہیں فعلوں میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے اور حروف کل مبنی ہیں

اعراب کا بیان

اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو اور جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اُس کو عامل کہتے ہیں۔ اعراب چار ہیں۔ رفع نصب جر اور جزم ان میں سے رفع و نصب۔ اسماء اور افعال دونوں پر آتے ہیں۔ مگر جر اسماء سے اور جزم افعال سے خاص ہے۔ پس اسم کے تین اعراب ہوئے۔ رفع نصب اور جر۔ امثلہ ذیل میں اسم کے عوامل اور اعراب پر غور کرو :۔

جَآءَ زَیْدٌ اس میں زید مرفوع اُس کا اعراب دال کا رفع بصورت (ُ) اور جَآءَ اُس کا عامل رافع ہے ٭

رَاَیْتُ زَیْدًا اس میں زید منصوب اُس کا اعراب دال کی نصب بصورت (ً) اور رَاَیْتُ اُس کا عامل ناصب ہے ٭

ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ اس میں زید مجرور اُس کا اعراب دال کی جر بصورت (ٍ) اور اِلٰی اُس کا عامل جار ہے ٭

ان مثالوں میں زید کا لفظ اختلاف عامل کے باعث پہلی جگہ فاعل۔ دوسری جگہ مفعول اور تیسری جگہ مجرور ہے ٭

فعل کے بھی تین اعراب ہیں رفع نصب اور جزم۔ مثلاً ذیل میں فعل کے عوامل اور اعراب پر غور کرو:۔

یَضْرِبُ اس کا عامل معنوی ہے یعنے خالی ہونا۔ مضارع کا عامل ناصب و جازم سے *

لَنْ یَّضْرِبَ اس کا عامل ناصب لَنْ ہے

لَمْ یَضْرِبْ اس کا عامل جازم لَمْ ہے

تنبیہ معرب اور مبنی کی آخر حالت کے ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہے، مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو ان کو رفع نصب جر اور جزم کہتے ہیں۔ اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ فتحہ کسرہ اور سکون کہلاتے ہیں *

منصرف و غیر منصرف کا بیان جن اسماء کے آخر میں حرکات ثلثہ اور تنوین آتی ہے اُن کو منصرف کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ اور جن اسماء کے آخر میں کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ ان کو غیر منصرف۔ ان اسماء میں علامت نصب قائم مقام علامت جر ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ۔ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ ذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ

اسم غیر منصرف کی شناخت یہ ہے کہ اس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کے ہو۔ یہ نو اسباب ان شعروں میں جمع ہیں اور ان کو موانع صرف بھی کہتے ہیں:

مَوَانِعُ صَرْفِ الْاِسْمِ تِسْعٌ فَعُجْمَةٌ ۔۔۔ وَجَمْعٌ وَّتَاْنِیْثٌ وَّعَدْلٌ وَّمَعْرِفَةٌ

وَزَائِدَتَا نَعْلَانَ ثُمَّ تَرْکِیْبٌ ۔۔۔ کَذٰلِكَ وَزْنُ الْفِعْلِ وَالتَّاسِعُ الصِّفَةُ

ترجمہ اسم کے غیر منصرف ہونے کے نو سبب ہیں۔ عجمہ جمع تانیث عدل معرفہ اور الف نون زائد جو فعلان کے آخر میں ہے۔ پھر ترکیب اور وزن فعل اور نویں صفت

---

* عامل دو طرح کے ہیں۔ ایک لفظی یعنی حروف و افعال اور اسماء۔ دوسرے معنوی جن کے واسطے لفظ تو کوئی مقرر نہیں مگر عامل سے کلمہ کا خالی ہونا اُن کا عامل سمجھا جاتا ہے ۔۔ مؤلف

سبق نمبر(٦ و ٧) بقیہ غیر منصرف

عدل وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے جیسے ثُلٰثَ و مَثْلَثَ کہ ہر ایک کے معنے ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنے صرف تین ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا کیونکہ معنے کا مکرر لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے اس کو عدل تقدیری کہتے ہیں +

صفت جو اصل میں وصفی معنے کے واسطے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے +

تانیث ہر علم جس کے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو۔ جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ۔ جیسے صَحْرَاءُ (جنگل) ان میں سے تانیث با الف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے +

عجمہ جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَرُ (نام قلعہ دیار بکر)

فائدہ جو مونث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے ھِنْدٌ و ھِنْدُ (نام عورت) اور اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا جیسے مَاہُ و جُوْرُ (ماہ عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) ۱۲

شتر بجائے جو کہ دیا ہے یہ غلط ہے [illegible]

معرفہ صرف وہ اسم جس میں علمیت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا اسبب تانیث ہے ۔
جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو۔ جیسے مَسَاجِدُ ومَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے ۔
ترکیب یعنی وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں جیسے بَعْلَبَكُّ نام شہر، کہ بعل اور بک سے مرکب ہے۔ اس میں دوسرا اسبب علمیت ہے ۔
وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو۔ جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) شَمَّرُ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اُس کے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے۔
الف نون زائدہ جب علم کے آخر میں ہو جیسے عُثْمَانُ یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں تہ نہ ہو جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اُس کی مؤنث ہی نہیں۔ جیسے رَحْمٰنُ ۔
تنبیہ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تحقیقی، وزن فعل، تانیث بالالف، منتہی الجموع، فعلان صفتی جس کا مؤنث فعلانۃ نہ ہو اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں (۱) عدل تقدیری (۲) تانیث بالتا (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) وزن فعل (۶) فعلان جبکہ علم ہو۔ اور ان چھیوں میں سے جب کوئی اسم نکرہ کیا جائے تو منصرف ہو جاتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ طَلْحَةُ وَطَلْحَةٌ اٰخَرُ ۔

فائدہ ہر اسم غیر منصرف جبکہ اُس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اُس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسَاجِدِ كُذُ و اِلَى الْمَسَاجِدِ

سوالات

(۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا فائدہ ہے؟ (۴) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اُس کو کیا اعراب آتا ہے؟
(۲) مبنی اور معرب میں تم کیا فرق کروگے؟ (۵) اَحْمَرُ اور اَحْمَدُ میں منع صرف کے کیا اسباب ہیں؟
(۳) کسرہ اور جر میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں؟ (۶) غیر منصرف کب منصرف ہو جاتا ہے؟

فقرات ذیل میں جن کلمات پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کا عامل کون ہے اور اُس نے ان کلمات پر کیا عمل کیا؟

ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا ۔ جَاءَ هٰؤُلَاءِ ۔ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ ۔ لِكُلِّ فِرْعَوْنٍ مُوْسٰى

سبق نمبر (۸ و ۹)

اسم معرب کا اعراب اسم کا اعراب دو طرح کا ہوتا ہے (۱) حرکت یعنی پیش زبر اور زیر
(۲) حرف یعنی واؤ۔ الف۔ یٓ پہلا اعراب بالحرکۃ اور دوسرا اعراب بالحرف کہلاتا ہے

اعراب بالحرکۃ آٹھ اسموں سے خاص ہے:۔

(۱) مفرد منصرف صحیح یعنی وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ ✦

(۲) جاری مجرای صحیح یعنی وہ اسم جس کے آخر میں واو یا یٓ ماقبل ساکن ہو۔ جیسے
دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن) ✦

(۳) جمع مکسر منصرف۔ جیسے رِجَالٌ (لوگ) قُلُوْبٌ (دل)

ان تینوں اسموں کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے
امثلہ ذیل پر غور کرو :۔

حالت رفعی جیسے ھٰذَا زَیْدٌ۔ دَلْوٌ۔ ظَبْیٌ۔ ھٰذِہٖ رِجَالٌ ✦

حالت نصبی جیسے رَاَیْتُ زَیْدًا۔ دَلْوًا۔ ظَبْیًا۔ رِجَالًا ✦

حالت جری جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ دَلْوٍ۔ ظَبْیٍ۔ رِجَالٍ ✦

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر زیر سے ہوتا ہے۔ جیسے
ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ۔ رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ ذَھَبْتُ بِمُسْلِمَاتٍ ✦

(۵) غیر منصرف۔ اس کا رفع پیش (بلا تنوین) سے اور نصب و جر زبر (بلا تنوین) سے
آتا ہے جَاءَنِیْ عُمَرُ۔ رَاَیْتُ عُمَرَ۔ ذَھَبْتُ بِعُمَرَ

(۶) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔ جیسے مُوْسٰی ✦

۷۔ جو اسم جمع مذکر سالم کے سوا یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غُلَامِیْ

ان دونوں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظ میں کوئی علامت اعراب کی نہیں ہوتی

اس کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے جر تقدیر کسرہ سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ۔ رَاَیْتُ مُوْسٰی وَغُلَامِیْ۔ ذَهَبْتُ بِمُوْسٰی وَغُلَامِیْ +

۸۔ اسم منقوص یعنے وہ اسم جس کے آخر میں یَ ماقبل مکسور ہو۔ جیسے قَاضِیْ اس کا رفع تقدیر پیش سے اور جر تقدیر زیر سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ۔ وَ ذَهَبْتُ بِالْقَاضِیْ مگر نصب زبر لفظی سے۔ جیسے رَاَیْتُ الْقَاضِیَ

اعراب بالحرف تین اسموں سے خاص ہے:۔

۱۔ اسماء ستہ مکبرہ جبکہ یائے متکلم کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں اور وہ یہ ہیں اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) حَمٌ (برادر شوہر) هَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ) ذُوْ (صاحب) انکا رفع واو سے نصب الف سے اور جر یَ سے ہوتی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ اَبُوْهُ رَاَیْتُ اَبَاهُ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْهِ۔ وغیرہ مگر جب یہ اسماء یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب مثل غلامی کے تقدیری ہوگا +

۲۔ مثنّٰی جیسے رَجُلَانِ یا شبہ مثنّٰی لفظاً جیسے اِثْنَانِ یا شبہ مثنّٰی معنیً جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کِلَاهُمَا ان کا رفع الف سے نصب و جر یَ ماقبل مفتوح سے آتا ہے۔ جیسے جَاءَ رَجُلَانِ کِلَاهُمَا۔ رَاَیْتُ الرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا۔ مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ کِلَیْهِمَا +

۳۔ جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ یا شبہ جمع لفظاً جیسے عِشْرُوْنَ یا شبہ جمع معنےً جیسے اُولُوْا ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب و جر یَ ماقبل مکسور سے آتا ہے جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ۔ رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ۔ ذَهَبْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

تنبیہ تفصیل مندرجہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رفع کی تین علامتیں ہیں ضمہ واو الف نصب کی چار علامتیں فتحہ کسرہ الف اور یَ اور جر کی تین علامتیں کسرہ فتحہ اور یَ

ستہ کے معنے چھ اور مکبرہ ضد مصغرہ کی ہے +

سبق نمبر (۱۰) سوالات

الف (۱) زیر، زبر اور پیش کے سوا اگر کوئی اعراب ہے تو بیان کرو!

(۲) کونسا اعراب اسم اور فعل میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص ہے؟

(۳) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے؟

(۴) وہ کون اسم ہے جو اعراب کی برداشت نہیں کر سکتا؟

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئیگا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی تشریح کرو:۔

(۱) رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ - ذَهَبْتُ بِعُمَرَ - جَاءَ غُلَامِیْ

(۲) ذَهَبَ اثْنَانِ - کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ - خَرَجْتُ بِکِلَیْهِمَا ◆

(۳) لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء - وکان بالمؤمنین رحیمًا ◆

(۴) کان ابوهما صالحًا - جاؤا اباهم عشاءً - ارجعوا الیٰ ابیکم

(۵) حکی ان رجلًا یسمی احمد دخل فی بیت امرأۃ فقالت انصرف الشر

فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نکر انصرف ◆

(۶) یوم لا یغنی مولًی عن مولًی شیئًا - وانی خفت الموالِیَ من ورائی ◆

ج ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو

(۱) هُنَّ مسلماتٍ - مررتُ باحمدٍ - رَأَیْتُ غُلَامَیْ ◆

(۲) جاء اباهما - رَأَیْتُ ابیهم - ذهبتُ بابوكَ ◆

(۳) جاء الرجلین - رایت الرجلان - مررتُ بکلاهما ◆

(۴) یا عمرُ ورمتْ رجلیه - ثم قال وصل الورمُ الی رکبتاهُ

سبق نمبر (۱۱ و ۱۲)

جملہ اسمیہ کا بیان

× جملہ اسمیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ مسند الیہ سے مراد اس جگہ مبتدا اور مسند سے مراد خبر ہے۔ جملہ انہی دو جزوں سے پورا ہو جاتا ہے۔ ان کے سوا جو کچھ کلام میں آئے وہ متعلق ہوگا۔

مبتدا و خبر کا بیان مبتدا وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند الیہ ہو خبر وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند ہو۔ یہ دونوں ہمیشہ مرفوع ہوتے۔ اور عامل رافع ان کا لفظ میں کوئی نہیں ہوتا۔ عامل لفظی سے ان کا خالی ہونا بمنزلہ عامل رافع کے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) اس میں زید مبتدا اور کاتب خبر دونوں مرفوع ہیں اور عامل رافع ان کا لفظوں میں کوئی نہیں۔

مبتداء اور خبر کی پہچان قواعد مندرجہ ذیل ملحوظ رکھنے سے ہو سکتی ہے:۔

۱۔ مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر معرفہ و نکرہ دونوں طرح سے آتی ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اَلدِّیْنُ النُّصْحُ (دین خیر خواہی ہے) پہلی مثال میں مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہے دوسری مثال میں مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں۔

۲۔ نکرہ علی العموم مبتدا نہیں ہوتا جب تک اس میں کسی نوع کی خصوصیت نہ پائی جائے۔ جیسے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ (بیشک مومن آدمی مشرک سے بہتر ہے) اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَأَۃٌ (اس گھر میں عورت ہے یا مرد؟) پہلی مثال میں نکرہ وصفیت سے اور دوسری مثال میں تقیید سے خاص ہو کر مبتدا قرار پایا۔

۳۔ خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ مگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے۔ بس صورت میں ایک ضمیر

٭ عامل کی تعریف اور تقسیم سبق نمبر (۴ و ۵) میں مذکور ہو چکی ہے۔

بارز یا مستتر ہو کہ اُس میں ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) یا زَیْدٌ یَضْرِبُ پہلی مثال میں اَبُوْہُ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے اور دوسری مثال میں ضمیر مستتر ھُوَ یَضْرِبُ میں مستتر اور زید کی طرف عائد ہے۔

۴۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اُس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ یعنے زید استقر فیہا عندی مال اے موجودٌ۔

۵۔ مبتدا مقدم اور خبر مؤخر ہوا کرتی ہے۔ مگر جب مبتدا نکرہ اور خبر ظرف ہو تو خبر کی تقدیم واجب ہے جیسے فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ عَلَیْہِ دَیْنٌ (اُس کے ذمہ قرض ہے)۔

۶۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ۔

۷۔ جب قرینہ موجود ہو تو کبھی مبتدا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے اَلْھِلَالُ وَاللّٰہِ اس جگہ ھٰذَا مبتدا محذوف ہے یعنے خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے کبھی خبر محذوف ہوتی ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ اس جگہ وَاقِفٌ خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو ناگہاں درندہ کھڑا تھا۔

سوالات

(۱) مبتدا اور خبر کن امور میں باہم متفق ہوتے ہیں؟

(۲) مبتدا اور خبر کا عامل رافع کون ہوتا ہے؟

(۳) نکرہ کب مبتدا ہو سکتا ہے؟

(۴) جب خبر جملہ ہو تو مبتدا کے ساتھ اُس کے ربط کا کیا طریق ہے؟

(۵) خبر سے پہلے کس وقت فعل مقدر مانا جاتا ہے۔

(۶) خبر کی تقدیم کس حالت میں واجب ہوتی ہے

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں ان کو نواسخ جملہ کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبہ بفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لائے نفی جنس۔ ان کے مسند الیہ کو اسم اور مسند کو خبر کہتے ہیں ٭

افعال ناقصہ تیرہ فعل ہیں۔ کَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ مَازَالَ۔ مَابَرِحَ۔ مَافَتِئَ۔ مَاانْفَکَّ۔ مَادَامَ۔ لَیْسَ۔ ان کو ناقصہ اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ صرف (فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں تمام افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں استعمال کی صورت یہ ہے

کان اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی۔ جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (خدا علیم ہے) ٭

مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں کان کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو۔ جیسے لَمْ اَکُ بَغِیًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ اَکُنْ تھا مگر لَمْ یَکُنْہُ اور لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے ٭

صار واسطے تبدیلی حالت کے آتا ہے۔ جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بن گئی) ٭

اصبح۔ امسی۔ اضحی تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی صباح (صبح کا وقت) مسا (شام کا وقت) ضحی (چاشت کا وقت) میں قریب کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح ٭

ظَلَّ و بَاتَ جملے کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنے روز اور شب سے ملانے کے

واسطے آتے ہیں۔ جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سوتا رہا)۔

فائدہ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صار کے معنے میں آجاتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولتمند ہوگیا) اس جگہ صرف تبدیلی حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں۔

مَازَالَ و مَابَرِحَ و مَافَتِیَٔ و مَا انْفَکَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے جو استغراق کے معنے دیتا ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اس میں غنی نہ ہو۔

مَادَامَ میں ما مصدریہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کے واسطے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانہ کے برابر ہو اور اسی واسطے جملہ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے۔ جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں)۔

لَیْسَ واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے۔ جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر ب آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے۔ جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَیِسَ تھا کثرت استعمال سے لَیْسَ ہوگیا اور ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا۔

فائدہ کان کبھی تامہ ہوتا ہے یعنی صرف فاعل پر تمام ہوجاتا ہے اور اس وقت ثَبَتَ وحَصَلَ کے معنے دیتا ہے جیسے اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر وہ تنگدست ہو) یہی حال اصبح وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے جبکہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ اے دخل فی الصباح (زید صبح کو آیا)۔

سبق نمبر ۱۵و۱۶

افعال مقاربہ یہ چار فعل ہیں عَسٰی۔ کَادَ۔ کَرَبَ۔ اَوْشَکَ اور واسطے قرب فاعل کے وضع کیے گئے ہیں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے استعمال

کی تین صورتیں ہیں

۱۔ عسیٰ واسطے امید کے آتا ہے اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے۔ جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل جامد ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

۲۔ کاد، واسطے قرب حصول کے آتا ہے اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قریب ہے کہ لوگ اس کو جمٹ جائیں) +

تنبیہ عسے کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کاد کی خبر کے ساتھ کبھی آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے +

۳۔ کَرَبَ و اَوْشَکَ شروع کے واسطے آتے ہیں۔ پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے۔ جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل گھل جائے) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ طَفِقَ جَعَلَ۔ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر داخل ہو کر اسلوب تجددی پیدا کرتے ہیں۔ مگر ان کی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (آدم اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَأْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے) اَخَذْتُ اَکْتُبُ (میں لکھنے لگا) +

سوالات

(۱) کانَ اور صار ایک معنے میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں مع وجہ کے بیان کرو +

(۲) مَادَامَ زَیْدٌ یَجْلِسُ کو پورا جملہ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

(۳) اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں اصبح کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے؟

(۴) عسیٰ بعد کاد کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۵) جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں

سبق نمبر (١٥ و ١٦)

حروف مشبہ بفعل یہ چھ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کاَنَّ۔ لٰکِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ۔ ان کو فعل سے اس امر میں مشابہت ہے کہ ان کا آخر فعل ماضی کی طرح مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور سہ حرفی اور چار حرفی اور پنج حرفی ہونے میں بھی فعل کی مشابہت ان میں پائی جاتی ہے۔ یہ حرف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ استعمال کی یہ صورت ہے:۔

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بیشک بخشنے والا مہربان ہے)۔ بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)۔

کاَنَّ۔ واسطے تشبیہ کے۔ جیسے کاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)۔

لٰکِنَّ واسطے استدراک یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا مگر عمرو بیٹھا ہے)۔

لَیْتَ واسطے تمنی کے آتا ہے یعنی آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی)۔

لَعَلَّ واسطے رجا یعنی ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو)۔

فائدہ اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہے۔ اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے۔ جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ و عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہ عَلِمْتُ کا مفعول ہے۔

فائدہ اِنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لامِ تاکید مفتوحہ آتا ہے۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اس کی مشتقات کے بعد جب اَنَّ (مفتوحہ) کی خبر پہ لام آئے تو اس وقت اَنَّ بھی مکسورہ ہوجاتا ہے۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بیشک اس کے رسول ہو) ✤

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب مَا کافہ آئے تو ان کے عمل کو زائل کردیتا ہے۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید ہی کھڑا ہے) کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا اُن کو موت کی طرف ڈھکیلا جاتا ہے) ✤

سبق نمبر (۱۹ و ۲۰)

ما و لا مشبہ بلیس یہ دونوں حرفِ نفی اور مخصوص جملہ اسمیہ میں لَیْسَ (فعل ناقص) کی مانند عمل کرتے ہیں (یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں) اور مشابہ بلیس کہلاتے ہیں استعمال کی یہ صورت ہے ✤

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا (یہ آدمی نہیں) مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) ✤

لَا۔ ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

جب مَا کی خبر اپنے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہوجاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ✤

اور جب لَا کے آخر میں تَ لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْنَ کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے پس تقدیر یوں ہوگی لات الحین حین مناص ✤

لانفی جنس یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا اور معرفہ مرفوع جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ (حج کے دنوں میں نہ شہوت کی کوئی بات کرے اور نہ گناہ کی)۔ خواہ رفع تنوینی جیسے يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری آشنائی) نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ میں پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں۔

۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتحہ ہر دو)	دونوں جگہ لا نفی جنس
۲۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونوں جگہ لا بمعنے لیس
۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتحہ اول و رفع دوم)	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنے لیس
۴۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ	(رفع اول و فتحہ دوم)	پہلا لا بمعنے لیس اور دوسرا نفی جنس
۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	فتحہ اول و نصب دوم	پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ

سوالات

(۱) لَيْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے؟

(۳) لا مشابہ لیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟

(۴) ان فقروں میں اِنَّ۔ مَا۔ لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟

اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ۔

سبق نمبر (۲)

الف ان فقروں میں پہلے اقسام مبتدا اور خبر کو پہچانو۔ اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔ کلمات ربط (ہے، ہیں، ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ:-

(۱) زَیْدٌ حَاضِرٌ ۔ زَیْنَبُ قَائِمَةٌ ۔ بَنُوْ سَعْدٍ قَائِمُوْنَ +

(۲) اَنْتَ هِنْدِیٌّ ۔ اَنْتِ هِنْدِیَّةٌ ۔ نَحْنُ قَائِمَانِ ۔ نَحْنُ قَائِمَتَانِ +

(۳) الرجلانِ قائمان ۔ النّساء قاعدات ۔ هُم صَادِقُوْنَ +

(۴) اَرْضُ اللهِ واسعةٌ ۔ دارکم بعیدةٌ ۔ سیّد القوم خادمهم +

(۵) الحرصُ مفتاحُ الذُّلِّ ۔ القرض مقراض المحبّة ۔ الدنیا مزرعة الاخرة

(۶) فیها عینٌ جاریة ۔ انّ الینا ایابهم ۔ عندی انّك قائمٌ +

(۷) کان الله ولم یکن معه شیٔ ۔ ما الله بغافلٍ عمّا تعملون ۔ لا علیك +

ب (۱) فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ ان کو صحیح کرو، مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور رفع کی مطابقت کا لحاظ رکھو:-

هندٌ صالحٌ ۔ طلحة قائمةٌ ۔ هم ظالم ۔ هو المؤمنون ۔ نحن حالمین +

(۲) فقرات ذیل کا اعراب صحیح جان کر کلمات کو اپنے موقع پر رکھ دو:-

مالٌ عندی ۔ اخوك من ۔ انّ قائمٌ زیدًا ۔ ما قائمًا زیدٌ +

لہ زینب غیر منصرف ۔ النساء معرف باللام ۔ ارض مضاف ہے اس لیے تینوں پر تنوین نہیں آئیگی +

ؔ ہندٌ کی خبر صالحة اور طلحة کی خبر قائم آئیگی ۔ تاکہ تذکیر و تانیث میں مطابقت رہے +

ؔ ہم کی خبر ظالمون ۔ ہو کی خبر مؤمن آئیگی تاکہ وحدت اور جمعیت میں مطابقت رہے

ؔ نحن کی خبر حالمون آئیگی تاکہ مبتدا اور خبر رفع میں مطابق ہوں +

سبق نمبر (۲۲ و ۲۳)

جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ کے اصلی اجزاء دو ہیں مسند اور مسند الیہ۔ مسند سے مراد اس جگہہ فعل اور مسند الیہ سے مراد فاعل ہے۔ جملہ دراصل انہیں دو جزوں سے پورا ہوجاتا ہے۔ مگر کبھی فاعل کے علاوہ اور معمولات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو متعلقات جملہ کہلاتے ہیں۔

فعل کا بیان ہر فعل معروف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اس جملہ میں ذَهَبَ فعل ہے اور زید اُس کا فاعل جس پر رفع آیا۔ اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا) اس جملہ میں ضرب فعل متعدی ہے جس نے زید کو بسبب فاعل ہونے کے رفع اور خالد کو بوجہ مفعول ہونے کے نصب دی۔

فاعل کا بیان فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل مقدم کی اسناد اس طور پر ہو کہ فعل یا شبہ فعل کا قیام اس کے ساتھ سمجھا جائے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا) زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ (زید اُس کا باپ مارنے والا ہے) پہلی مثال میں قام فعل اور زید اُس کا فاعل ہے جس کی طرف قام کی اسناد ہے اور دوسری مثال میں ضاربٌ شبہ فعل اور ابوہ اُس کا فاعل جس کی طرف ضارب کی نسبت کی گئی ہے۔

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے مَنْ ضَرَبَ اور تم کہو زَيْدٌ تو اس جگہہ سے ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ وجوباً حذف ہوتا ہے۔ جیسے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ اس جگہہ اَحَدٌ سے پہلے استجار کا فعل محذوف ہے جب سوال کا جواب نعم یا بلٰی سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں روحوں نے کہا تھا بَلٰی۔

فعل تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں کبھی اپنے فاعل کے مطابق اور کبھی

اس کے مخالف ہوتا ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں :-

۱۔ جب فاعل اسم ظاہر یعنی فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد آئیگا اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے قام المسلم۔ قام المسلمان۔ قام المسلمون۔ قامت ھندٌ۔ قامت ھندان۔ قامت ھندات ٭

۲۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل کے بعد بلا فاصلہ ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مؤنث آئیگا جیسے قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ مگر جب فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصل واقع ہو تو پھر اکثر فعل مؤنث ہوتا ہے جیسے اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ اور کبھی فعل مذکر جیسے فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ٭

لیکن علم مذکر جس کے آخر ت تانیث ہو۔ اس کے واسطے ہمیشہ فعل مذکر لانا چاہیے۔ جیسے جاءَ طلحۃُ ٭

۳۔ جب فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں جیسے طلعت الشمس و طلع الشمس قامت الرجال و قام الرجال قرآن مجید میں ہے وجمع الشمس والقمر ٭

تنبیہ اگر فاعل فعل کے بعد مذکور نہ ہو بلکہ ضمیر فاعل ہو جو فاعل مسبوق الذکر کی طرف راجع ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ خواہ فاعل مؤنث حقیقی یا غیر حقیقی ہو۔ جیسے اختک قامت و الشمس طلعت مگر جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر ذوی العقول کے ہو تو فعل واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح آسکتا ہے جیسے الرجال قامت یا قاموا۔ اور جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر (غیر ذوی العقول) یا مؤنث کے ہو تو فعل کا واحد مؤنث یا جمع مؤنث لانا جائز ہے۔ جیسے الایام ذھبت یا ذھبن النساء قامت یا قمن

نائب فاعل کا بیان یہ اسم فعل مجہول میں قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اور فعل مجہول اس کی طرف نسبت کیا جاتا ہے۔ اس کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں (یعنے ایسا مفعول کہ اُس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا) پھر فعل مجہول اس کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ (زید مارا گیا) تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے ٭

سبق نمبر (۲۴ و ۲۵)
متعلقات جملہ کا بیان

کبھی جملہ میں اصلی اجزاء (مسند و مسند الیہ) کے سوا اور اجزاء بھی آجاتی ہیں جو جملہ کا اصلی رکن نہیں ہوتے بلکہ اُس کے زوائد ملحقہ اور متعلقات شمار ہوتے ہیں۔ ان کو متعلقات جملہ کہتے ہیں اور یہ آٹھ ہیں مفعول بہٖ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہٗ۔ مفعول معہٗ۔ حال۔ تمیز۔ جار مجرور۔ ان کا بیان علیحدہ علیحدہ حسب ذیل ہے ⁂

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا) اس جملہ میں زَیْدًا مفعول بہٖ ہے۔ کبھی یہ فعل کے پہلے بھی آجاتا ہے جبکہ اُس سے حصر مقصود ہو جیسے اَللّٰہَ اَعْبُدُ (میں خدا کی ہی پرستش کرتا ہوں) مفعول بہٖ کے اور احکام بعد میں مذکور ہو نگے ⁂

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُس کا مادہ فعل کا ہم معنے ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ (میں قاری کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کے واسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک نشست بیٹھا) ⁂

کبھی یہ مفعول لفظ میں فعل کے مغایر ہوتا ہے اور معنے میں موافق۔ جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا کہ اس میں قعود اور جلوس کے الفاظ جدا گانہ ہیں اور معنے دونوں کے بیٹھنا ⁂

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس پر سے قَدِمْتَ محذوف ہے یا جیسے کہ دعا کے موقع پر کہتے ہیں دَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہے دَعَاکَ اللّٰہُ دَعْیًا (خدا تیرا حامی و مددگار رہے) ⁂

مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل واقع ہو۔ اس اسم کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) ایک ظرف زمان جس میں وقت کے معنے ہوں جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اس میں یَوْمَ ظرف زمان ہے (۲) دوسری ظرف مکان جس میں جگہ کے معنی ہوں۔ جیسے قُمْتُ خَلْفَکَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا)۔

ظرف زمان کبھی محدود ہوتا ہے یعنے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْم (دن) لَیْلٌ (رات)، شَھْرٌ (مہینہ) کبھی مبہم (غیر محدود) جس کی حد معین نہ ہو۔ جیسے دَھْرٌ (زمانہ، حینٌ (وقت) اور یہ دونوں فِیْ کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتی ہیں۔ جیسے سَافَرْتُ شَھْرًا وَقُمْتُ دَھْرًا اے فِی شَھْرٍ وَ دَھْرٍ یہی حال ظرف مکان غیر محدود کا ہے جس میں جہات ستّہ فَوْق (اوپر) تَحْت (نیچے) یَمِیْن (داہنے) شمال (بائیں) خلف (پیچھے) قُدَّام (آگے) داخل ہیں۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ خَلْفًا و وقف بکرٌ یمین زَیْدٍ لیکن ظرف مکان محدود میں فِیْ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جلست فی الدَّار فی السوق و فی المسجد کہ اس جگہ جَلَسْتُ الدَّار وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ وَ الْمَسْجِدَ۔

مفعول لہٗ وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا (میں نے اُس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہ تادیبا مفعول لہٗ ہے جس کی وجہ سے فعل ضَرَبَ واقع ہوا ایسا ہی حَارَبْتُ شُجَاعَۃً (میں بسبب شجاعت کے لڑا) یہ مفعول بتقدیر لام جر کے منصوب ہوتا ہے اور لام صرف اُس وقت حذف کیا جاتا ہے۔ جبکہ مفعول لہٗ اور اُس کے عامل کا فاعل متحد ہو اور نیز یہ دونوں زمانے میں باہم قرین ہوں۔ پس ذَھَبْتُ اِلَیْہِ لِلسَّمْنِ (میں اُس کے پاس گھی لینے کے واسطے گیا) میں لام حذف نہ ہوگا۔

مفعول معہٗ وہ اسم ہے جو بعد واو (بمعنی مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَۃَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہ طیالسہ مفعول معہٗ ہے ایسا ہی کَفَاکَ وَ زَیْدًا دِرْھَمٌ (تجھے کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)۔

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اُس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ رَاکِبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا بحالیکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہہ مشدودًا نے زید کی حالت مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید کو ملا جس حال میں کہ ہم دونو سوار تھے) اس جگہہ راکبین دونوں سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو ذوالحال کو مقدم لاتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)*

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واو اور ضمیر یا صرف واو کا ہونا اس میں ضروری ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ یا کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ*

جب حال جملہ فعلیہ ہو اور اُس میں فعل مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) فعل ماضی ہو تو اُس پر حرف قَدْ کا آنا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ

تمیز تمیز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اُس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید از روئے نسب کے بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو از روئے چشموں کے جاری کیا) ان مثالوں میں نسبًا اور عُیُوْنًا تمیز ہیں*

فائدہ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام* کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد مقدار** سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (گیہوں دو پیمانے) رَطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پڑھتے ہیں یعنی خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)*

---

* اسم تام اُس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے

** نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں۔ عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت

سبق نمبر (۲۷ و ۲۸)

مجرورات مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اُس کو جار مجرور کہتے ہیں۔ جیسے فِي الدَّارِ فی جار۔ الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اُس کو مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے کتابُ زیدٍ کتاب مضاف۔ زید مضاف الیہ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہو۔ جس کو مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے ❖

حرف جر کی حرکت میں کبھی تغیر نہیں ہوتا مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے کبھی اُس کو رفع آتا ہے کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو۔ ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرَمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس واسطے اُس کو رفع آیا قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللهِ خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے اس واسطے اُس کو نصب آیا۔ مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گذرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے اس واسطے اُس کو جر آیا ❖

مضاف کے واسطے یہ شرط ہے کہ ال تعریف سے خالی ہو اور اضافت کے وقت تنوین و نون تثنیہ و نون جمع اُس سے گر جاتا ہے جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غلاما اصل میں غلامانِ تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُو مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مسلمو اصل میں مسلمون تھا ❖

اضافت کی دو قسمیں ہیں (۱) معنوی جو اسم فاعل اور مفعول کے سوا کوئی اور صیغہ مضاف ہو یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِن سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنے خاتم من فضة کبھی تقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو۔ جیسے ضَرْبُ الْيَوْمِ یعنے ضرب فی الیوم اور کبھی تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونوں صورتیں نہ ہوں جیسے کِتَابُ زَيْدٍ یعنے کتاب لزید اسی اضافت کو اضافت معنوی کہتے ہیں

یہ ہے کہ اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص۔ مگر لفظ مثل غیر، سوا اور ان کے اشباہ سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی۔ جیسے مررت برجل غیر زید (۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضارب زیدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنے تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اس واسطے اس پر الف لام بھی آجاتا ہے جیسے الضارب الرجل فائدہ:۔ موصوف صفت کی طرف (باوجود قائمی معنی وصفی) مضاف نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسری کی جگہ مستعمل نہیں ہوسکتیں۔ مسجد الجامع جانب الغربی۔ صلوۃ الاولی۔ بقلۃ الحمقاء میں جو موصوف صفت کی طرف مضاف ہے تو یہاں سے ایک لفظ محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع جانب المکان الغربی صلوۃ الساعۃ الاولی۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی۔ ایسا ہی جرد قطیفۃ (چادر کہنہ) اخلاق ثیاب (پارچات کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃ جرد اور ثیاب اخلاق تھا مگر صفت کو موصوف پر مقدم کرکے مضاف کیا ہے۔ اجگہ جردٌ اور اخلاقٌ صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ و ثیاب اُن کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ۞

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنے یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو اُن میں بھی اضافت جائز نہیں۔ کیونکہ اس اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث و اسد (شیر) منع و حبس (روکنا) انسان و ناطق پس لیثُ اسدٍ یا اسد لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے۔ ۞

سبق نمبر (۲۹) سوالات

الف (۱) فعل معروف کیا عمل کرتا ہے ؟

(۲) فعل اور فاعل کے درمیان کن امور میں مطابقت ضروری ہے ؟

(۳) متعلقات جملہ کا اعراب سب جگہ یکساں آتا ہے یا کسی جگہ مختلف بھی ہوتا ہے

(۴) ذوالحال کیا اسم ہوتا ہے اور وہ کس چیز کا حال بیان کرتا ہے ؟

(۵) جار مجرور اور مضاف مضاف الیہ میں کیا فرق ہے ؟

ب ان فقروں میں جملہ کے اصلی اجزاء اور نیز متعلقات کی شناخت کرو۔ اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ اور جہاں فعل مذکر کا فاعل مؤنث یا واحد مؤنث کا فاعل جمع آیا ہے۔ اُس کی وجہ ظاہر کرو :۔

(۱) اکل زیدٌ خبزًا ۔ سمع الصبیُّ کلامًا ۔ شرب بکرٌ کوزَ ماءٍ ۔

(۲) قُتِلَ الاِنسانُ ۔ لایغلق الباب ۔ فُتِحت السَّماءُ ۔

(۳) جاءَ اِخوۃُ یوسفَ ۔ اِذا جاءکَ المُؤمِنَاتُ ۔ قامتِ الرِّجالُ ۔

(۴) خرجتُ مخافۃَ الشّرِ ۔ دخلتُ المَسجِدَ ۔ حسبکَ والضحاکَ سَیفٌ مُھندٌ

(۵) ذَا النُّونِ اِذ ذَّھبَ مُغاضِبًا ۔ انا اکثرُ منکَ مالًا واعزُّ نفرًا ۔ اعوذ بِربِّ النَّاسِ

(۶) اِنّی عبدُاللّٰہِ ۔ تبّت یدَا ابی لھبٍ ۔ یا بَنِیْ اِسرائیل ۔

(۷) ضرب زیدٌ عمرًا فی دارِہٖ ضربًا شدیدًا امامَ الامیرِ تادِیبًا ۔

ج (۱) ان لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور غیبت خطاب کے لحاظ سے درست کرو :۔

قامَ زینبُ ۔ المسلمون قام ۔ یقرؤن الطّالبون ۔ الولد الحر تقتدے بابائہ الغر

(۲) فقرات ذیل کا اعراب صحیح مانکر کلمات کی ترتیب ٹھیک کرو :۔

تحت الشجرۃ نام زیدٌ ۔ جلس استراحۃً بکرٌ ۔ کفاک درھمٌ زیدٌ ۔ جاءنی رجلٌ راکبًا

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

مرفوعات منصوبات۔ اور مجرورات کی تقسیم

جملہ اسمیہ و فعلیہ کی اصلی اجزاء اور اجزائے لاحقہ جو مذکور ہوتے ہیں نحویوں نے رفع نصب اور جر کے لحاظ سے ان کی تین قسمیں کیے ہیں :-

۱- **مرفوعات** اور یہ آٹھ ہیں۔ فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا۔ خبر۔ اسم کان اور اس کے ساتھیوں کا۔ خبر انّ اور اس کے ساتھیوں کی۔ اسم ما و لا مشابہ بلیس کا۔ خبر لائے نفی جنس۔

۲- **منصوبات** اور یہ بارہ ہیں۔ مفعول بہ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ حال۔ تمیز۔ خبر کان اور اس کے ساتھیوں کی۔ اسم انّ اور اس کے ساتھیوں کا۔ خبر ما و لا مشابہ بلیس کی۔ اسم لائے نفی جنس۔ مستثنیٰ (اس کا حال عنقریب بیان ہوگا)

۳- **مجرورات**۔ اور یہ دو ہیں۔ مضاف الیہ۔ مجرور۔

ان کے سوا منادیٰ اضمار علی شرط التفسیر۔ مستثنیٰ۔ تمیز۔ اسمائے اعداد بھی اجزائے لاحقہ سے ہیں۔ مگر یہ چاروں کبھی منصوب ہوتے ہیں اور کبھی نصب کے سوا کوئی اور اعراب ان پر آتا ہے۔ اس واسطے ان کو علیحدہ لکھا گیا۔

منادیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جس پر حرف ندا آئے یہ حرف قائم مقام اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں)۔ ادعو کثرت استعمال کے باعث حذف کیا۔ حرف ندا کو اس کا قائم مقام کیا پس منادیٰ مفعول بہ ہوا اور یہ کئی طرح سے آتا ہے۔

۱- اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یا زید و یا رجل جب منادیٰ پر لام استغاثہ (فریاد رسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے یَا لَزَیْدٍ اور اخیر میں الف کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اس وقت اس پر لام نہیں ہوتا۔ جیسے یَا زَیْدَا و یَا زَیْدَاہْ

فائدہ جب منادیٰ مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادیٰ مع ابن کے مفتوح پڑھا جائیگا جیسے یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل علم مضموم کے

پڑھا جائیگا ✤

۲۔ جب منادی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو پھر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا اھل الکتاب یا طالعاً جبلاً یا رجلاً خذ بیدی اگر معرف باللام ہو تو ایہا یا ایتہا حرف ندا اور منادی کے درمیان لے آتے ہیں جیسے یا ایہا النبی مگر لفظ اللہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے وہاں یا اللہ کہتے ہیں یا ایہا اللہ نہیں کہتے ✤

۳۔ جو منادی مثل غلامی کے یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس میں یا غلامی یا غلامیَ یا غلام یا غلاما چاروں طرح پڑھنا درست ہے یا اَبی اور یا اُمّی کی ی کبھی ت سے بدلکر یا ابتِ یا اُمّتِ بھی پڑھی جاتی ہے ✤

۴۔ کبھی منادی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں جیسے یا حارِ یا حارث میں اور یا عبّ یا عبّاس میں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں کبھی حرف ندا کا حذف ہوتا ہے۔ جیسے یُوسُفُ اَعرِض عن ھٰذا یعنی یا یوسف۔ ایسا ہی السلام علیک ایہا النبیُّ کبھی حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے بعد م مشدد زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے اَللّٰھُمَّ ✤

۵۔ جب کسی اسم کو یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اس کو مندوب کہتے ہیں یہ ہر امر میں مثل منادی کے ہوتا ہے جیسے یا زیداہ (ہائے زید) وا مصیبتاہ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادی اور مندوب دونوں میں مشترک ہے ✤

اضمار علی شرط تفسیر وہ اسم جس کا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر مضمر و مقدر ہو اس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں الجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل نہیں کرتا جیسے زیداً ضربتہٗ اس فقرہ میں زیداً اسم منصوب اور مابعد اس کے فعل ضربتُ ہے جو اپنے عمل میں الجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا پس اس میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جاتا ہے جیسے ضربتُ زیداً ضربتہٗ مگر اس میں تکرار فعل لازم آتی ہے اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا قرآن مجید میں آیا ہے وَالقمرَ قدّرناہُ منازلَ یعنی قدّرنا القمرَ قدّرناہُ ایسے اسم سے پہلے اگر اذا کے سوا کوئی حرف شرط کا مثل اِن اور حتّی۔ اینما حیثما کے آئے یا کوئی حرف تحضیض کا ہو تو اس اسم کو ضرور نصب دینگے ✤

سبق نمبر (۲۲)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں، جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس میں زید مستثنےٰ ہے۔ جو قوم میں داخل تھا۔ مگر الّا کے ساتھ اُس سے الگ اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا۔ اُس سے مستثنےٰ ہوگیا۔ پس قوم مستثنےٰ منہ ہے یعنے وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی ؛

مستثنےٰ کی دو قسمیں ہیں ایک متصل جو مستثنےٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اس میں حمارا مستثنےٰ ہے جو قوم کی جنس سے نہیں ؛

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنےٰ متصل جب الّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری اُس میں نہ ہو) تو منصوب ہوگا جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اُس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں جس صورت میں مستثنےٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اُس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ جیسے ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم۔ اس جگہ شھداء کے لحاظ سے الا انفسُھم بھی پڑھ سکتے ہیں جس صورت میں مستثنےٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنےٰ کا اعراب عامل کے موافق ہو گا۔ جیسے لا یھلك الا الفاسق۔ لا تقولوا الا الحقَّ پہلی مثال میں سے احد مستثنےٰ منہ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے الا الفاسقُ مرفوع ہوگا۔ دوسری مثال سے شیئًا مستثنےٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے الا الحقَّ منصوب ہوگا۔ اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنےٰ مفرغ کہتے ہیں ؛

اگر مستثنےٰ لفظ خلا و عدا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہ بَاطِلٌ اور اگر لفظ غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا۔ جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

سبق نمبر (۳۲)

تمیز اسمائے عداد اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے :-

۱۔ ثلٰثۃ سے عشرۃ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)۔

۲۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد۔ جیسے رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے)۔

۳۔ مائۃ۔ الف اور ان کے تثنیہ وجمع کی مجرور و مفرد۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَۃُ دِرْھَمٍ مائتا ثوب ومئات فرس۔ الف بقر والفا عبدٍ والاف حمار۔

فائدہ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں۔

تمیز از عدد بر سہ جہت دال	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
زدہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد	ز صد برتر ہمہ فرد ست و مجرور

تنبیہ واحد اور اثنان بغیر معدود و تمیز کے مستعمل ہوتے ہیں اور ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔ مگر ثلٰثۃ سے عشرۃ تک مذکر ت سے اور مؤنث بغیر ت کے آتا ہے۔ جیسے ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ وَ ثَلٰثُ نِسَاءٍ۔ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عشرۃ امرأۃ مگر تیرہ سے ننانوے تک پھر خلاف قیاس۔ جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشْرَۃَ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لیئے عشر اور مؤنث کے لیے عشرۃ کا استعمال قائم رہیگا۔

عقود یعنے دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا وَ عِشْرُوْنَ امْرَاَۃً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واؤ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے اَحَدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ واحدی وعشرون امرأۃ

سبق نمبر (۳۴) توابع کا بیان

توابع اُن اسموں کو کہتے ہیں جن کا اعراب موافق اسم ماقبل کے ہو اور وہ پانچ ہیں صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

صفت جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس مثال میں رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم ماقبل (اللہ) کی تابع ہے پس اللہ متبوع اور رب اُس کا تابع ہے۔ صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور یہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں۔ جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونوں معرفہ ہوں جیسے وَامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے جیسے نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہوسکتا ہے پس تمام صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ نِ المضروبُ۔ زمانٌ طویلٌ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُن سے وصفی معنی حاصل ہوں خواہ استعمال عام ہو جیسے تمیمیٌ رجلٌ ذُو مالٍ یا خاص جیسے ھذا الرجل جاءنی رجلٌ ایُّ رجلٍ صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اُس وصف کے جو خود موصوف میں ہو۔ جیسے رجلٌ صالحٌ اور اس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اُس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو۔ جیسے جاء زیدٌ نِ العالمُ ابوہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلانِ عالمان۔ رجالٌ عالمون۔ زیدٌ نِ العالم۔ امرأۃٌ عالمۃٌ اور دوسری قسم پہلی پانچ باتوں میں جیسے ھو رجلٌ عالمۃٌ بنتہٗ (وہ ایسا شخص ہے کہ اُس کی بیٹی عالم ہے) ھذا الرجل العالم غلمانہٗ (یہ اُس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں)

لہ حمالۃ الحطب حالت رفعی میں امرأۃ کا وصف ہے۔

فائدہ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ واقع ہوتا ہے اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھر اکرتی ہے۔ جیسے جاء رجل ابوہ عالم موصوف اور صفت دونوں اسم ظاہر ہوتے ہیں ضمیر نہ موصوف ہوسکتی ہے نہ صفت۔

سبق نمبر (۳۵)

عطف جیسے جاء زیدٌ وعمروٌ اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اُس کی تاکید لانی چاہیئے۔ جیسے ضربتُ انا وزید اس جگہہ انا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے مگر جب بیچ میں فاصلہ ہوجائے تو پھر اس تاکید کا ترک کردینا بھی جائز ہے۔ جیسے ما اشرکنا ولا اباءنا اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے جیسے مررت بک وبزید اس جگہہ زید ضمیر مجرور (ک) پر معطوف ہے اس واسطے تب جارہ کا اعادہ کرکے بزید کہا معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ جیسے ضرب زید عمرا وعمرٌ خالدًا البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اُس وقت جائز ہوگا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو جیسے فی الدار زید والحجرۃ عمروٌ۔

تاکید اس کی دو قسمیں ہیں ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو جیسے کلا اذا دکت الارض دکًا دکًا دوسری معنوی جو لفظ نفس عین۔ کلا۔ کل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ وجمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد وجمع میں اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا جیسے قام زید نفسہ۔ قام الزیدان انفسھما قام الزیدون انفسھم۔ قامت ھند نفسھا۔ قامت الھندان انفسھما قامت الھندات انفسھن یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جاء الرجلان کلاھما جاءت الامرأتان کلتاھما۔ کل اور اجمع دونوں واحد وجمع کے واسطے مستعمل ہیں کل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے اور اجمع مطابقت صیغہ سے۔ جیسے قرأت الکتاب کلہ س

جاءالقوم کلهم - شربت العسل اجمعه وجاء الناس اجمعون ـ اکتع ـ ابتع ـ وابصع بھی تاکید کے واسطے ہیں اور کل کے معنے دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتی ہیں جب تک اجمع نہ آئے ان میں سے کوئی نہیں آتا جیسے جاءالناس اجمعون ـ اکتعون ـ اَبتَعُونَ ـ ابصعون

سبق نمبر (۳۶)

بدل جیسے جاء زیدٌ اخوك (تیرا بھائی زید آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوك اس کا بدل ہے اسکی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو جیسے اهدنا الصراط المستقیم کے بعد صراط الذین بدل ہے۔

(۲) بدل بعض کہ مبدل منہ کا جزء ہو جیسے لله علی الناس حج البیت کے بعد من استطاع الیه سبیلا بدل ہے الناس سے

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے یسألونك عن الشهر الحرام کے بعد قتال فیه بدل ہے الشهر الحرام سے۔

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل گئی جیسے جاء رجلٌ حمارٌ آدمی آیا نہیں نہیں گدھا

فائدہ بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جاء زیدٌ اخوك کبھی دونوں نکرہ جیسے جاءنی رجلٌ غلامٌ لك اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعاً بالناصیة ناصیة کاذبة کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبۃ سے موصوف ہے۔

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ اسم جو صفت کے سوا اپنے متبوع کی وضاحت کرے۔ جیسے جاءنی زید ابو عبدالله جعل الله الكعبة البيت الحرام پہلی مثال میں ابو عبدالله اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسے او کفارة طعام مسکین کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالۂ وہم منظور ہوتا ہے جیسے آمنا برب العلمین رب موسیٰ و هرون فرعون کے ساحروں نے رب موسیٰ و هرون کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعوے ربوبیت کرتا تھا۔

سبق نمبر (۳۷)

الف (۱) مرفوعات میں کون کون جزیں شمار ہوتی ہیں ؟

(۲) جن اسماء کا اعراب نصب کے سوا اور بھی آتا ہے۔ اُن کی تفصیل بیان کرو۔

(۳) مستثنےٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے ؟

(۴) کن اعداد کی تمیز مجرور رہتی ہے ؟

(۵) صفت کتنی باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے ؟

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) یا جبال اوّبی معہ۔ یا حسرۃً علی العباد۔

(۲) ما فعلوہ الّا قلیلٌ منہم۔ لا عاصمَ الیوم من امر اللہ الّا من رحِمَ۔

(۳) انا کل شیٔ خلقناہ بقدر۔ وربّکَ فکبّر۔

(۴) علیہا تسعۃَ عشر۔ ان اخی لہ تسع وتسعون نعجۃً۔

(۵) اعوذ باللہِ من الشیطان۔ الرّجیمِ من ہٰذہِ القریۃِ الظالمِ اہلُھا۔

(۶) وجاء ربّک والملک صفًّا صفًّا۔ لاغوینہم اجمعین۔

(۷) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنّۃ۔ انعمت علیہم غیرِ المغضوب علیہم۔

ج (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو۔ یا لزیداہ۔ ما جاءنی احد زیدًا۔ رأیت احد عشر امرأۃ۔ الرجل فیاض محبوب۔ ذہبت وزیدٌ۔

(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر اُن کے اعراب درست کرو:۔
یا عبدُ اللہ۔ جاءنی زیدُ الاحمادُ۔ رأیت احد عشر رجلٍ۔ جاء الناسُ کلِّھم۔ ھٰذا رجل تمیمیًّا۔

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹) اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) موصولات (۴) اسماء افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ اسم مبنی کا آخر عامل کے مختلف ہونے سے متغیر نہیں ہوتا اور اُس کی حرکات کو ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ اور سکون کو وقف کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل سبق نمبر (۱۴) میں مذکور ہو چکی ہے :۔

مضمرات ۱۔ ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب اور مجرور۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے جیسے هُوَ الْغَفُوْرُ ہو مبتدا الغفور خبر۔ ضمیر منصوب مفعول یا اسم انّ کے موقع پر جیسے ایاک نعبد نعبد فعل با فاعل ایاک مفعول۔ ضمیر مجرور محل مجرور یا مضاف الیہ کے موقع پر۔ ضمائر کا مفصل بیان کتاب الصرف میں مذکور ہے +

(۲) جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ یا اسم تفضیل مِن سے متصل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے۔ جیسے اُولٰئک ہم المفلحون زیدٌ ھُو افضل من عمرٍو +

(۳) جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکر ہو تو اُس کو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں۔ یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے ھو زیدٌ قائمٌ۔ کان زیدٌ قائمٌ۔ انھا ھندٌ قاعدۃٌ

اسماء الاشارہ ۱۔ اسم اشارہ کے واسطے پانچ لفظ مقرر ہیں :۔ ذا۔ ذانِ۔ تا۔ تانِ۔ اولاءِ کبھی ھا حرف تنبیہ ان لفظوں کے پہلے اور کبھی کاف خطاب ان لفظوں کے پیچھے آجاتا ہے اور ان کی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اُس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشار الیہ اُس کی صفت۔ جیسے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ کبھی اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشار الیہ خبر۔ جیسے ھذہ جہنم التی کنتم توعدون +

۲۔ جب مخاطب کا واحد تثنیہ جمع اور تذکیر و تانیث ظاہر کرنی مقصود ہو تو اُس کے واسطے خطاب کے

پانچ حرف مقرر ہیں:۔ كَ ۔ كُمَا ۔ كُمْ ۔ كِ ۔ كُنَّ اور یہ چھ صیغوں میں مستعمل ہوتے ہیں ۔ کیونکہ كُمَا تثنیہ مذکر اور مؤنث دونوں میں مشترک ہے۔ مثالوں پر غور کرو:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۔ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ ۔ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۔ اسی طرح باقی صیغے ہیں۔ جیسے تِلْكَ تِلْكُمَا ۔ ذَانِكَ ۔ ذَانِكُمَا ۔ تَانِكَ ۔ تَانِكُمَا ۔ اُولٰئِكَ ۔ اُولٰئِكُمَا ۔

موصولات اسم موصول کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں:۔ الذی ۔ اللّذانِ ۔ الّذین ۔ الّتی ۔ اللّتان ۔ اللاتی اور ان کی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہو چکی ہے۔ اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عائد کے جملہ کا پوری جزو نہیں ہو سکتا۔ صلہ اُس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عائد ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے۔ جیسے الخناس الّذی یوسوس ۔ اس میں الّذی موصول یوسوس فعل ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل ۔ فعل مع فاعل کے جملہ ہو کر صلہ ہوا قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ اس میں الَّتِيْ موصول تُجَادِلُكَ جملہ صلہ ہے ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اُس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قام الذی ضربت ای ضربتہ۔

۲۔ مَنْ ۔ مَا ۔ اَیّ بمعنی الذی ۔ ایۃ بمعنے التی ذا بعد ما استفہامیہ ال اسم فاعل و اسم مفعول پر بمعنی الذی یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ ۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے جیسے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۔

۳۔ مَنْ ۔ مَا ۔ اَیّ موصول کے علاوہ استفہامیہ ۔ شرطیہ ۔ موصوفہ بھی ہوتے ہیں ان مثالوں پر غور کرو

من هذا	من یعمل سوء یجز بہ	کفی بنا فضلا علی من غیرنا
ماعندك	ما تصنع اصنع	اضربہ ضربا ما
ایهم اخوك	ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی	یا ایها الرجل

ان میں کہ مَا استفہامیہ پر جب حرف جر داخل ہوتا ہے تو الف گر جاتا ہے جیسے عَمَّ یتساءلون (عن ما یتساءلون)

سبق نمبر (۴۰ و ۴۱)

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں :- دُونَكَ - بَلْهَ - عَلَيْكَ - حَيَّهَلْ - هَا - رُوَيْدَ - هَيْهَاتَ شَتَّانَ - سَرْعَانَ اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں :-

ا بمعنی امر حاضر یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دُونَكَ بمعنی خُذْ جیسے دُونَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے) (۲) بَلْهَ بمعنی دَعْ بَلْهَ التفکر فیما لا یعنیك (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ جیسے عَلَيْكَ الرِّفْقَ (رفق اختیار کر) (۴) حَيَّهَلْ بمعنی اِيْتِ جیسے حیهل الثرید (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ها بمعنی خُذْ جیسے هَا زَيْدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے - ها - هاءِ - هاءَ ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہیں جیسے هاءَ - هاءُما هاءُمْ خدا تعالیٰ فرماتا ہے هاءم اقرؤا کتابیه (۶) رُوَيْدَ بمعنی اَمْهِلْ جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۱ +

۲ بمعنی ماضی یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) هيهات بمعنی بَعُدَ جیسے هيهات زيدٌ (زید دور ہوا) (۲) شتان بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید و عمرو الگ ہوئے) (۳) سرعان بمعنی اَسْرَعَ جیسے سرعان زیدٌ (زید نے جلدی کی) +

تنبیہ بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے - جیسے شتان ما بین عمرو وخالد

فائدہ ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنے دیتے ہیں جیسے اٰمین (استجب) مَه (اکفف) صَه (اسکت) قط (اکتف) الیك (تنح) عَلَيَّ به (جئ به) - هَيْتَ لَكَ (هلم) هات (اعط) ایک نحوی کا قول ہے کہ هات اصل میں اٰتِ صیغہ امر کا باب اٰتی یؤتی سے ہے اور اس سے واحد اور تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہیں - جیسے هات - هاتیا - هاتوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے - قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ +

اسماء الاصوات وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے - جیسے غاق

غَاقِ (کوے کی آواز کی نقل) نِخْ نِخْ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں) اُح اُح (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے)۔

مرکبات امتزاجی وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا اخیر و حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسع عشر تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسری جزو اسم صوت ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ اور دوسری جزو مبنی بر کسرہ ہو گی جیسے سِیبَوَیْہِ جو سیب اور وَیْہِ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسری جزو اسم صوت نہ ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ ہو گی اور دوسری جزو معرب باعراب غیر منصرف جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بک (نام بانی شہر) سے۔

کنایات وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں۔ یہ چار لفظ ہیں کَمْ و کَذَا کَذَا عدد مبہم سے اور کَیْتَ و ذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے۔ کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز منصوب مفرد ہو گی۔ جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں)، اگر خبریہ ہو تو اس کی تمیز مجرور مفرد ہو گی۔ جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدَنَا (ہمارے پاس بہت اشرفیاں ہیں)، یا مجرور مجموع۔ جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِیْتُهُمْ۔ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے۔ جیسے کَمْ مِنْ رَجُلٍ ضَرَبْتَ وَکَمْ مِنْ مَلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔ جیسے کَمْ مَالُكَ (کم دینارا مالک)، کَمْ ضَرَبْتَ (کم ضربۃ ضربت)۔

کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے۔ جیسے قِیْمَتُ کَذَا وَکَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے درہم سے بیچا)۔

بود ترکیب تر و نحو یان ششم بیاد ش گیر گر خائف ز فوتی
جو اسنادی و توصیفی و مزجی اضافی دان و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں +

۱۔ اسمائے جہات ستہ مثل قبل ۔ بعد ۔ تحت ۔ فوق ۔ قدام ۔ خلف مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو ۔ جیسے سنۃ اللّٰہ التی قد خلت من قبل اے من قبل ہذا الزمان ۔ پس ہذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے ان ظروف مقطوع الاضافۃ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں +

فائدہ اسماء جہات ستہ کا حذف مضاف الیہ سماعی ہے قیاسی نہیں ۔ اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ ان کی قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲ حیث ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافۃ ہے ۔ اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ ۔ قُمْ حَيْثُ قَامَ زَيْدٌ +

۳ ۔ إِذَا استقبل کے واسطے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو ۔ اور اس میں شرط کے معنے ہوتے ہیں جیسے إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے ۔ جیسے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ یعنی ہذا دابہم وعادتہم المستمرۃ ۔ کبھی مفاجات کے معنے دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے جیسے خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴ ۔ اذ ماضی کے واسطے آتا ہے ۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو ۔ اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے واذکروا اذ انتم قلیل اور کبھی جملہ فعلیہ ۔ جیسے واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت ۔ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے جبکہ بین و بینما کے جواب میں واقع ہو جیسے بینا انا جالسٌ إذ اقبل زیدٌ +

۵ ۔ أَيْنَ و أَنّٰى دونوں ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں خواہ استفہامیہ ہو جیسے أَيْنَ الْمَفَرُّ ۔ أَنّٰى لَكِ هٰذَا خواہ شرط کے واسطے جیسے این تجلس اجلس ۔ انّٰی تکن ۔ اکن ۔ کبھی انّٰی کبھی کیف کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے انّٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشرٌ

۶۔ مَتٰی زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے جیسے مَتٰی تسافر اور کبھی شرطیہ جیسے متی تقم اقم

۷۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کے واسطے آتا ہے اور استفہام کے معنے دیتا ہے۔ جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۔

فائدہ اَیَّانَ زمانہ مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے مگر مَتٰی عام ہے۔

۸۔ کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کے واسطے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ ۔

۹۔ مُذْ وَمُنْذُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنے دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (اَوْ) مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنے اور اس صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (اَوْ) مُنْذُ یَوْمٌ یَوْمَانِ ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ ۔

فائدہ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتداء اور اُس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں ۔

۱۰۔ لَدٰی ۔ وَلَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنے دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ اور ان کا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے۔ اور عِنْدَ میں شرط نہیں۔ پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں۔ خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اُس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اُس وقت کہینگے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو ۔

۱۱۔ قَطُّ مبنی بر ضمہ واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ ۔

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضمہ واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے۔ جیسے لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ ۔ یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضمہ ہے۔ مثل اسمائے جہات ستہ ۔

فائدہ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ یا اِذْ کی طرف اضافت کریں تو وہ مبنی بر فتحہ ہو جاتی ہیں۔ جیسے ھٰذَا یوم ینفع الصادقین صدقہم ۔ یومئذ تُصَدِّرُ النَّاسُ اشتاتا اس جگہ یَوْمَئِذٍ اصل میں تھا یوم اذ کان کذا اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں ۔

سبق نمبر (۴۴)

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں؟

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہہ ہوتا ہے؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں؟

(۴) اسم موصول کے جزء تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے؟

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۶) مرکب امتزاجی کی دوسری جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتی ہے؟

(۷) کذا کے استعمال کے واسطے کتنی شرطیں ہیں؟

(۸) متی اور ایان کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۹) لدی کی جگہہ عند کب مستعمل ہو سکتا ہے؟

(۱۰) قط اور عوض کس کس جگہہ مستعمل ہوتے ہیں؟

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے اُن کا استعمال بیان کرو:۔

(۱) قل هو الله احد - انها زينب قائمة +

(۲) تلك الرسل - ذلك الكتاب +

(۳) انا الذى سمتنى امى حيدرة - ثم لننزعن من شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا +

(۴) غلقت الابواب وقالت هيت لك - يقال للعبد يوم القيمة اتذكر يوم كذا وكذا +

(۵) اذ اخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذ هما فى الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن

ج فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو۔ انه هند قاعدة - هذه كتاب - جاء التى ضربته عليك الرفق - هذا سيبويه - عندك كم درهم - ايان تسافر - لا اراه قط +

سبق نمبر (۴۵ و ۴۶)

معرفہ و نکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں ایک معرفہ دوسری نکرہ۔ ہر کلمہ خواہ معرفہ ہو یا نکرہ اصل وضع کے لحاظ سے اُس کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

(۱) یہ کہ وضع بھی خاص ہو اور موضوع لہٗ بھی خاص جیسے سقراط کہ یہ ایک خاص ذات کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

(۲) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہٗ خاص جیسے اَنَا کہ واسطے زید متکلم اور دیگر ہر متکلم کے خاص ہے +

(۳) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہٗ بھی عام جیسے انسان کہ ہر حیوان ناطق پر بولا جا سکتا ہے +

پس اعلام قسم اول میں مضمرات و مبہمات قسم دوم میں اور نکرات قسم سوم میں داخل ہونگے:۔

(۴) یہ کہ وضع خاص ہو اور موضوع لہٗ عام۔ مگر ایسا کوئی کلمہ نہیں +

معرفہ نکرہ کا بیان اور انکے تثنیئے و جمع کے قاعدے کتاب الصرف میں مذکور ہو چکے ہیں +

مؤنث سماعی مؤنث سماعی میں لفظاً کوئی علامت تانیث کی نہیں ہوتی اور نہ اُس میں نر و مادہ ہونے کی قابلیت پائی جاتی ہے پھر بعض لفظ ایسے ہیں کہ وہ ہمیشہ مؤنث مستعمل ہوتے ہیں اور بعض ایسے کہ اُن کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے اس واسطے تانیث سماعی کی پہچان ایک سخت دقت طلب کام ہے اور عربی زبان میں اس پر مستقل کتابیں تحریر ہو چکی ہیں شیخ ابن حاجب نے مؤنثات سماعی کے مشہور الفاظ ایک قصیدہ میں منضبط کیئے ہیں جن میں سے ساٹھ لفظ اُن کے نزدیک واجب التانیث اور سترہ جائز التانیث ہیں۔ تفصیل اُن کی یہ ہے +

مؤنث سماعی واجب التانیث

(۱) اعضائے انسانی کے متعلق عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسارہ) ثَدْیٌ (پستان) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) کَفٌّ (ہتھیلی) وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران) سَاقٌ (پنڈلی) رِجْلٌ (پاؤں) قدم (معروف) عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِسْتٌ (مقعد) اِصْبَعٌ (اُنگلی)

۞ مؤنثات کی یہ تعیین ابن حاجب کے نزدیک مسلم ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نے رسالہ ضرورۃ الادب میں اکیاسی لفظ واجب التانیث اور چھیالیس لفظ جائز التانیث لکھے ہیں۔ اس تذکیر و تانیث کا مفصل بیان کتاب المبتکر سے مل سکتا ہے (مؤلف)

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو) ثَعْلَب (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش) افعی (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) عَنْکَبُوْت (مکڑی)

(۳) قدرتی اشیاء ارض (زمین) ریح (ہوا) نار (آگ) لظی (شعلہ) ملح (نمک) ذھب (سونا) ضرب (شہد) عین وینبوع (چشمہ) شمس (سورج) یمین (داہنا) شمال (بایاں)

(۴) مصنوعی اشیاء دار (گھر) دلو (ڈول) عصا (لاٹھی) فُلْك (کشتی) ذراع (گز) فاس (تبر) قوس (کمان) منجنیق (مشہور) خمر (شراب) بئر (کنواں) درع (زرہ)

فرش (بچھونا) کاس (پیالہ) موسٰی (استرہ) سراویل (ازار)

(۵) دوزخ کے نام جَھَنَّم۔ سعیر۔ جحیم۔ سقر

(۶) متفرقات نفس (جان) غول (مصیبت) فردوس (باغ) عروض (میزان شعر) حَرْبٌ (لڑائی) ضبع (بجو)

عنق (گردن) قفا (گدی) لسان (زبان) رحم (بچہ دان) بیت (گھر) قدر (ہنڈیا) سلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضحی (چاشت) مسك (مشک) سماء (آسمان) ثری (خاک نمناک) طریق وسبیل (رستہ) سکین (چھری) سرطان (کیکڑا)

تنبیہ پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جاتے یا کوئی ضمیر ان کی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے ماتدرے نفس بای ارض تموت اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں تذکیر و تانیث کلما اختیاری ہے جیسے ضاق سبیلی۔ ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا

فائدہ عرب کے لوگ بعض اوقات کسی مذکر لفظ کو اس کے ہم معنے مؤنث لفظ پر حمل کرکے مؤنث کا صیغہ لے آتے ہیں چنانچہ ابو عمرو بن العلا نحوی سے منقول ہے کہ اس نے یمن کے ایک شخص کو جب یہ کہتے ہوئے سنا فلان لغوبٌ اتتہ کتابی فاحتقرھا تو کہا کہ اتت مؤنث کا صیغہ فاعل مذکر کتاب کے واسطے تونے کیوں استعمال کیا اس نے کہا کتاب بمعنے صحیفہ مؤنث ہے

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو

الف (۱) اقتربت السفینۃُ الی الجزیرۃ +

(۲) انظر الی الدجاجۃ کیف تجمع فروخہا تحت اجنحتہا +

(۳) لما القی موسٰی عصاہُ فاذا ھی حیۃ تسعٰی +

(۴) عند احتکاک الاحجار تظھر النارُ +

(۵) اوحینا الی امّ موسٰی ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیمّ +

ب صبیٌّ مرّۃً کان یصید الجراد فنظر عقربًا تظن انّھا جرادۃٌ کبیرۃٌ فمدّ یدہ لیاخذھا ثم تبعد عنھا فقالت العقرب لہ لو انّک قبضتنی فی یدک تخلّیتَ عن صید الجراد +

ج البطن والرِّجلانِ تخاصموا فیما بینھم ایّھم یحمل الجسم فقالت الرجلان نحن بقوّتنا نحمل الجسم وقال الجوف انا ان لم اغذ من الطعام شیئًا فلا کنتما تستطیعانِ علی المشی فضلًا عن ان تحملا شیئًا +

د سلحفاۃٌ وارنبٌ مرۃً تسابقتا فی العدو وجعلتا الحد بینھما الجبل لتسابقا الیہ فامّا الارنبُ فلاجل دلّتھا وخفّتھا وسرعتھا توانت فی الطریقِ ونامت۔ واما السلحفاۃُ فلاجل ثقل طبیعتھا لم تکن تستقرّ ولا تتوانی فی الجریِ فوصلت الی الجبل فعند ما استیقظت الارنبُ من نومھا وجدت السلحفاۃ قد سبقت فندمت حیثُ لا تنفعھا الندامۃ +

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

اسمائے عاملہ مشبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اور پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ بیان ان کا حسب ذیل ہے:۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور اکثر اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیام زید (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل (زید) کی طرف مضاف ہے۔ اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے۔

عجبت من دق القصار الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

عجبت من ضرب اللص الجلادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے) اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے۔ جیسے ذاهبٌ غلامُنا (ہمارا غلام جانے والا ہے) الضارب زیدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے) یہ اسم اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کاسل لوجو ضارب عمرو

اسم مفعول یہ اسم اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنے اس اسم کو جو قائم مقام اس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے جیسے المضروب زیدٌ (زید مارا گیا ہے) یہ اسم اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے مقطوع الانف (جس کی ناک کٹی ہو یعنی نکٹا)

تنبیہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کے واسطے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے ۔

۱۔ یہ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہوں ۔

۲۔ یہ کہ مبتدا ۔ ذو الحال ۔ موصوف ۔ اسم موصول بمعنی الذی ۔ ہمزہ استفہام حرف نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں ۔ امثلہ ذیل پر غور کرو ۔

بیان شرط	امثلہ اسم فاعل	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زیدٌ قائمٌ ابوہ الآن او غداً زید اُس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	زیدٌ مضروبٌ غلامہ الآن او غداً زید اُس کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
ذو الحال کے بعد	جاء زید باکیاً غلامہ الآن او غداً زید ایسے حال میں آیا کہ اس کا غلام رونیوالا ہے اسوقت یا بروز آیندہ	جاء زید مضروباً غلامہ الآن او غداً زید اُس حال میں آیا کہ اُس کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجل ضاربٌ ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اُس کا باپ مارنے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	ھذا رجل مضروب ابوہ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضارب ابوہ خالداً الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	جاء المضروب ابوہ الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
ہمزہ استفہام کے بعد	اقائم زیدٌ الآن او غداً کیا زید کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا بروز آیندہ	امضروب ابوہ الآن او غداً کیا اُس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آیندہ
حرف نفی کے بعد	ما ضاربٌ زیدٌ خالداً الآن او غداً زید خالد کو مارنے والا نہیں اس وقت یا بروز آیندہ	ما مضروبٌ ابوہ الآن او غداً اُس کا باپ نہیں مارا گیا اس وقت یا بروز آیندہ

فائدہ ۔ جب اسم فاعل نکرہ اور ماضی کے معنے اُس سے مقصود ہوں تو اُس کا مضاف لانا ضروری ہے ۔ جیسے زیدٌ ضاربُ عمرٍو أمس اور جب معرف باللام ہو تو پھر اُس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں ۔ جیسے زیدٌ الضاربُ ابوہ عمراً الآن او غداً او أمس ۔

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبہ یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے زیدٌ حسنٌ وجہہ
اور اُس کے عمل کے واسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذو الحال۔ موصوف۔ نکرہ۔ استفہام۔ حرف نفی میں
سے کسی کے پیچھے آئے اس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں
اُس کا معمول مضاف ہوگا۔ یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی۔ یہ چھ قسمیں ہوئیں۔ لیکن ان
میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب
یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ انکی مفصل کیفیت نقشہ ذیل میں دیکھو:

	قسم معمول / بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
صفت مشبہ غیر معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجہُہٗ ا	حسنٌ وجہَہٗ ح	حسنُ وجہِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسنٌ الوجہُ ق	حسن الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجہاً ا	حسنُ وجہٍ ا
صفت مشبہ معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسنُ وجہُہٗ ا	الحسنُ وجہَہٗ ح	الحسنُ وجہِہٖ مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسن الوجہُ ق	الحسن الوجہَ ا	الحسن الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	الحسنُ وجہٌ ق	الحسنُ وجہاً ا	الحسن وجہٍ مم

فائدہ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اُس میں ضمیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس وقت اس
کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا خواہ
معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی
جو موصوف کی طرف راجع اور اُس کی فاعل ہو۔ یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع
میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صیغے جن میں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتے
ہیں اور دو صیغے جن میں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صیغے ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں
قبیح ان کے علاوہ ایک مختلف اور دو ممتنع ہیں نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن
کے واسطے ح قبیح کے واسطے ق مختلف کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا +

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل | یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے اور اس کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ مِنْ سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ؛

۲۔ اَلْ سے جیسے زَیْدٌ اِلْاَفْضَلُ (زید بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے جیسے زَیْدٌ اِلْاَفْضَلُ وَھِنْدُ الْفُضْلٰی

۳۔ اضافت سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَھِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا یوں کہیں زَیْدٌ افضل النّاس وھِنْدٌ فُضْلی النساء

تنبیہ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس وقت حذف جائز ہوتا ہے جیسے اللہ اکبر یعنی اکبر کل شئ یا اکبر من کل شئے اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ اِلْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ؛

فائدہ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم ضمیر میں عمل کرتا ہے اسم ظاہر میں نہیں کرتا مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنی کے صفت ایسی چیز کی کہ پہلی شے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو جیسے مَارَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْہُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت چھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے) اس مثال میں احسن مفضل باعتبار لفظ کے رَجُلًا کی صفت ہے درحقیقت میں کحل کی ہے باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم ظاہر میں عمل کیا یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے مارأیت رجلا احسن فی عینہ الکحل من عین زید

سبق نمبر (۵۲)

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اُس پر کیا اعراب آئیگا؟

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟

(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں اور اُنکے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) جب اسم تفضیل مِن سے مستعمل ہو تو وحدت وجمعیت کی کیا صورت ہوگی؟

(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اُس سے کونسا زمانہ مفہوم ہوگا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسمائے شبہ الفعل نے عمل کیا ہے اُنکو ظاہر کرو:-

(۱) الفتنۃُ اشدُّ من القتل - واللہُ اعلم بالصواب +

(۲) خیرُ الامورِ اوساطُها - اشدُّ تنکیلا +

(۳) دفعُ اللہِ الناسَ - والمقیمی الصلوۃ +

(۴) انّ المقیمَ حسنۃٌ اشوارہ - جادِلهم بالتی هی احسنُ +

(۵) قال الشماتُ قد اعجبنی هجومُ السماتِ فی الدجلۃِ والذی بلع السماتَ الشیقُ +

(۶) الطریقُ مندرسۃٌ جادتُه - والسبیلُ مندرسٌ انجادُه +

(۷) الصیادُ ذو الشبکۃِ مقطوعۃٌ امراسه الیوم او غدا +

ج فقرات ذیل کو صحیح کرو - ہر ایک درستی کی وجہ بیان کرو:-

(۱) زیدٌ الافضل من عمرو - الزیدان افضلان من عمرو +

(۲) زیدٌ حسَن وجهُه - زیدٌ حسنٌ وجهه +

(۳) قائم زید الآن او غدا - مضروب ابوه الآن او غدا +

(۴) عجبتُ قیامُ زیدٍ - اعجبنی زیدٌ ضربَ عمرًا

---

(۱) ھی بتاویل احسن خبر اس جگہ، اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے اور الطریق مضاف الیہ محذوف پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی +

سبق نمبر (۵۳)

فعل کا بیان

فعل کی تقسیم فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع ۔ (۳) امر ۔ ان میں سے ماضی مبنی بر فتح ہوتا ہے ۔ امر مبنی بر جزم ۔ اور مضارع معرب ۔ مضارع کے معنے لغت میں مشابہ کے ہیں اور وہ دو باتوں میں اسم کے مشابہ ہے :۔

اول تعداد حروف اور موافقت حرکات و سکنات میں ۔ جیسے یضرب و ضارب ۔

دوم ۔ زمانہ حال اور استقبال کی شارکت میں جیسے اسم فاعل میں پائی جاتی ہے ۔

یہ فعل سَ اور سوف کے آنے سے استقبال کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے ۔ جیسے سَیَضْرِبُ وَسَوْفَ یَضْرِبُ اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے معنے دیتا ہے ۔ جیسے انی لیحزننی ۔

مضارع کا اعراب مضارع کے تین اعراب ہیں ۔ رفع ۔ نصب و جزم ۔ اس اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے چار حصوں میں تقسیم کیے گئے ہیں :۔

۱ ۔ صحیح کے پانچ صیغے سوائے واحد مؤنث مخاطب کے ۔ ان کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے ہوتا ہے ۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
یفعلُ تفعلُ ۔ افعلُ نفعلُ	لن یفعلَ لن تفعلَ ۔ لن افعلَ لن نفعلَ	لم یفعلْ لم تفعلْ ۔ لم افعلْ لم نفعلْ

۲ ۔ مفرد ناقص واوی و یائی جیسے یَدْعُوْ و یَرْمِیْ ۔ ان کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے ۔ امثلہ ذیل کو دیکھو :۔

حالت رفعی وَاللّٰهُ یَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ ۔ ھُوَ یَرْمِیْ

حالت نصبی اَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا ۔ ھُوَ لَنْ یَرْمِیَ

حالت جزمی کَاَنْ لَمْ یَدْعُنَا اِلٰی ضُرٍّ مَسَّهٗ ۔ ھُوَ لَمْ یَرْمِ

۳ ۔ مفرد ناقص الفی جیسے یَرْضٰی وَیَخْشٰی ان کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ

اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے۔ جیسے لا یرضی لعبادہ الکفر۔ لن ترضی عنک الیھود۔ لم یخش الا اللہ ٭

۴۔ صحیح اور ناقص کے چار تثنیے اور دو صیغے جمع مذکر غائب و مخاطب اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب ان سب کا رفع اثبات نون سے اور نصب و جزم اُس کے حذف سے ہوتا ہے۔ امثلہ ذیل کو دیکھو ٭

صیغہ	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
تثنیہ	یفعلان۔ یدعوان۔ یرمیان۔ یرضیان	لن یفعلا۔ لن یدعوا۔ لن یرمیا۔ لن یرضیا	لم یفعلا۔ لم یدعوا۔ لم یرمیا۔ لم یرضیا
جمع	یفعلونَ۔ یدعونَ۔ یرمونَ۔ یرضونَ	لن یفعلوا۔ لن یدعوا۔ لن یرموا۔ لن یرضوا	لم یفعلوا۔ لم یدعوا۔ لم یرموا۔ لم یرضوا
واحد مؤنث مخاطب	تفعلینَ۔ تدعینَ۔ ترمینَ۔ ترضینَ	لن تفعلی۔ لن تدعی۔ لن ترمی۔ لن ترضی	لم تفعلی۔ لم تدعی۔ لم ترمی۔ لم ترضی

جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں اور ناصب و جازم کے داخل ہونے سے اُن میں کچھ تغیر نہیں ہوتا ٭

سبق نمبر (۱۵)

مضارع کی حالت اعرابی عوامل کے لحاظ سے مضارع کی تین صورتیں ہیں۔ مرفوع، منصوب اور مجزوم۔

مرفوع مضارع کا عامل رافع معنوی ہے یعنی یہ کہ فعل عامل نصب اور جزم سے خالی ہو۔ جیسے یضرب۔

منصوب۔ مضارع کے عامل نصب پانچ ہیں :۔

۱۔ اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے احب ان تقوم ای احب قیامک

۲۔ لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَنْ اَفْعَلَ ٭

۳۔ کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنی اس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ٭

۴۔ اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے جیسے اذن تدخل

۵- اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے:۔

(۱) بعد حتّٰی جیسے سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ ۔

(۲) بعد لام کَیْ۔ جیسے سِرْتُ لِاَدْخُلَ الْمَدِیْنَۃَ ۔

(۳) بعد لام جحد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ

فائدہ: یہ تینوں حرف جارہ ہیں چونکہ فعل پر ان کا داخل ہونا ممتنع تھا اس واسطے اَنْ مصدریہ کو مقدر مانا۔

(۴) بعد اُس فَ کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ یا نہی کے بعد جیسے لَا تَطْغَوْا فِیْہِ فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ یا استفہام کے بعد جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ یا نفی کے بعد جیسے مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا یا تمنی کے بعد جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَہٗ یا عرض کے بعد جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا ۔

(۵) بعد اُس واو کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اَسْلِمْ وَتَسْلَمْ وغیرہ

فائدہ: فَ اور واو کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ دونوں حرف عطف ہیں۔ اور ماقبل انکا جملہ انشائیہ* اور عطف جملہ خبریہ** کا جملہ انشائیہ پر منع ہے۔ اس واسطے اُنکے مابعد کو اَنْ مصدریہ کے مقدر کرنے سے مفرد کیا بعدہٗ مفرد کا مفرد پر عطف ڈالا۔

(۶) بعد اُس اَوْ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنے میں ہو جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ

تنبیہ: جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا۔ بلکہ وہ مخففہ اَنْ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے اسکی دو حالتیں ہیں۔ اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا۔ جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَخْرُجَ اور اگر اَنْ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ ۔

---

* جملہ انشائیہ وہ ہے جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے جیسے اِضْرِبْ

** جملہ خبریہ وہ ہے جس میں کسی طرح کی خبر پائی جائے جیسے جَاءَ زَیْدٌ

سبق نمبر (۵۵)

مجزوم۔ مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں:۔

۱۔ لم یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لم یلد ولم یولد ای ما ولد ولا وُلِدَ ✦

۲۔ لما۔ یہ حرف مثل لم کے عمل کرتا ہے جیسے لما یضرب ای ما ضرب فرق دونوں میں اس قدر ہے کہ لما کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لما یضرب کے یہ معنے ہونگے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ میں از سنہ گذشتہ سے نہیں مارا ✦

۳۔ لام امر۔ یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے طلب فعل کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لیضرب زیدٌ جب اس لام کے پہلے واو یا فا آئے تو ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا ✦

۴۔ لائے نہی۔ یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنے ترک فعل کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لَا یَضْرِبْ زیدٌ ✦

۵۔ ان شرطیہ۔ یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے ان تضرب اضرب پہلے کو فعل شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنے دیتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے ان ضربتَ ضربتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اس کو اعراب نہیں آسکتا ✦

فائدہ اِن شرطیہ کے معنے میں مندرجہ ذیل نو کلمے مستعمل ہوتے ہیں۔ مہما۔ اذما حیثما این متی۔ ما من۔ ای۔ انّی اور انکو کلم المجازات یعنی کلمات شرط وجزا کہتے ہیں۔ جیسے

مهما تأتنا به من اية لتسحرنا بها ۔ اذما دخلت على الرسول فقل له حقا

حيثما تقصد اقصد ۔ اينما تكونوا يدرككم الموت

متى اضع العمامة تعرفوني ۔ ما تفعلوا من خير يعلمه الله

من يعمل سوءً يجز به ۔ ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى ۔ انى تكن اكن

تنبیہ جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع پر جزم واجب ہوگا جیسے ان تضرب اضرب۔ ان تضربنی ضربتک اور اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزم اور رفع دونوں جائز ہیں۔ جیسے ان جئتنی اکرمک اور اکرمُک +

جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اُس کے پہلے فَ کا لانا جائز نہیں۔ جیسے اِن ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو فَ کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں جیسے ان یکن منکم الفٌ یغلبوا الفین۔ ومن عاد فینتقم اللہ منہُ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو فَ کا لانا واجب ہے۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخٌ لہ من قبلُ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ +

کبھی اِذَا جملہ اسمیہ کے ساتھ فَ کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ای فَهُمْ يَقْنَطُوْنَ۔

سبق نمبر (۵۶)

فعل کی تقسیم بلحاظ عمل فعل علے العموم عامل قیاسی* ہوتا ہے جو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر بعض فعل عامل سماعی ہیں اور اپنی خصوصیات کے باعث اُس کے سوا عمل کرتے ہیں۔ اور یہ پانچ ہیں۔ (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) افعال قلوب (۴) افعال مدح وذم (۵) فعل تعجب۔ ان میں سے پہلے دو فعلوں کا بیان نواسخ جملہ اسمیہ کے تحت میں آچکا ہے۔ باقی تینوں کا بیان اس جگہ لکھا جاتا ہے :-

---

* عوامل کی پہلی تقسیم باعتبار لفظی اور معنوی کے صفحہ ۵ کے حاشیہ میں مذکور ہو چکی ہے۔ پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں ایک قیاسی جس کے لیے ضابطہ کلیہ مقرر ہے اور ہر فرد کا اُس پر قیاس ہو سکتا ہے۔ دوسری سماعی جس کا مدار سماع یعنے عرب کے محاورات سننے پر ہے اور کوئی قاعدہ کلیہ اُس کے واسطے مقرر نہیں +

افعال قلوبیہ | یہ سات فعل ہیں۔ حسبت۔ ظنت۔ خلت شک کے واسطے علمت۔ رأیت۔ وجدت یقین کے واسطے اور زعمت شک ویقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک ویقین کے معنے پائے جاتے ہیں اس واسطے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہیں ❖

یہ فعل مبتدا وخبر پر آتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں جیسے حسبت الجود خیرًا۔ ظننت زیدًا عالمًا۔ خلت الدار خالیۃ۔ علمت زیدًا امینًا رأیت اللہ اکبر کل شیء۔ وجدتہ عاقلًا۔ زعمت اللہ غفورًا۔ زعمت الشیطان شکورًا ❖

تنبیہ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول کے ہوتے ہیں مگر جب ظنت بمعنے اتہم وعلمت بمعنے عرف ورای بمعنی ابصر و وجد بمعنے اصاب کے ہو تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا۔ اور اس وقت یہ فعل افعال قلوب سے نہ ہونگے۔ جیسے ظننت زیدًا (ای اتھمتہ) علمت بکرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ ❖

اور جب یہ فعل مبتدا وخبر کے بیچ میں واقع یا دونوں سے مؤخر ہوں تو اس وقت ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے جیسے زیدٌ ظننت قائمٌ۔ زیدٌ قائمٌ ظننت ایسا ہی جب ہمزہ استفہام یا حرف نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے ❖

فائدہ صیر۔ اتخذ۔ جعل۔ خلق۔ ترک افعال تصییر کہلاتے ہیں یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اس کے اصلی حال سے پھرائیں یہ بھی دو مفعول چاہتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں جیسے صیرت الطین خزفًا۔ اتخذ اللہ ابراہیم خلیلًا۔ جعل الارض فراشًا۔ خلق اللہ الانسان ھلوعًا۔ ترکتہ حیران ❖

سبق نمبر (۵۷)

افعال مدح وذم یہ چار فعل ہیں نِعمَ ۔ حَبَّذَا ۔ بِئسَ ۔ سَاءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو ہجو اور ذم کے واسطے ۔ ان میں سے نعم ۔ بئس اور ساء کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو اور اُس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اُس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے نعم الرجل زید ۔ نعم غلام الرجل زید ۔ بئس الرجل بکر ۔ بئس غلام الرجل بکر اور یہی حال ساءَ کا ہے ۔ کبھی نعم کے ساتھ مَا آتا ہے جو شیءٌ کے معنی میں نعم کا فاعل ہوتا ہے ۔ جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اے نِعْمَ شَیءٌ ہے ۔

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذَا اسم اشارہ ہے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے ۔ جیسے حَبَّذَا زیدٌ ۔

فائدہ ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے اور فعل مع فاعل اُس کی خبر مقدم اور بعض کے نزدیک مخصوص مدح وذم خبر مبتداء محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے ۔ اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی نعم الرجل ھو زید ۔

اور جب قرینہ پایا جائے تو یہ مخصوص محذوف ہوتا ہے جیسے نعم العبد اے ایوبؑ

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَهٗ (۲) اَفْعِلْ بِهٖ اور یہ دونوں واسطے اظہار تعجب کے آتے ہیں ۔ جیسے مَا اَحْسَنَ زیدًا اے ایُّ شیءٍ احسن زیدًا ۔ اَحْسِنْ بِهٖ اے احسن زیدٌ پہلے فعل میں ما مبتدا ہے اور احسن کا فاعل ہوا اور زید مفعول بہ ۔ دوسرے فعل میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنے ماضی اور زید مجرور فاعل فعل جس کے پہلے ب جارہ زائدہ

فائدہ ۔ یہ صیغے صرف اُن فعلوں سے آتے ہیں جن سے افعل التفضیل بنایا جاتا ہے ۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے اس کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اشدّ اُس فعل کے مصدر کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو جیسے ما اشدّ اختصارہ و اشدد باختصارہ

سبق نمبر (۵۸)

جملہ کی تقسیم جملہ کی چار قسمیں ہیں :-

۱۔ جملہ اسمیہ جس کی پہلی جزو اسم ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ٭

۲۔ جملہ فعلیہ جس کی پہلی جزو فعل ہو۔ جیسے۔ قَامَ زَیْدٌ

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اس واسطے یا زیدُ۔ اِنَّ زیدًا قائمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا۔ کیونکہ پہلا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے پس فعلیہ ہوا اور دوسرا جملہ اسمیہ) ٭

۳۔ جملہ ظرفیہ جس کی پہلی جزو ظرف اور دوسری جزو اسم مرفوع ہو جیسے عندی مالٌ

۴۔ جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو۔ جملہ اول کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا یہ دونوں جملے خواہ فعلیہ ہوں۔ جیسے ان تکرمنی اکرمک یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ۔ جیسے ان تضربنی فانا ضاربک ٭

فائدہ اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوم فعلیہ۔ کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور اسمیہ سے ملکر بنتا ہے ٭

جملہ خبریہ و انشائیہ مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ خبریہ جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں جیسے جاءَ احمدُ

۲۔ انشائیہ جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضْرِبْ

پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ۔ جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا ترجی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب میں سے کسی چیز کا ہونا ضروری ہے بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا ٭

سبق نمبر (59) سوالات

الف (۱) مضارع کن امور سے اسم سے مشابہ ہے ؟

(۲) جو ان مشتقات علم کے بعد آ ئے وہ مضارع پر کیا اثر کرتا ہے ؟

(۳) کلم المجازات کی تفصیل بیان کرو۔ اور بتاؤ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں ؟

(۴) اِنْ شرطیہ کے بعد کس حالت میں فٓ کا لانا واجب ہوتا ہے ؟

(۵) افعال قلوب میں سے کون کون فعل اور کس وقت متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں ؟

ب۔ (۱) ما کان اللّٰہُ لیطلعکم علی الغیب میں مضارع کا ناصب کون ہے ؟

(۲) من وجد خیرًا فلیحمد اللہ میں لام پر جزم کیوں ہے ؟

(۳) ولقد علمتم الّذین اعتدَ وا منکم فی السبت۔ میں علم کا دوسرا مفعول کیوں نہیں آیا ؟

(۴) والارض فرشناھا فنعم الماھدون میں نعم کا مخصوص بالمدح کون ہے ؟

(۵) اَحْسِنْ بزیدٍ میں احسِنْ کیا کلمہ ہے اور اس کا فاعل کون ہے ؟

ج۔ فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کی کیفیت عمل بیان کرو۔

(۱) ذرھم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومھم الّذی یوعدون ۔

(۲) لاتفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب ۔

(۳) ان تقرضوا اللہَ قرضًا حسنًا یضاعفہ لکم ۔

(۴) الدنیا والاخرۃ ضرّتان ان ارضیتَ احدٰھما اسخطت الاخری ۔

(۵) الم تر الی الذین اوتوا نصیبًا من الکتب یدعون الی کتاب اللہِ لیحکم بینہم ۔

(۶) بئس الاِسْمُ الفسوق بعد الایمان نعم اجر العٰملین ۔

(۷) مَآ اصبرھم علی النار اَسْمِعْ بھم واَبْصِرْ فانظر ماذا تری اِنّی ارانی اعصر خمرًا ۔

سبق نمبر (۴۰)

مندرجہ ذیل کہانیوں کا ترجمہ کرو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات و توابع کو پہچان کر اُن کے اعراب بیان کرو۔ اور جو اسمائے مبنی ہیں اُن کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے لکھو:۔

۱۔ قیل إنّ بعض الأدباء مرّ ذات یوم من الأیام علی نحویّ یدرس فی دارة له وبین یدیه صبیٌّ یقرأ فی النحو فوقف بإزاء بابه لیسمع قراءة الصبیّ فسمعه یقول یا سیّدی إذا قلت خرج الناس إلا زیدًا وقیل لی لأیّ سبب لم یخرج زید فما أقول۔ فقال الشیخ قل إنه مشتغل بضرب عمرو قال الصبیّ أحسنت فإذا قلت قام القوم إلا حمارًا وقیل لی لأیّ علة لم یقم الحمارُ فما أقول۔ فقال الشیخ قل إنه مشتغل بأکلِ العلفِ قال الصبیّ أحسنت فإذا قلت جاء الأمیر والجیش وقیل لی ما الذی جاء بالأمیر وجیشه فما أقول۔ قال الشیخ قل إنهم جاؤوا بحکم هذا الشیخ لضربی فصرخ الصبیّ ونادی یا أمة محمد أدرکونی أی أخی أغثنی أغاثک یا أبت الوحا الوحا هیا قومی العجل العجل فإن الشیخ قد جُنّ ولذا أمر بضربی ثم ولّی هاربًا فضحک الأدیب منهما ومضی لشأنه ✦

۲۔ قیل إنّ الکسائی کان جالسًا ذات یوم فی داره إذ سمع قائلًا یقول: اعلموا أیها الناس إنّ حماری هذا الذی أنا راکب علیه هو الکسائی النحویّ فلیعلم الحاضر الغائب فامتلأ الکسائی غیظًا حین سمع کلامه وخرج من الدار مسرعًا لینظر من الذی جعله حمارًا۔ فإذا هو رجل طویل القامة عظیم الهامة فدنا منه وقال له أیها الشیخ علمنا یا کسائی إنه آدمیٌّ فکیف صار حمارًا ناهقًا۔ قال نعم إنی دعوتُ ربّی البارحة أن یمسخه حمارًا لینجو عمرٌو من ضرب زید فإنه السبب فی ذلک وکنت مضطجعًا علی فراشی ثم إنی نزلت من علی السریر لأغلق باب الدار فوجدت هذا الحمار فی الدار فعلمت أن الله قد استجاب دعائی وجعله کما تری فضحک الکسائی ورجع إلی منزله وهو یعجب من کلامه الدالّ علی غباوته وجهله ✦

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونوں قسموں کا مختصر بیان کتاب الصرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے۔ اس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی پھر لکھا جاتا ہے:۔

حرف الف

الف یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے ذا و ما وغیرہ

ہمزہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب۔ جیسے افاطم مھلا بعض ھذا التدلل یعنے یا فاطمہ (۲) استفہام جیسے أَزَيْدٌ قَائِمٌ (۳) مساوات۔ جیسے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ یہ ہمزہ ایسے جملہ پر آتا ہے کہ اُس کے جملہ مابعد پر اَم عاطفہ ہو اور نیز دونوں جملے تاویل مصدر کی قابلیت رکھتے ہوں تاکہ اُن کے نتیجہ مضمون میں یکسانی پائی جائے پس آیت کے معنی یہ ہونگے سواء انذارھم وعدم انذارھم (۴) انکار ابطالی اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو نفی کے معنے حاصل ہوں۔ جیسے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا اے لایحب۔ دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنی حاصل ہوں۔ جیسے أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ اے شرحنا صدرک مختصر ان دونوں مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر یعنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اُس کے نزدیک ثابت ہو۔ جیسے أَضَرَبْتَ زَيْدًا ۔

أَجَلْ حرف جواب ہے اور نَعَم کی مانند تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا

ہے۔ اکثر نحویوں نے ان دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد اَجَل کا استعمال اور استفہام کے بعد نعم کا استعمال احسن ہے +

اِذْ یہ حرف ماضی پر آتا ہے اور اکثر ظرف زمان کے معنے دیتا ہے۔ جیسے فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یعنی حِيْنَ اِخْرَاجِهٖ (۲) اگر مضارع پر آئے تو پھر بھی ماضی کے معنی اس سے مقصود ہوتے ہیں۔ جیسے اِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ (۳) جب بَيْنَا و بَيْنَمَا کے بعد آئے تو اس کے معنے مفاجات کے ہوتے ہیں۔ جیسے بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَيْدٌ +

تنبیہ اِذْ حقیقت میں اسم زمان ہے اور جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے بعض اوقات خود اس کی طرف بھی دوسرا کلمہ مضاف کیا جاتا ہے جو وقت کے معنوں کو شامل ہو جیسے يَوْمٌ۔ حِيْنٌ وغیرہ اور اس صورت میں وہ جملہ محذوف کیا جاتا ہے جس کی طرف لفظ اِذْ مضاف ہو اور یہ اِذْ تنوین جرّی کے ساتھ پڑھا جائیگا جیسے يَوْمَئِذٍ کہ اصل میں تھا يَوْمَئِذٍ كَانَ كَذَا +

اِذَا شرط اور ظرفیت کے واسطے آتا ہے اور فعل کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (۲) مفاجات کے معنے دیتا ہے جبکہ مبتدا و خبر کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا الْاَسَدُ بِالْبَابِ +

اِذْمَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے۔ جیسے اِذْ مَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَهٗ حَقًّا +

اِذَنْ۔ فعل مضارع کا ناصب اور جواب وجزا کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ +

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف۔ اسم موصول۔ زائد۔ قسم اول

چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے:۔

(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو۔ جیسے جاءَ الامیرُ ۔

(۲) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اخاف ان یاکلہ الذئب

(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو۔ جیسے الرَّجُلُ افضل من المرآۃ ۔

(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسان حیوانٌ ۔

اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضاربُ المضروبُ

زائد جبکہ اعلام پر آئے۔ جیسے الحسنُ ۔ الخلیل وغیرہ ۔

اَلَا (بفتح ہمزہ وتخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ۔ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ (۲) توبیخ وانکار۔ جیسے الا زیدٌ قائمٌ (۳) تمنی۔ جیسے الا تنزل عندی (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا۔ جیسے الا تحبون ان یّغفر اللہ لکم (۵) تحضیض یعنے کسی چیز کا سختی سے مانگنا۔ جیسے الا تقاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْا اَیْمَانَھُمْ ۔

اَلَّا (بفتح وتشدید لام) حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے۔ جیسے اَلَّا تُصَلِّی ۔

اِلَّا (بالکسر وتشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استثناء۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلٌ (۲) صفت بمعنے غیر۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْہِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْہُمْ

اِلٰی حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ خواہ مکانی جیسے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۲) معیت۔ جیسے لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے الامر الیک

(۴) موافقت فی جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (۵) بمعنے عِنْدَ جیسے اشھیٰ اِلَیَّ مِنَ الرَّحِیْقِ السَّلْسَلِ +

اَمْ حرف عطف ہے اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جبکہ اُس کا مابعد اُس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزہ استفہام اُس کے پہلے ہو۔ جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَکَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اُس کے خلاف ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ +

اَمَا (بفتح وتخفیف میم) یہ اَلَا کے معنے میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے۔ جیسے اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَجِدُنَّ وَجْدِیْ +

اَمَّا (بفتح وتشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (۲) تفصیل جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ اَمَّا زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے (۳) کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی۔ جیسے اَمَّا بَعْدُ +

اِمَّا (بکسر وتشدید) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک۔ جیسے جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو (۲) تخییر۔ جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا +

تنبیہ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے۔ کبھی مَا حذف ہو کر صرف اِنْ رہ جاتا ہے جیسے اِنْ مِنْ ضَیْفٍ ای اِمَّا من ضیف +

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط جیسے اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی۔ جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ (۳) مخفف اِنَّ مثقلہ سے جیسے اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ +

اَنْ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع۔ جیسے

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (۲) حرف مصدر۔ جیسے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد۔ جیسے لَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

اِنَّ، اَنَّ } یہ دونوں حرف مشبہ بالفعل ہیں۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مفصل حال صفحہ ۱۹ میں مذکور ہے ❖

اَنّٰى (مفتوحہ۔ مشددہ۔ مقصورہ) کلمہ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ❖

اَوْ (بالفتح وتخفیف) حرف عطف ہے اور "یا" کے معنے دیتا ہے۔ خبر میں شک کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کے واسطے جیسے تزوج هندًا اَوْ اُخْتَهَا ❖

فائدہ جب ایک چیز کا عطف۔ دوسری چیز پر "اَوْ" سے کیا جائے تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے۔ جیسے جَآءَنِيْ اِمَّا زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌو ❖

اِيْ (بالکسر وسکون ی) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِيْ وَاللّٰهِ ❖

اَيْ (بالفتح وسکون ی) کبھی ندا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اَيْ زید اور کبھی تفسیر کے واسطے جیسے عِنْدِيْ عسجد اي ذهب ❖

اَيَا۔ حرف ندا ہے۔ جیسے ايا منازل سلمٰى فاين سلماك ❖

حرف الباء

ب یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی الصال جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (۲) استعانت جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت۔ جیسے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت۔ جیسے خرج زيدٌ

بِعَشِيْرَتِهٖ ۔ مقابلہ وسبادلہ۔ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ (۶) تعدیہ جیسے ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ (۷) ظرفیت۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) بمعنے مِنْ جیسے عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم بِاللّٰهِ لَافْعَلَنَّ كَذَا (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ بِشَاعِرٍ ۔

بَلْ حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنی بَلْ جَاءَنِيْ عَمْرٌو ۔

بَلٰى حرف جواب ہے ، کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ کلام استفہام سے خالی ہو۔ جیسے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى (۲) یہ کہ کلام استفہامی ہو خواہ استفہام حقیقی ہو۔ جیسے اَلَيْسَ زَيْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰى ۔ خواہ توبیخی۔ جیسے اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى ۔

بَيْدَ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) بمعنی غیر۔ جیسے نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا (۲) بمعنی مِنْ اَجْلِ۔ جیسے اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَطَقَ بِالضَّادِ بَيْدَ اَنِّيْ مِنْ قُرَيْشٍ دونوں حالتوں میں یہ لفظ اَنَّ کی طرف مضاف ہو کر آتا ہے۔

حرف التاء

تَ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللہ سے مختص ہوگا۔ جیسے تَاللّٰهِ (۲) خطاب آخر اسماء میں۔ جیسے اَنْتَ و اَنْتِ (۳) ضمیر آخر افعال میں۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتِ۔ ذَهَبْتُ ۔

حرف الثاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک۔ ترتیب اور مہلت۔ جیسے جاءَنِی زَیدٌ ثُمَّ عَمرٌو ﴿
ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے اور مکان بعید کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزلَفنَا ثَمَّ الاٰخَرِینَ ﴿

حرف الجیم

جَیرِ ۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نعم کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحا

حَاشَا ۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء جیسے جَاءَ القَومُ حَاشَا زَیدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جیسے رَاَیتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قرَیشًا (۳) اسم بمعنے تنزیہ۔ جیسے حاشا لِلّٰہِ مَا علمنا علیہ من سوءٍ ﴿
حتّٰی کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہا غایت۔ جیسے نمت البارحۃ حتی الصباح (۲) بمعنی مع جیسے مات الناسُ حتّی الانبیاءِ (۳) بمعنی کے اور اس وقت مضارع کو بتقدیر اَن نصب دیتا ہے۔ جیسے اَسلَمتُ حتّٰی ادخل الجنۃ ﴿

حرف الخاء

خَلَا ۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء۔ جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے
اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔

حرف الراء

رُبَّ۔ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ جب مَاء کافہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفف پڑھا جاتا ہے جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا۔

حرف السین

س۔ مضارع پر آتا ہے اور اس کو مستقبل قریب کے معنے میں خاص کر دیتا ہے۔ جیسے فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ۔

سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ کبھی اس پر لام تاکید بھی آجاتا ہے۔ جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔

سِیَّ اسم ہے بمنزلہ مثل اس کے اول لا اور آخر میں ما کا لانا ضروری ہے اس صورت میں اس کے معنے ہونگے خصوصاً جیسے لَا سِیَّمَا کبھی لا کے پہلے واؤ بھی بڑھا دیتے ہیں۔

حرف العین

عَدَا حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے
جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ۔

عَلٰی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلا جیسے وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے اَصْفَحُ عَنْ زَلَّاتِکَ الْمَاضِیَۃِ عَلٰی اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَکَ الْاٰتِیَۃَ (۴) تعلیل۔ جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ (۵) بمعنی لیکن جیسے فُلَانٌ جَھَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (۶) بمعنی فِی جیسے دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ (۷) بمعنے مِنْ جیسے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ٭

تنبیہ۔ جب عَلٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَلٰی اسم ہوتا ہے۔ جیسے نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ ٭

عَنْ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز۔ جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل۔ جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۳) بدل۔ جیسے اِتَّقُوْا یَوْمًا لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا (۴) بمعنے مِنْ جیسے ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ ٭

تنبیہ۔ جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اُس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ ٭

عِنْدَ ظرف زمان ہے اور حضور کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے خواہ حضور حسّی ہو۔ جیسے فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ۔ خواہ حضور معنوی۔ جیسے الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ ٭

تنبیہ جب اس کے پہلے حرف جارہ آئے تو عِنْدَ کی دال مکسور ہوگی۔ جیسے مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ

عَوْضُ ظرف مبنی برضم ہے اور اَبَدًا کی مانند مستقبل منفی کے استغراق کے واسطے آتا ہے جیسے لَا اَضْرِبُہٗ عَوْضُ

حرف الغین

غَیْرُ۔ اسم لازم الاضافۃ ہے مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے جبکہ عبارت سابق سے اس کے معنے مفہوم ہوں۔ جیسے لَاغَیْرُ۔ لَیْسَ غَیْرُ ٭

حرف الفاء

ف اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ جبکہ ترتیب مقصود ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو یا تعقیب مراد ہو۔ جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَۃَ فَبَغْدَادَ (۲) جواب شرط۔ جیسے ان جئتنی فاکرمك ٭

تنبیہ بعض نحویوں کے نزدیک ف جار بھی آتی ہے۔ جیسے فمثلك حبلی قد طرقت ومرضع لکن حق یہ ہے کہ اس جگہ رُبَّ حرف جر محذوف ہے ٭

فِیْ کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو۔ جیسے الماء فی الکوز خواہ مجازًا۔ جیسے ولکم فی القصاص حیوۃٌ (۲) مصاحبت۔ جیسے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فی زینتہ (۳) تعلیل۔ جیسے فذلکن الذی لمتننی فیہ (۴) استعلا۔ جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جذوع النخل (۵) مقایسہ جبکہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فِی الْاٰخرۃ الا قلیل (۶) مرادف الیٰ۔ جیسے فردوا ایدیہم فی افواہہم ٭

حرف القاف

قَدْ۔ اس کا استعمال چار طرح پر ہے :۔

(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے جیسے قد افلح من زکّٰھا ٭

(۲) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے۔ جیسے قد یصدق الکذوب ٭

(۳) اسم بمعنے حَسْب۔ جیسے قد زیدٍ درھمٌ ٭

(۴) اسم فعل بمعنے یکتفی۔ جیسے قد زیدًا درھمٌ ٭

قط اس کا استعمال تین طرح سے ہے :-

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی و مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے ۔ جیسے ما فعلتہ قط ۔ ما اَفعَلُہٗ قَطُّ

(۲) بمعنے انتہ اس وقت طَ ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں فا آتی ہے ۔ جیسے قام زیدٌ فقط

حرف الکاف

کَ حرف جارہ ہے اور تین معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ ۔ جیسے زیدٌ کالاسد (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر ۔ جیسے اجعل لنا الٰھًا کما لھم الھۃ (۳) زائد جیسے لَیْسَ کمثلہ شیءٌ (۴) بمعنے مثل ۔ اس وقت اسم کا حکم رکھتا ہے ۔ جیسے یضحکن عن کالبرد المنھم ۔

کَ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں ، (۱) اسم ضمیر منصوب و مجرور ۔ جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف خطاب جبکہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے جیسے ذٰلِکَ و ایاکَ ۔

کَاَنَّ (بنون مشددہ مفتوحہ) حرف تشبیہ ہے اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے کَاَنَّ زیدًا اَسَدٌ ۔

کَذَا کنایہ کے واسطے آتا ہے ۔ جیسے فعلت کذا ۔ رایت بمکان کذا ۔

کَلَّا حرف ردع و زجر ہے ۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

کِلَا و کِلْتَا یہ دونوں حروف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں ۔ جیسے کلا الرجلین ۔ کلتا الجنتین ۔

کَمْ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خبریہ جو کثرت کے معنے دیتا ہے جیسے کم عبد عندے

(۲) استفہامیہ جو سوال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جیسے کم عبدًا عندکَ ۔

کَیْ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کَیْفَ کا۔ جیسے کَیْ تجنحون الی سلم وما نثرت
(۲) بمعنی لام تعلیل جبکہ ما استفہامیہ سے ملے۔ جیسے یرجی الفتی کیما یضر وینفع (۳) بمنزلہ
ان مصدریہ۔ جیسے لکیلا تاسوا +

کَیْفَ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط اس صورت میں اس کے بعد دو
ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے جو لفظاً اور معنًی متفق ہوں۔ جیسے کیف تصنع اصنع
(۲) استفہام کبھی اسم پر آتا ہے۔ جیسے کیف انتَ اور کبھی فعل پر جیسے کیف تکفرون باللہ

حرف اللام

ل اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل +

لام جارہ جب اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِزَیْدٍ مگر مستغاث پر آئے
تو مفتوح اور اس صورت میں یا کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے۔ جیسے یا لَزید اور
جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لنا۔ لکم مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا
جیسے لِیْ +

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل
جیسے ضربتُ زیدًا لِلتَّادِیبِ (۳) تاریخ یعنی مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے
جیسے مات زید لثلث بقین من شہر رمضان (۴) انشاء تعجب کے واسطے جیسے
لِلّٰہِ درک (۵) عاقبت یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لیے جیسے لدوا للموت و ابنوا
للخراب (۶) حصول منفعت۔ جیسے لہا ما کسبت +

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اس کو جزم دیتا ہے اور طلب کے
معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ فَ اور واو کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے
جیسے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ ولیؤمنوا بی +

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے

جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً (۲) لام زائدہ۔ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ لَیَاْکُلُوْنَ۔ لَعَمْرُ

(۳) جواب لو و لولا و قسم جیسے لو تزیلوا لعذبنا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضہم

ببعض لفسدت الارض۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا ۔

لَا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ

لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَا رَیْبَ فِیْهِ اور کبھی لَیْسَ کے

معنے دیتا ہے۔ جیسے لا رجل قائم لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے۔ جیسے

لَا یَضْرِبْ لائے زائدہ تاکید کلام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لئلا یعلم اھل الکتاب

لَعَلَّ حرف ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے لعل الساعة

قریبٌ اور اکثر معنی ترجی کے دیتا ہے ۔

لٰکِنَّ حرف استدراک ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ما

ھذا ساکنا لکنه متحرک اور اکثر دو جملوں کے درمیان واقع ہوتا ہے ۔

لٰکِنْ (۱) تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے لکن کانوا ھم الظلمون

(۲) حرف استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا لازم ہے۔ جیسے مَا جَاءَنِیْ

زید لکن عمرو۔ لا یقم زید لکن عمرو ۔

لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ۔

لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یَضْرِبْ (۲) بمعنی حین واذْ

اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے

جیسے لما جاء زید اکرمته (۳) حرف استثنا جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ

لَنْ مضارع کو نصب کو دیتا ہے جیسے لَنْ یَضْرِبَ ۔

لَوْ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ

ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۲) حرف تمنی

جیسے لو انّ لنا کرۃً (۳) شرط کے لیے لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے۔ جیسے ولو تلتقی احد اثنا بعد ہوتنا (۴) مصدری بمنزلہ انْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے۔ جیسے ما کان ضرّک لو مننت و ربما (۵) عرض جیسے لو تنزل عندی نتصیب خیراً +

لَوْلَا (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لولا علیٌّ لھلک عمرُ (۲) حرف تحضیض ہے۔ جیسے لولا تستغفرون اللّٰہ (۳) توبیخ لولا جاؤا علیہ باربعۃ شھداء +

لَوْمَا بمعنے لولا کے ہے۔ جیسے لوما تاتینا بالملٰئکۃ +

لَیْتَ حرف تمنّی ہے۔ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اکثر اسو ممتنع پر آتا ہے۔ جیسے یا لیتنی کنت ترابا +

حرف المیم

مَا۔ کی دو قسمیں ہیں اسمیہ و حرفیہ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے (۱) موصولہ جیسے ما عندکم ینفدُ وما عند اللہ باق (۲) موصوفہ۔ جیسے ربما تکرہ النفوس من الامر لہ فرجۃٌ کحل العقال (۳) شرطیہ۔ جیسے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ۔ ما حرفیہ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ۔ جیسے ما ھذا بشراً (۲) کافہ۔ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنے مادام۔ جیسے اقوم ما جلس الامیر اور ما جب موصولہ ہوتا ہے تو معنے الذی اور غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے +

فائدہ سیما و طالما میں جو ما آتا ہے اس کی کئی صورتیں ہیں۔ طالما میں ما مصدریہ ہے۔ جیسے طالما انتظرتک (اے طال انتظاری لک) سیما میں

بعض کے نزدیک مَا زائدہ ہے اور اس صورت میں اس کا مابعد مجرور ہوتا ہے۔ جیسے جاء القوم لاسیما اخیك (اے لاشل اخیک) اور بعض کے نزدیک مَا موصولہ بمعنے الذی اس صورت میں اس کا مابعد مرفوع ہوگا۔ جیسے جاء القوم لاسیما اخوك (ای لاشل الذی ہو اخوک) سیما پر اکثر لَا اور کبھی وَلَا بھی آتا ہے اور یہ لَا زائدہ ہوتا ہے اور اس کے معنے ہیں خصوصًا۔

مَنْ چار معنی میں آتا ہے (۱) شرطیہ۔ جیسے مَنْ یعمل سوءً ا یجز بہ (۲) استفہامیہ جیسے مَنْ بعثنا من مرقدنا (۳) نکرہ موصوفہ مررت بمن معجب لك (۴) موصولہ بمعنے الذی کہ غیر ذوی العقول کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے الم تران اللہ یسجد لہ مَنْ فی السموٰت ومن فی الارض۔

مذ ومنذُ (۱) حروف جارہ جبکہ ان کا مابعد مجرور ہو اور مِنْ یا فِیْ یا اِلٰی کے معنے دیتے ہوں جیسے مَارَأیتہٗ مُذ یوم الخمیس (اے من یوم الخمیس) مارأیتہ مذ یومنا (اے فی ہذا الیوم) مارأیتہ مذ ثلثۃ (اے من ثلثہ یا الی ثلثۃ ایام) (۲) مبتدا جبکہ ان کا مابعد اسم مرفوع ہو۔ جیسے مُذ یَومُ الخمیسِ (۳) ظرف جبکہ جملہ کی طرف مضاف ہوں۔ جیسے مازال مذ عقدت یداہ ازارہ ومازلت ابغی المال مذ انا یافعٌ۔

من (۱) ابتدائیہ۔ جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (۲) تبعیضیہ۔ جیسے قطفت من الاثمار (۳) بیانیہ۔ جیسے فاجتنبوا الرجس من الاوثان (۴) سببیہ جیسے لا استطیع الحرکۃ من الضعف (۵) بدل۔ جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ (۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آوے۔ جیسے واللہ یعلم المفسد من المصلح۔

حرف النون

ن - اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکید - تنوین - جمع - وقایہ ؂

۱- نون تاکید اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ دوسری خفیفہ اور یہ دونوں فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لیسجنن ولیکونن من الصاغرین ؂

۲- نون تنوین جو ساکن ہو، اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اور اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اُس کے منصرف ہونے کے آئے۔ جیسے زید ضارب (۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معرفہ و نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے۔ جیسے صہٍ یعنی اسکت سکوتاً مّا فی وقت مّا۔ بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنے ہیں اسکت السکوت الآن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے۔ جیسے فضّلنا بعضہم علی بعضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے۔ جیسے مسلماتٍ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنم جو آخر اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنم کے آئے جیسے ؎

اقلّی اللوم عاذل والعتابن ؂ وقولی ان اصبتُ لقد اصابن ؂ عتابن اصل میں عتابہ اور اصابن اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلہ تھا حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا چونکہ اس تنوین سے محض حصول ترنم مقصود ہے اس واسطے اس کا استعمال کلمہ کی کسی قسم سے مختص نہیں بلکہ فعل اور اسم معرف باللام پر بھی آجاتا ہے ؂

۳- نون جمع مؤنث۔ جیسے یَذْهَبْنَ ؂

۴- نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے جیسے ضَرَبَنِیْ ؂

نَعَمْ - حرف جواب ہے جو واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے ؂

حرف الواو

واو (۱) عاطفہ۔ جیسے فَانْجَیْنٰہُ وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ (۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ والشمس طالعۃ (۳) ناصب مفعول معہ جیسے جاء البرد والطیالسۃ (۴) قسمیہ۔ جیسے وَاللّٰہِ (۵) بمعنے آو وقت تقسیم۔ جیسے ھی اسم وفعل وحرف +

وا۔ حرف ندا مختص بہ ندبہ ہے۔ جیسے وازیداہ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب جیسے وابابی انت وفوک الاشنب کبھی یہ وا۔وے بولا جاتا ہے۔ جیسے وَیْ کَاَنَّ مَنْ یکن لہ نشب یحبب۔ ومن یفتقر یعش عیش ضر اور کبھی اس وے کے آخر میں کاف خطاب متصل ہوتا ہے۔ جیسے ولقد شفی نفسی وابرء سقمھا۔ قیل الفوارس ویک عنتر اقدم +

حرف الہاء

ہ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ (۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے مَاھِیَہْ +

ھا (۱) اسم فعل بمعنے خُذْ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب وجر میں۔ جیسے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذَا (۴) ای کے بعد ندائے معرفہ میں۔ جیسے یَااَیُّھَا الرَّجُلُ +

ھل (۱) حرف استفہام جیسے ھل لنا فرد (۲) بمعنے ہر آئینہ۔ جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ

حرف الیاء

ی ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے۔ جیسے تفعلاین وافعلی +

یا ندائے بعید کے واسطے حروف ندا میں سے یہ کثیر الاستعمال ہے اور منجملہ حروف ندا کے اس کے سوا اور کوئی حرف حذف نہیں ہوتا۔ لفظ اللہ ومستغاث وایھا وایتھا کی

ندا اس سے خاص ہے ⁂

جملوں کی ترکیب

(۱) هٰذَا نَبِيٌّ كَرِيْمٌ (ترکیب) هٰذَا اسم اشارہ مبتداء نَبِيٌّ موصوف۔ كَرِيْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف ملکر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ⁂

(۲) سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا (ترکیب) سمع فعل متعدی الصبیّ فاعل۔ كَلَامًا مفعول بہٖ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

(۳) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَيِّدُ مضاف الْقَوْمِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔ خادم مضاف ھم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتداء و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ⁂

(۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول الانسان مفعول مالم یسم فاعلہٗ فعل مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل بافاعل مَخَافَةَ مضاف الشر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول لہٗ فعل بافاعل مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

(۶) كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (ترکیب) كَانَ فعل ناقص اَمْرُ مضاف اللّٰہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر اسم مفعولاً خبر۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

(۷) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بفعل اللہ اسم علٰی جار کُلّ مضاف شَیْ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق خبر قَدِیْرٌ خبر۔ اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ⁂

(۸) رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (ترکیب) رَاَيْتُ فعل بافاعل احد عشر ممیز کوکبًا تمیز۔ دونوں ملکر مفعول۔ فعل بافاعل مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ⁂

(۹) جَاءَ النَّاسُ کُلُّھُمْ (ترکیب) جاءَ فعل۔ الناس مؤکد۔ کلّھم مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید مؤکد مع تاکید کے ملکر فاعل ہوا۔ فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا ٭

(۱۰) یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ (ترکیب) یا حرف ندا قائم مقام۔ اَدْعُوْ فعل با فاعل۔ حَسْرَۃً مفعول بہ۔ علی حرف جار العباد مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ٭

(۱۱) اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل با فاعل اِلٰی جار اُمِّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل اَنْ مصدریہ اَرْضِعِیْ فعل با فاعل ہٖ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل با فاعل۔ اپنے مفعول اور اپنے متعلقات سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ٭

(۱۲) مَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ (ترکیب) مَنْ موصول متضمن معنے شرط وَجَدَ فعل ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل خَیْرًا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ۔ موصول مع صلہ کے ملکر شرط۔ فَ جزائیہ لِیَحْمَدْ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل اللّٰہَ مفعول۔ فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ٭

سفرنامہ بلاد اسلامیہ

یہ دلچسپ سفرنامہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب مشہور سیاح امرتسری نے ٹرکی مصر روم اور شام میں ایک عرصہ قیام کرنے کے بعد مرتب کیا ہے۔ اس میں مصر بول و ترکوں کے عادات و اطوار۔ طریق معاشرت۔ طرز تعلیم۔ مقامات قابل سیر خصوصاً ملکی انتظام و قومی حالت۔ اور سلطان المعظم کے عہد کی ترقیات مفصل طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ہمارے معلومات کے مطابق اس قسم کا کوئی سفرنامہ بلاد اسلامیہ پر اب تک شائع نہیں ہوا۔ طرز بیان اور چھپائی کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے

قیمت فی جلد کاغذ ولایتی عہ کاغذ دیسی عہ

عربی بول چال

حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری نے مصر و شام کی سیاحت کے بعد عربی بول چال کا ایک مفید سلسلہ لکھنا شروع کیا جس کے دو حصے اب تک شائع ہو چکے ہیں:۔

حصہ اوّل } میں ابتدائی سبقوں کے مفردات کے بعد ان سے کثیر الاستعمال جملے مرتب کیے ہیں۔ اور ہر جملہ کے مقابل انگریزی اور اردو ترجمہ لکھا ہے۔ بول چال کے علاوہ اس میں دو خصوصیتیں اور ہیں:۔

(۱) مصر و شام کے علماء و تاجروں کے خطوط۔

(۲) بارہ سو لفظوں کی فرہنگ مع ترجمہ اردو و انگریزی۔

طبع سوم قیمت فی جلد ۸ر

حصہ دوم } میں ضرب الامثال محاورات مترادفات اضداد۔ اسمائے مشتقہ جملوں کو ترکیب دینا عربی عبارات کے مطالب عربی کے ذریعے ادا کرنا مختلف عبارتوں کو تغیر و تبدیل لکھنے کا طریق مع ترجمہ درج ہے۔ ان مطالب کے علاوہ اس میں مضامین ذیل شامل ہیں:

(۱) مصر اور شام کے اخباروں کا انتخاب

(۲) ایک ہزار الفاظ جدیدہ کی فرہنگ۔

بار اول ۱۹۰۴ء میں طبع ہوئی قیمت فی جلد ۸ر

صرف و نحو کی کتابیں

کتاب الصرف: اس کتاب میں عربی صرف کے ضروری مسائل میزان الصرف سے لیکر شافیہ تک درج ہیں۔ جملہ مضامین سبقوں میں منقسم اور ہر سبق کے ساتھ اشلہ مشقی و سوالات امتحانی تحریر ہیں

طبع ششم قیمت فی جلد ۸ر

کتاب النحو: اس کتاب میں عربی نحو کے ضروری مسائل نحو میر سے لیکر کافیہ تک درج ہیں سبقوں کی تقسیم اور اشلہ مشقی و سوالات امتحانی کا التزام کتاب الصرف کے مطابق ہے۔ چند سبقوں کے بعد کچھ غلط جملے بغرض تصحیح بھی دیے گئے ہیں

طبع پنجم قیمت فی جلد ۸ر

یہ کتابیں مینیجر ایجوکیشن ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہیں

کتاب الصرف

یعنی

عربی زبان کے علم صرف پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلہ مشقی

اور سوالات امتحانی کے

مؤلفہ

حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

سنہ ۱۹۰۵ء

رفاہ عام پریس لاہور میں مولوی سید ممتاز علی صاحب کے اہتمام سے

شائع ہوا

بار ہفتم — بعد نظر ثانی — قیمت فی جلد ۸ر

فہرست مضامین کتاب الصرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ طبع ششم

خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کو وہ قبول عام حاصل ہوا کہ تھوڑے عرصے میں اِسکی ہزاروں جلدیں طبع ہو کر شائقین کی قدر دانی سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں ۱۸۹۷ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس کو مفید سمجھ کر اپنے مدرسہ اسلامیہ اور نیز عربی مدرسہ حمیدیہ میں (جو انجمن کے مرحوم میر مجلس مولوی حافظ خلیفہ حمید الدین صاحب کی یادگار میں قائم ہوا ہے) داخل درس کیا۔ ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اسلامیہ میں یہ کتاب مع اسکے دوسرے حصے **کتاب النحو** کے نصاب کا جزو قرار پائی۔ آنریبل نواب عماد الملک **سید حسین بلگرامی** ڈائرکٹر مدارس حیدرآباد دکن اور شمس العلماء **سید علی بلگرامی** جیسے مشاہیر ہندوستان نے ان دونو رسالوں کو درسی کتابوں کے واسطے منتخب فرمایا۔ اور **ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب** نے اِن کتابوں کا مڈل اور ہائی سکول کے کتب خانوں میں رکھا جانا منظور کیا ؞

اب یہ چھٹا اڈیشن ضروری تغیرات کے بعد شائع کیا جاتا ہے ؞

الراقم
خاکسار عبد الرحمٰن امرتسری

لاہور کشمیری بازار
یکم مارچ ۱۹۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع اوّل

اس کتاب کی ترتیب میں مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے:-

۱ مضمون کے حصے ہو کر اس کے سبق مقرر کئے گئے ہیں۔ گردانوں کو جدولوں کے ذریعے بیان کیا گیا ہے اور پھر صیغوں کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ بآسانی شناخت ہو سکیں ہر سبق کے خاتمے پر امثلہ مشقی اور سوالات امتحانی درج ہوئے ہیں اور جو لفظ یا فقرہ عربی کا آیا ہے اس کے معنی اسی جگہ درج کئے گئے ہیں۔

۲- افعال اور اسمائے مشتقہ کے قواعد لکھنے میں مجرد اور مزید کو بالکل علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے تاکہ مبتدی کے حق میں خلط مبحث نہ ہو۔

۳- اسمائے مشتقہ اور افعال مزید کی بحث میں اس امر کو ایک اسلوب خاص کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہ تمام الفاظ مادہ مجرد میں تھوڑی تھوڑی تبدیلی کے بعد کس طرح بن جاتے ہیں۔

۴- اجوف اور ناقص وغیرہ کی بحثوں میں ہر جگہ پوری گردان درج ہوئی ہے اور ہر صفحے کے تین کالم ہو کر پہلے میں گردان دوسرے میں تعلیل اور تیسرے میں ضابطہ تعلیل لکھا گیا ہے اور جو شرائط مانع تعلیل ہیں ان کو بطور نوٹ کے علیحدہ دکھلایا ہے ہفت اقسام کی ہر بحث کے خاتمے پر یہ بتایا گیا ہے کہ ان سے مزید کے ابواب کس طرح آتے ہیں۔ اور ان کی تعلیل کا کیا ضابطہ ہے؟

۵- خواص ابواب کو خاص کر جدول کے ذریعے تحریر کیا ہے اور ابواب مشترک المعانی کے خواص کو یکجا لکھا ہے۔ فرق استعمال ساتھ کے ساتھ بیان ہوتا گیا ہے اور ہر موقع پر کہیں متن میں اور کہیں فٹ نوٹ کے ذریعے وہ اصول بتلائے ہیں جو خواص ابواب کے سمجھنے میں سہولت کا باعث ہوں۔

۶- ایک قسم کی بحثوں کے خاتمے پر ایک ایک صفحہ سوالات کا دیا گیا ہے اور اس میں سات سات آٹھ آٹھ فقرے عربی زبان کے ایسے تحریر کئے ہیں جن سے مذکورہ بالا بحثوں کے صیغے پہچاننے میں پوری مہارت اور عربی زبان کی ابتدائی واقفیت پیدا کرنے میں ایک گونہ بصیرت حاصل ہو یہ فقرے **قرآنِ مجید** سے منتخب کئے گئے ہیں- اور ایسے عام اخلاقی مسائل پر شامل ہیں جن سے ہر مذہب و ملت کا آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے ÷

۷- اخیر کتاب میں ایک ضمیمہ شامل کیا گیا ہے جس میں معرفہ و نکرہ کے اقسام اور حروف کی بحث یورپین مصنفین کی پابندی سے درج کی گئی ہے ÷

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ رسالہ طلباے مدارس اور خاص کر اُن شائقین کے واسطے مفید ہو گا جن کے ہاتھ سے زمانہ کی رفتار نے مدرسے کی بنچوں یا درسگاہ کی صفوں پر نشست و برخاست کا اختیار چھین لیا ہے ÷

خاتمے پر پنجاب کے اُن نامی گرامی ادیب عالموں کی عنایات کا دلی شکریہ تحریر کرنا واجب معلوم ہوتا ہے جنہوں نے اپنا قیمتی وقت **کتاب الصرف** کے بعض مقامات کے ملاحظے میں صرف کر کے ایسے مفید مشورے دئے جن سے اب یہ کتاب ہر ایک اہل علم کی نظر سے گزرنے کے لائق ہو گئی ہے ÷

(۱) جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب سابق طبیب سرکار جموں و کشمیر ÷

(۲) جناب مولوی مراد علی صاحب پنشن یافتہ سررشتہ تعلیم پنجاب ÷

(۳) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب فیلو پنجاب یونیورسٹی ÷

(۴) جناب مولوی قاضی ظفر الدین صاحب مدرس عربی اورنیٹل کالج لاہور ÷

امرتسر
۲۴ ستمبر ۱۸۹۵ء

راقم
خاکسار عبد الرحمن ولد مولوی حافظ عمر الدین صاحب شیارپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصرف

سبق نمبر ۱

صرف کی تعریف **صرف** وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور اُن میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے ٭

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کر سکے ٭

کلمے کی تعریف اور تقسیم جو لفظ با معنے اور مفرد ہو اُس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف ٭

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی، مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا) ٭

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنے بتائے اور اُس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اُس نے مارا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) ٭

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں جیسے مِنْ (سے) اِلیٰ (تک) ٭

اسم۔ فعل۔ حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جا سکتی ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اس میں اٰمَنْتُ فعل۔ بِ حرف۔ اللّٰہ اسم ہے ٭

تنبیہ فعل میں تغیر بکثرت سے واقع ہوتا ہے۔ اسم میں اُس سے کم۔ اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اِس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا ٭

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر ٭

ماضی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) ٭

مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ آیندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا) ٭

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) ٭

تنبیہ بعض مصنفین نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم **نہی** کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ)۔ مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے (دیکھو صفحہ ۲۲) ٭

| لازم و متعدی | جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اسے **لازم** کہتے ہیں جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اسے **متعدی** جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا) ٭

| معروف و مجہول | اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے **معروف** کہیں گے جیسے خَلَقَ اللّٰهُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰهُ (اللہ پیدا کرتا ہے یا کریگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو۔ تو **مجہول** کہلائیگا جیسے فُتِحَ البَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ البَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) ٭

| مثبت و منفی | اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو۔ تو اُس کو **مثبت** کہینگے جیسے خَلَقَ و یَخْلُقُ۔ ورنہ **منفی** جیسے مَا خَلَقَ و لَا یَخْلُقُ

سبق نمبر ۲

ماضی کا بیان

فعل ماضی کے جتنے صیغے اردو و فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں۔ اور اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں +

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔ یا تو متکلم ہوگا یا مخاطب۔ یا غائب۔ پھر ان میں سے ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے۔ پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے مطابق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضرور تھے :-

۳ صیغے مذکر غائب کے لئے	۳ صیغے مذکر مخاطب کے لئے	۳ صیغے مذکر متکلم کے لئے
۳ صیغے مؤنث غائب کے لئے	۳ صیغے مؤنث مخاطب کے لئے	۳ صیغے مؤنث متکلم کے لئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں۔ چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کا کام صرف دو صیغوں سے لیا گیا ہے۔ اس لئے ماضی میں اٹھارہ صیغوں کی بجائے چودہ صیغے مستعمل ہوتے ہیں ان کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی +

تنبیہ سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے +

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردان	صیغہ			معنی
فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب	کیا اُس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں
فَعَلَا	تثنیہ			کیا اُن دو مردوں نے "
فَعَلُوْا	جمع			کیا اُن سب مردوں نے "
فَعَلَتْ	واحد	مؤنث		کیا اُس ایک عورت نے "
فَعَلَتَا	تثنیہ			کیا اُن دو عورتوں نے "
فَعَلْنَ	جمع			کیا اُن سب عورتوں نے "
فَعَلْتَ	واحد	مذکر	حاضر	کیا تو ایک مرد نے "
فَعَلْتُمَا ٭	تثنیہ			کیا تم دو مردوں نے "
فَعَلْتُمْ	جمع			کیا تم سب مردوں نے "
فَعَلْتِ	واحد	مؤنث		کیا تو ایک عورت نے "
فَعَلْتُمَا	تثنیہ			کیا تم دو عورتوں نے "
فَعَلْتُنَّ	جمع			کیا تم سب عورتوں نے "
فَعَلْتُ ✣	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے "
فَعَلْنَا ⁂	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث		کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے "

٭ فَعَلْتُمَا کا صیغہ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے ۔

✣ فَعَلْتُ کا صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے ✣

⁂ فَعَلْنَا کا صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے ⁂

سبق نمبر ۳

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ — سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے

فَعَلَا — میں اَ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے

فَعَلُوْا — میں وْ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے †

فَعَلَتْ — میں تْ ساکن علامت تانیث فاعل ہے

فَعَلَتَا — میں اَ علامت تثنیہ مؤنث ضمیر فاعل اور تْ علامت تانیث ہے

فَعَلْنَ — میں نَ مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے

فَعَلْتَ — میں تَ مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر حاضر ہے

فَعَلْتُمَا — میں تُمَا کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر حاضر اور کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث حاضر ہوتی ہے

فَعَلْتُمْ — میں تُمْ علامت و ضمیر جمع مذکر حاضر ہے

فَعَلْتِ — میں تِ مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث حاضر ہے

فَعَلْتُنَّ — میں تُنَّ ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث حاضر ہے

فَعَلْتُ — میں تُ مضموم ضمیر فاعل علامت واحد متکلم ہے

فَعَلْنَا — میں نَا ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے

فائدہ۔ فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی اسکے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَیْدٌ وَفَعَلَتْ ھِنْدٌ۔ اور کبھی پوشیدہ۔ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اے ھُوَ ھِنْدٌ فَعَلَتْ اے ھِیَ

---

† فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف (ا) لکھا جاتا ہے وہ واو جمع اور واو عطف کے درمیان فرق کرنیکا نشان ہے

سبق نمبر ۱۴

اشتقاق مشتق ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ - اور کبھی مکسور - جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم - جیسے فَعُلَ - امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں - انکو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو ۔

فَعَلَ کی مثالیں فَتَحَ (اُس نے کھولا) - دَخَلَ (وہ اندر آیا) - جَلَسَ (وہ بیٹھا) - اَکَلَ (اُس نے کھایا) - غَسَلَ (اُس نے دھویا) - ذَهَبَ (وہ گیا) - ضَرَبَ (اُس نے مارا) - نَصَرَ (اُس نے مدد کی) ۔

فَعِلَ کی مثالیں شَرِبَ (اُس نے پیا) - لَبِسَ (اُس نے پہنا) - سَمِعَ (اُس نے سُنا) - عَلِمَ (اُس نے جانا) - جَهِلَ (اُس نے نہ جانا) - شَهِدَ (اُس نے گواہی دی) - فَهِمَ (اُس نے سمجھا) - حَسِبَ (اُس نے گمان کیا) ۔

فَعُلَ کی مثالیں بَعُدَ (وہ دور ہوا) - قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) - کَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) - کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) - شَرُفَ (وہ شریف ہوا) - حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) - کَبُرَ (وہ بزرگ ہوا) - ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا) ۔

سوالات - (۱) جَلَسْتُ - دَخَلْتُمَا - اَکَلْنَا - شَرِبْنَا کیا صیغے ہیں اور انکے کیا معنے ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ - سَمِعْتِ - سَمِعْتُ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) کَثُرُوْا - کَثُرْنَ - کَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب - سمع سے تثنیہ مؤنث غائب - کرم سے تثنیہ متکلم کیا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو -

اُس عورت نے گواہی دی - میں نے سُنا - وہ مرد بزرگ ہوا - تم سب نے کھایا ۔

سبق نمبر ۵

ماضی مجہول کا بیان ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اِس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دی جائے اور تیسرا حرف اپنی حالت پر رہیگا جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں آئیگی

بحث اثبات ماضی مجہول

قسم فاعل	جمع	تثنیہ	واحد
مذکر غائب	فُعِلُوْا	فُعِلَا	فُعِلَ
مؤنث غائب	فُعِلْنَ	فُعِلَتَا	فُعِلَتْ
مذکر حاضر	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتَ
مؤنث حاضر	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتِ
مذکر و مؤنث متکلم	فُعِلْنَا		فُعِلْتُ

امثلہ متفرقہ ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ پس مجہول میں یوں کہینگے فُتِحَ (وہ کھولا گیا)۔ ضُرِبَ (وہ مارا گیا)۔ سُمِعَ (وہ سنا گیا)۔ عُلِمَ (وہ جانا گیا)۔ یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں اُن سے فعل مجہول نہیں بنتا جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ وغیرہ ؎

ما و لا کا استعمال یہ دونو حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں مگر ان سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونو کے استعمال میں صرف اِس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے۔ جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔

ؔ ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۱۳ میں دیکھو ؎

سبق نمبر ۶

مضارع کا بیان

ساخت — مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے کہ:۔

ی چار صیغوں کے پہلے آتی ہے ۳ مذکر غائب اور ۱ جمع مونث غائب +

ت آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے ۲ واحد و تثنیہ مونث غائب اور ۶ مذکر و مونث حاضر +

ا ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم +

ن ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر +

اعراب — مضارع کا حرف آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب۔ واحد مونث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر +

چار تثنیوں کے آخر میں نون مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مونث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو **نون اعرابی** کہتے ہیں +

جمع مونث غائب و حاضر کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اس کو **نون ضمیر** کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے۔ اور کبھی **ساقط** نہیں ہوتا +

ان چودہ صیغوں میں سے تین صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آیندہ سے معلوم ہوگی +

نوٹ یہ چاروں حرف مضارع کی علامت ہیں، اور ان کا مجموعہ "اتین" ہوتا ہے +

نوٹ نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون اعراب یعنی رفع صیغہ و صدر کے ہوتا ہے +

بحث اثبات فعل مضارع معروف

گردان		صیغہ			معنی
يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب		کرتا ہے یا کریگا وہ ایک مرد اب یا آیندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ				کرتے ہیں یا کرینگے وہ دو مرد ״
يَفْعَلُوْنَ	جمع				کرتے ہیں یا کرینگے وہ سب مرد ״
تَفْعَلُ +	واحد	مؤنث			کرتی ہے یا کریگی وہ ایک عورت ״
تَفْعَلَانِ *	تثنیہ				کرتی ہیں یا کرینگی وہ دو عورتیں ״
يَفْعَلْنَ	جمع				کرتی ہیں یا کرینگی وہ سب عورتیں ״
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر		کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد اب یا آیندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ				کرتے ہو یا کروگے تم دو مرد ״
تَفْعَلُوْنَ	جمع				کرتے ہو یا کروگے تم سب مرد ״
تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث			کرتی ہے یا کریگی تو ایک عورت ״
تَفْعَلَانِ	تثنیہ				کرتی ہو یا کروگی تم دو عورتیں ״
تَفْعَلْنَ	جمع				کرتی ہو یا کروگی تم سب عورتیں ״
اَفْعَلُ ۞	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم		کرتا ہوں یا کرونگا میں ایک مرد یا ایک عورت ״
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث			کرتے ہیں یا کرینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں ״

+ تَفْعَلُ کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر میں مشترک ہے +

* تَفْعَلَانِ کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر میں مشترک ہے +

۞ اَفْعَلُ میں مذکر و مؤنث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ جمع اور نیز مذکر و مؤنث متکلم مشترک ہے +

سبق نمبر ۷

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غائب ہے ۔

یَفْعَلَانِ میں یٰ حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ۔

یَفْعَلُوْنَ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور وٗ علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ۔

تَفْعَلُ میں تٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے ۔

تَفْعَلَانِ میں تٰ حرف مضارع و علامت غیبت اور آ علامت تثنیہ مونث و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ۔

یَفْعَلْنَ میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت اور نٰ ضمیر جمع مونث فاعل فعل ہے ۔

تَفْعَلُ
تَفْعَلَانِ } میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور آ علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ۔

تَفْعَلُوْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور وٗ نٰ مثل یَفْعَلُوْنَ کے ۔

تَفْعَلِیْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور یٰ علامت واحد مونث حاضر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے ۔

تَفْعَلَانِ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور آ نٰ مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ۔

تَفْعَلْنَ میں تٰ حرف مضارع اور علامت خطاب اور نٰ مثل یَفْعَلْنَ کے ۔

اَفْعَلُ میں آ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم ہے ۔

نَفْعَلُ میں نٰ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر ہے ۔

سبق نمبر ۸

امثلۂ مشقیہ مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم جیسے یَفْعُلُ۔ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔ یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)۔ یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیئیگا)۔ یَسْمَعُ (وہ سنتا ہے یا سنیگا) ۔

یَفْعِلُ کی مثالیں یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھیگا)۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا ماریگا)۔ یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئیگا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا) ۔

یَفْعُلُ کی مثالیں یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا)۔ یَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائیگا)۔ یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا)۔ یَكْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا) ۔

سوالات (۱) یَجْلِسُوْنَ۔ تَدْخُلُوْنَ۔ تَأْكُلْنَ۔ یَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں؟ اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ۔ اَضْرِبُ کیا صیغے ہیں؟ اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مؤنث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئیگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:۔

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤنگا۔ وہ دو تو جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں تو سنتی ہے ۔

سبق نمبر ۹

مضارع مجہول کا بیان مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمے کو فتحہ دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہیگا۔ جیسے یَفْعِلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا)۔ گردان یوں آئیگی :۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	مذکر حاضر
تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث حاضر
اُفْعَلُ	نُفْعَلُ		مذکر و مؤنث متکلم

امثلۂ تنبیہ مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول ان یوں کہا جائیگا :۔

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا)۔ یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا)۔

یُسْمَعُ (وہ سنا جاتا ہے یا سنا جائیگا)۔ یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائیگا)۔

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ⁂

ما و لا کا استعمال مضارع پر جب حرف نفی لا یا ما زیادہ کیا جاوے۔ تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے لَا یَفْعَلُ۔ مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا یا نہیں کریگا)۔ لَا یُفْعَلُ مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائیگا)

سبق نمبر ۱

عربی صرف کی کتابوں میں تو صرف ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے۔ لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق بنینگے :-

(۱) **ماضی قریب** جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (اُس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کی گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور قائم رہتا ہے۔ کوئی تبدیلی اُس میں نہیں ہوتی +

(۲) **ماضی بعید و استمراری** ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں جس طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے۔ اُسی طرح کَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چودہ[۱۴] صیغے آتے ہیں +

کَانَ۔ کَانَا۔ کَانُوْا۔ کَانَتْ۔ کَانَتَا۔ کُنَّ۔ کُنْتَ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُمْ۔ کُنْتِ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ۔ کُنَّا +

پس ماضی بعید یوں آئیگی کَانَ شَرِبَ (اُس نے پیا تھا)۔ کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) +

اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا) +

سوالات (۱) جلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو +

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ۔ کَانُوْا سَمِعَ۔ کُنَّ کَرُمْتُنَّ +

(۳) اِن صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ۔ کَانَتْ یَجْلِسْنَ۔ کُنْتِ شَرِبْتُ۔ کُنْتُمْ اَکَلَا +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو +

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی ہیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی۔ تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا +

سبق نمبر ۱۱

مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر حرف مرفوع اور اُسکا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونو میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں کسی مقررہ حرف کے آنے سے کبھی معنے میں اور کبھی معنی اور لفظ دونو میں تغیر واقع ہوتا ہے چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں ۔

(۱) تغیرات معنوی — لام مفتوح زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّی لَیَحْزُنُنِیْ (البتہ غم میں ڈالتا ہے مجھ کو) اور سَ یا سَوْفَ زمانہ استقبال کے ساتھ جیسے سَیَقْرَأُ (ابھی پڑھیگا) ۔ سَوْفَ یَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں پڑھیگا) ۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سَ استقبال قریب کے لئے آتا ہے اور سَوْفَ استقبال بعید کیلئے ۔

(۲) تغیرات لفظی و معنوی — تین قسم کے حروف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں ۔ ناصب جازم نون تاکید ۔ پہلی دونو قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں ۔ اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر ۔ ہر ایک حرف کا تغیر حسب ذیل ہے :-

۱ ۔ لَنْ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے ۔ جیسے لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا) ۔ اس کو نفی تاکید بلَن کہتے ہیں ۔

۲ ۔ لَمْ ۔ لام امر ۔ لائے نہی یہ تینوں* حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں دیکھو ۔ لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی جحد بلم کہتے ہیں ۔

لام امر اور لائے نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ استقبال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لِیَفْعَلْ (اُسکو کرنا چاہئے) لَا یَفْعَلْ (اُسکو نہ کرنا چاہئے)

---

* فعل مضارع کے نواصب لن کے سوا تین حرف اور ہیں اَنْ کَیْ یا اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے کہ

* فعل مضارع کے جوازم لم ۔ لام امر ۔ لائے نہی کے سوا دو حرف اور ہیں اِنْ مَلَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں اور لام امر عموماً مکسور ہوتا ہے ٭

۳- نون تاکید- یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے[1]- یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید مع خصوصیت زمانہ استقبال کے دیتا ہے- جیسے لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کریگا)- اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں ٭

فائدہ- لام امر اور لائے نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنی کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے- اس لئے ان دونو کا بیان امر کے بعد کیا جائیگا ٭

سبق نمبر ۱۲

نفی تاکید بلن جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب- واحد مؤنث غائب- واحد مذکر حاضر- واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہے- لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا ٭

نفی جحد بلم لم جب مضارع پر آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لن نے نصب دیا تھا- اور اگر ان صیغوں کے آخر میں حرف علت[2] ہو تو گر جاتا ہے- جیسے لَمْ یَدْعُ - لَمْ یَرْمِ - لَمْ یَخْشَ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ- یَرْمِیْ یَخْشٰی تھا- لَمْ کے آنے سے حرف علت گر گیا- باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہ لَنْ کا سا ہے ٭

---

[1] اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی اِمَّا بھی آجاتا ہے جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ - اِمَّا تَرَیِنَّ ٭

[2] حرف علت تین ہیں- واو- الف - یا- اِن کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو ٭

بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف		بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف	
گردان	عمل لن	گردان	عمل لم
لَنْ يَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ يَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ يَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ يَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ يَفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی	لَمْ يَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ يَفْعَلْنَ	+	لَمْ يَفْعَلْنَ	+
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلُوْا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلِیْ	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلِیْ	مثل لن
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نون اعرابی	لَمْ تَفْعَلَا	مثل لن
لَنْ تَفْعَلْنَ	+	لَمْ تَفْعَلْنَ	+
لَنْ اَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ اَفْعَلْ	جزم آخر
لَنْ نَفْعَلَ	نصب آخر	لَمْ نَفْعَلْ	جزم آخر

تنبیہ - مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے - دیکھو

نفی تاکید بلن مجہول - لَنْ یُفْعَلَ - لَنْ یُفْعَلَا - لَنْ یُفْعَلُوْا - لَنْ تُفْعَلَ - لَنْ تُفْعَلَا - لَنْ یُفْعَلْنَ الخ

نفی جحد بلم مجہول - لَمْ یُفْعَلْ - لَمْ یُفْعَلَا - لَمْ یُفْعَلُوْا - لَمْ تُفْعَلْ - لَمْ تُفْعَلَا - لَمْ یُفْعَلْنَ - الخ

سبق نمبر ۱۳

نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے۔ دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ اِن دونو کے احکام حسب ذیل ہیں :-

(۱) نون ثقیلہ کے احکام | نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے۔ اور اس کے آنے سے ساتوں نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے وٗ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یٖ بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الف فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتے ہیں) ثقل نہ واقع ہو ۔

نون ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الف ساکن ہوتا ہے جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ اور نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو۔ تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح ۔

(۲) نون خفیفہ کے احکام | نون خفیفہ اُن صیغوں میں آتا ہے جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف نہ ہو۔ (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) - اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ اور ان مقامات پر نون خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے ۔

فائدہ - مضارع کے معنی تغیر کرنے میں نون ثقیلہ اور خفیفہ دونو یکساں اثر رکھتے ہیں۔ اور لفظی تغیرات میں جو فرق ہے۔ وہ اگلے صفحے کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نون ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالام تاکید و نون خفیفہ	
گردان	تغیرات بباعث نون ثقیلہ	گردان	تغیرات بباعث نون خفیفہ
لَيَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَيَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَيَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَيَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و و	لَيَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَيَفْعَلْنَانِّ	زیادتی الف فاصل	+	+
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَتَفْعَلُنَّ	سقوط نون اعرابی و و	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوط نون اعرابی و ی	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نون اعرابی	+	+
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادتی الف فاصل	+	+
لَأَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَأَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ ۔ مجہول کی گردان معروف کے قیاس پر کرنی چاہیئے ۔ دیکھو

مجہول بانون ثقیلہ ۔ لَيُفْعَلَنَّ ۔ لَيُفْعَلَانِّ ۔ لَيُفْعَلُنَّ ۔ لَتُفْعَلَنَّ ۔ لَتُفْعَلَانِّ ۔
لَيُفْعَلْنَانِّ الخ

مجہول بانون خفیفہ ۔ لَيُفْعَلَنْ + لَيُفْعَلُنْ ۔ لَتُفْعَلَنْ الخ

تغیرات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکت عین کو مدنظر رکھو۔ اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوتی ہے اُس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں۔ لَنْ یَذْهَبَ۔ لَمْ یَذْهَبْ۔ لَیَذْهَبَنَّ۔ لَیَذْهَبَنْ۔
لَنْ یَفْتَحَ۔ لَمْ یَفْتَحْ۔ لَیَفْتَحَنَّ۔ لَیَفْتَحَنْ۔
لَنْ یَشْرَبَ۔ لَمْ یَشْرَبْ۔ لَیَشْرَبَنَّ۔ لَیَشْرَبَنْ۔
لَنْ یَسْمَعَ۔ لَمْ یَسْمَعْ۔ لَیَسْمَعَنَّ۔ لَیَسْمَعَنْ۔

یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق نمبر ۵ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات (۱) لَنْ یَذْهَبْنَ۔ لَنْ تَشْرَبْنَ۔ لَنْ اَسْمَعَ کیا صیغے ہیں اور انکے کیا معنے ہیں؟
(۲) لَمْ تَجْلِسُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ۔ لَمْ تَدْخُلْ۔ اصل میں کیا تھے اور انمیں کیا تبدیلی ہوئی؟
(۳) لَیَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبِنَّ۔ لَیَحْسِبَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟
(۴) لَا تَنْصُرَنْ۔ لَتَاْکُلُنَّ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟
(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔ وہ شخص ہرگز نہیں ماریگا۔ تم ہرگز نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو نے ہرگز نہیں سنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیونگا۔

فائدہ۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں تو ضرور ہی یہ کام کرونگا)۔
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ (البتہ ہم اُس کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹینگے)۔
اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچیں)۔

نَسْفَعًا اصل میں نَسْفَعَنْ تھا نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر۱۴

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں :-

(۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ ٭

(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں۔ پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ٭

اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ ۔ نون اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نون ضمیر اپنی حالت پر رہیگا اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ ۔ تَرْمِیْ سے اِرْمِ ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ ٭

امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع بہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ ٭

امر مجہول امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پر لام امر کے لگانے سے بن جاتا ہے پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول٭

نون تاکید امر معروف و مجہول کے آخر میں نون ثقیلہ و خفیفہ دو نون لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے۔ اور باقی با لام مکسور۔ جیسے اُنْصُرَنَّ ۔ اُنْصُرَنْ ۔ لِیَنْصُرَنَّ لِیَنْصُرَنْ ٭

٭ ہمزۂ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جائے

	گردان	معنی		گردان	معنی
بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہئے کہ تو کیا جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوْا	چاہئے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلِیْ	تو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِیْ	چاہئے کہ تو کی جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو عورتو)		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ تم کی جاؤ
	اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتو)		لِتُفْعَلْنَ	چاہئے کہ تم سب کی جاؤ
بحث امر غائب و متکلم معروف	لِیَفْعَلْ	اُس ایک مرد کو کرنا چاہئے	بحث امر غائب و متکلم مجہول	لِیُفْعَلْ	چاہیے کہ وہ کیا جائے
	لِیَفْعَلَا	اُن دو مردوں کو کرنا چاہئے		لِیُفْعَلَا	چاہئے کہ وہ دو کیے جائیں
	لِیَفْعَلُوْا	اُن سب مردون کو کرنا چاہئے		لِیُفْعَلُوْا	چاہئے کہ وہ سب کیے جائیں
	لِتَفْعَلْ	اُس ایک عورت کو کرنا چاہئے		لِتُفْعَلْ	چاہئے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	اُن دو عورتوں کو کرنا چاہئے		لِتُفْعَلَا	چاہئے کہ وہ دو کی جائیں
	لِیَفْعَلْنَ	اُن سب عورتوں کو کرنا چاہئے		لِیُفْعَلْنَ	چاہئے کہ وہ سب کی جائیں
	لِاَفْعَلْ	مجھ ایک مرد کو کرنا چاہئے یا ایک عورت کو کرنا چاہئے		لِاُفْعَلْ	چاہئے کہ میں کیا جاؤں یا چاہئے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردون یا سب عورتوں کو کرنا چاہئے		لِنُفْعَلْ	چاہئے کہ ہم کیے جائیں یا چاہئے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر

با نون ثقیلہ - اِفْعَلَنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلُنَّ - اِفْعَلِنَّ - اِفْعَلَانِّ - اِفْعَلْنَانِّ

با نون خفیفہ - اِفْعَلَنْ + اِفْعَلُنْ + اِفْعَلِنْ + +

امر غائب

با نون ثقیلہ - لِیَفْعَلَنَّ - لِیَفْعَلَانِّ - لِیَفْعَلُنَّ - لِتَفْعَلَنَّ - لِتَفْعَلَانِّ - لِیَفْعَلْنَانِّ - لِاَفْعَلَنَّ - لِنَفْعَلَنَّ

با نون خفیفہ لِیَفْعَلَنْ + لِیَفْعَلُنْ - لِتَفْعَلَنْ + + لِاَفْعَلَنْ - لِنَفْعَلَنْ

سبق نمبر ۱۵

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے۔ جس کے پہلے لائے نہی لگایا جائے۔ لائے نہی آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قائمی میں کلمہ کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئیگی ۔

گردان نہی حاضر معروف	
لَا تَفْعَلْ	(تو نہ کر (ایک مرد))
لَا تَفْعَلَا	
لَا تَفْعَلُوْا	
لَا تَفْعَلِيْ	
لَا تَفْعَلَا	
لَا تَفْعَلْنَ	

گردان نہی حاضر مجہول	
لَا تُفْعَلْ	(چاہئے کہ تو نہ کیا جائے (ایک مرد))
لَا تُفْعَلَا	
لَا تُفْعَلُوْا	
لَا تُفْعَلِيْ	
لَا تُفْعَلَا	
لَا تُفْعَلْنَ	

گردان نہی غائب و متکلم معروف	
لَا يَفْعَلْ	(اس کو نہ کرنا چاہئے)
لَا يَفْعَلَا	
لَا يَفْعَلُوْا	
لَا تَفْعَلْ	
لَا تَفْعَلَا	
لَا يَفْعَلْنَ	
لَا أَفْعَلْ	
لَا نَفْعَلْ	

گردان نہی غائب و متکلم مجہول	
لَا يُفْعَلْ	(چاہئے کہ وہ نہ کیا جاوے (ایک مرد))
لَا يُفْعَلَا	
لَا يُفْعَلُوْا	
لَا تُفْعَلْ	
لَا تُفْعَلَا	
لَا يُفْعَلْنَ	
لَا أُفْعَلْ	
لَا نُفْعَلْ	

فائدہ ۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں ۔

امر و نہی کی مشق

امر حاضر کی مشق امر با ہمزۂ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح۔ مکسور کے ساتھ مکسور، اور مضموم کے ساتھ مضموم۔ سبق نمبر ۲۱ کے احکام کو مدنظر رکھ کر امثلۂ ذیل کی گردان کرو۔

یَفْعَلُ کی مثالیں۔ اِذْهَبْ (جا) وافْتَحْ (کھول)۔ اِشْرَبْ (پی)۔ اِسْمَعْ (سن) +

یَفْعِلُ کی مثالیں۔ اِجْلِسْ (بیٹھ)۔ اِضْرِبْ (مار)۔ اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ (گمان کر) +

یَفْعُلُ کی مثالیں۔ اُدْخُلْ (اندر آ)۔ اُنْصُرْ (مدد کر)۔ اُکْرُمْ (بزرگ ہو)۔ اُقْرُبْ (قریب ہو) +

امر غائب و نہی کی مشق ان دونو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہینگے جو مضارع میں تھے۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو:۔

امر غائب کی مثالیں لِیَفْتَحْ (چاہئے کہ وہ کھولے)۔ لِیَغْسِلْ (چاہئے کہ وہ دھوئے) +

نہی حاضر کی مثالیں۔ لَا تَذْهَبْ (مت جا)۔ لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر) +

نہی غائب کی مثالیں۔ لَا یَفْتَحْ (اسکو نہ کھولنا چاہئے)۔ لَا یَغْسِلْ (اُس کو نہ دھونا چاہئے) +

سوالات (۱) اِذْهَبُوْا۔ اِضْرِبِیْ۔ اُنْصُرْنَ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۳) لَیَشْرَبَنَّ اور لِیَشْرَبَنَّ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرے کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو۔

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی*

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

تم دو عورتیں مارو۔ چاہئے کہ وہ دو عورتیں ماریں۔ تم مت دھو۔ چاہئے کہ وہ نہ دھوئے۔ تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ +

* اور کسی قوم کی دشمنی تمہارے لئے بے انصافی کا باعث نہ ہو انصاف کرو کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے

سبق نمبر ۱۶
اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مصدر۔ (۲) مشتق (۳) جامد ÷

مصدر۔ وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے اردو ترجمے کے آخر لفظ نا آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا)۔ قَتْلٌ (مار ڈالنا) ÷

مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور اصلیت اس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ÷

جامد وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمے سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ (گھوڑا) ÷

تنبیہ۔ الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اس کی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اس واسطے کہ وہ فعل سے مناسبت خاصہ رکھتے ہیں اور ضمیمہ افعال کہلاتے ہیں ÷

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴) اسم تفضیل (۵) اسم آلہ (۶) اسم ظرف ÷

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائیگا۔ بکر مَضْرُوب۔ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَب جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے۔ وہ مَضْرِب پس ضَارِب اسم فاعل ہے اور مَضْرُوب اسم مفعول۔ مِضْرَب اسم آلہ۔ مَضْرِب اسم ظرف ÷

صفت مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں۔ مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے موقع پر ان کے حالات سے معلوم ہوگا ÷

سبق نمبر ۱۷

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضَارِبٌ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی ؎

یہ اسم مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ حرف آخر کو تنوین اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے تین صیغے مذکر کے واسطے اور تین مؤنث کے واسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے:۔

صیغہ مذکر		صیغہ مؤنث	
فَاعِلٌ	(کرنے والا)	فَاعِلَةٌ	(کرنے والی)
فَاعِلَانِ	(دو کرنے والے)	فَاعِلَتَانِ	(دو کرنے والیں)
فَاعِلُوْنَ	(سب کرنے والے)	فَاعِلَاتٌ	(سب کرنے والیں)

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی۔

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بنتا ہے اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور حرف آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں۔ اور گردان یوں کی جاتی ہے:۔

صیغہ مذکر		صیغہ مؤنث	
مَفْعُوْلٌ	(کیا ہوا)	مَفْعُوْلَةٌ	(کی ہوئی)
مَفْعُوْلَانِ	(کیے ہوئے)	مَفْعُوْلَتَانِ	(کی ہوئیں)
مَفْعُوْلُوْنَ	(کیے ہوئے)	مَفْعُوْلَاتٌ	(کی ہوئیں)

؎ مادہ لفظ کے اصل کو کہتے ہیں یعنی جس سے وہ نکلا ہے جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے۔ مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَةٌ ہے مادہ میں تصرف کرنے سے اُس کے اصلی حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ ایک جگہ ع مکسور اور دوسری جگہ ع مضموم ہے۔

اسم فاعل کی مشق - امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ:-

فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اٰکِلٌ (کھانے والا) ذَاهِبٌ (جانے والا)

سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاهِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق - امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ کس لفظ سے بنے ہیں:-

مَفْتُوحٌ (کھولا ہوا) مَاكُولٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوعٌ (سنا ہوا) مَعْلُومٌ (جانا ہوا)

مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْهُودٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُورٌ (مدد کیا ہوا) مَجْهُولٌ (نہ جانا ہوا)

تنبیہ - فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو اوزان مشترک بھی آتے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِيحٌ (زخمی) آتا ہے - اسی طرح فَعُولٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُولٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنیوالی) اور اسم مفعول رَسُولٌ (بھیجا ہوا) آتا ہے +

ماضی مضموم العین اور نیز اُن فعلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا - بلکہ صفت کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا +

ضمیروں کا استعمال اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ ذیل ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں یہ ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں +

مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
هُوَ هُمَا هُمْ	هِيَ هُمَا هُنَّ	أَنْتَ أَنْتُمَا أَنْتُمْ	أَنْتِ أَنْتُمَا أَنْتُنَّ	أَنَا نَحْنُ

سوالات (۱) ذَاهِبَانِ - شَارِبُونَ - مَاكُولَةٌ کیا صیغے ہیں؟

(۲) أَنَا عَالِمٌ - أَنْتُمَا مَنْصُورَانِ - هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو +

(۳) عربی میں ترجمہ کرو:- وہ دو عورتیں اندر آنے والی - تم سب مرد سننے والے - ہم مدد کئے ہوئے - تم سب عورتیں پینے والیں - وہ مرد جانیوالے - میں مدد کیا ہوا +

سبق نمبر ۱۸

صفت مشبّہ کا بیان

صفت مشبّہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائداری کے پائے جائیں جیسے حَسِینٌ وہ شخص جسمیں حُسن بطور پائیداری کے قائم ہے ۔

اسم فاعل اور صفت مشبّہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبّہ میں صفت پائدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اس وقت کہا جائیگا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو۔ اور حَسِینٌ وہ جس میں حُسن کی صفت ہر وقت پائی جائے ۔

صفت مشبّہ کے اوزان بہت ہیں۔ مگر کوئی قاعدہ کلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرف کے بعد یؔ کبھی وؔ کبھی اؔ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی) عام طور پر مفصلۂ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے ۔

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ اُس میں رنگ یا عیب یا حُلیے کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش) ۔

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (بزرگ)

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقِقٌ تھا ۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کمتر ۔

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حلیے کے معنی رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد) عَوْرَاءُ (کانی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم) پہلی مثال رنگ - دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیے کی ہے ۔

(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک پیاس یا ان کی ضد - اُن سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشٰی (پیاسی عورت) ۔

صفت مشبہ سے یہ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اُس کے صیغہ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واو سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرَاءُ - حَمْرَاوَانِ اور جمع مذکر و مؤنث دونوں کی حُمْرٌ آتی ہے ۔

تنبیہ: ضمائر غائب - مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں - جیسے هُوَ حَسَنٌ - اَنْتَ اَحْمَرُ - اَنَا جَوْعَانُ ۔

سوالات (۱) سَلِیْمٌ اور قَرِحٌ کی گردان کرو ۔

(۲) شَرِیْفٌ - حَسَنَاتٌ - حَمْرَاءُ کیا صیغے ہیں ۔

(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ - هُمَا سَلِیْمَتَانِ - نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو ۔

(۴) عربی میں ترجمہ کرو - وہ نابینا مرد - تو ایک خوبصورت عورت - ہم دو بہادر آدمی وہ سب بہادر عورتیں - تو بھوکا مرد - میں پیاسی عورت ۔

سبق نمبر ۱۹

مُبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی تی یا و یا آ کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں :-

اوزان	مثالیں
فَعِلٌ - فَعِیْلٌ - فَعُوْلٌ	حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِیْمٌ (بہت جاننے والا) اَکُوْلٌ (بہت کھانے والا)
فَعَّالٌ - فُعَّالٌ - فِعِّیْلٌ	سَفَّاكٌ (بہت خونریز) كُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّیْقٌ (بہت سچا)
مِفْعَلٌ - مِفْعَالٌ - مِفْعِیْلٌ	مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِیْقٌ (بہت بولنے والا)
فُعَالٌ - فَاعُوْلٌ - فُعَلَةٌ	عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا) ضُحَكَةٌ (بہت ہنسی کی عادت
فَیْعُوْلٌ - فُعُّوْلٌ - فُعَّلٌ	قَیُّوْمٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُّوْسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ (بڑا حیلہ گر)

(۱) اوزانِ مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لیے ۃ آخر میں بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ و امْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا خواہ مرد ہو یا عورت)۔

(۲) جب فَعِیْلٌ بمعنے فاعل اور فَعُوْلٌ بمعنے مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے هُوَ عَلِیْمٌ - هِیَ عَلِیْمَةٌ - جَمَلٌ حَمُوْلٌ - نَاقَةٌ حَمُوْلَةٌ۔

(۳) اہلِ حرفہ اور پیشہ وروں کے لئے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے جیسے خَیَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنی لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش)۔ بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنا لیا جاتا ہے۔ جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں۔ ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں۔

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اُس ذات کو بتلائے کہ جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنوں کی زیادتی پائی جائے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے۔ جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا) بہ نسبت زید کے۔ تفضیل کو افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔

اسم تفضیل مادہ کے پہلے الف بڑھانے سے بنتا ہے اور اسکے آخر میں کبھی تنوین نہیں آتی اس کا صیغہ مذکر کے واسطے اَفْعَلُ اور مؤنث کے واسطے فُعْلٰی آتا ہے گردان یوں ہوگی:۔

اَفْعَلُ (واحد مذکر)	اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر)	اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر)	اَفَاعِلُ (جمع مذکر)
فُعْلٰی (واحد مؤنث)	فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث)	فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث)	فُعَلٌ (جمع مؤنث)

فائدہ۔ اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے جیسے اَنْصَرُ (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے اَشْهَرُ (بہت مشہور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا)

تنبیہ۔ الوان اور عیوب کا اسم تفضیل نہیں آتا پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

سوالات (۱) نَصَرَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔

(۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں؟ اور اُنکے صیغہ مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئیگا؟

عربی میں ترجمہ کرو:۔

(مرد) بہت مددگار۔ زید سے زیادہ ایک مرد میں (عورت) بہت محبوب تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں۔

سبق نمبر ٢٠

اسم آلہ کا بیان

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اسکے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مؤنث کی کچھ تفریق نہیں ۔

(١) مِفْعَلٌ جیسے مِخْيَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)
(٢) مِفْعَلَةٌ جیسے مِرْوَحَةٌ (آرام دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا) } ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے
(٣) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيلُ

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو اُس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرَبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہوئی۔ اس کے دو وزن ہیں۔ مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے:۔ مَفْعَلٌ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (یہ وزن جمع آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے)۔

عین کلمے کی حرکات اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ انکی تفصیل یہ ہے :۔

(١) مَنْسِكٌ (قربان گاہ)	(٢) مَجْزِرٌ (ذبح شتر۔ کمیلا)	(٣) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ)
(٤) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب)	(٥) مَشْرِقٌ (آفتاب کے نکلنے کی جگہ)	(٦) مَغْرِبٌ (آفتاب ڈوبنے کی جگہ)

(۹) مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ)	(۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)	(۷) مَشْرِقٌ (مشرق)
(۲) مَنْخِرٌ (نتھنا)	(۱) مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادتگاہ)	(۱۰) مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ)

فائدہ کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جبکہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو مَفْعَلَةٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے مَأْسَدَةٌ (وہ جگہ جہاں اسد (شیر) بہت رہتے ہوں) لیکن مَقْبَرَةٌ (وہ جگہ جہاں مردے کو دفن کرتے ہیں) - مَدِيْنَةٌ (وہ جگہ جہاں انسان رہتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں ؛

سوالات (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو ؛

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور اُن کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں ؟

(۴) مِکْحَلٌ اور مَقْبُرَةٌ کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں ؟

صرف صغیر کا بیان

جس قدر افعال اور اسماء مشتقہ بیان ہو چکے ہیں صرفیوں نے اُن کی مشق کے واسطے قاعدے مقرر کئے ہیں اور اُن سب کا ایک ایک صیغہ ابتدائی لیکر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اس گردان کو صرف صغیر سے نامزد کرتے ہیں اُس کا طریق یہ ہے :-

ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا فھو ضَارِبٌ وضُرِبَ يُضْرَبُ ضَرْبًا* فذاك مضروبٌ - لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يُضْرَبْ - لَا يَضْرِبُ لَا يُضْرَبُ - لَنْ يَضْرِبَ - لَنْ يُضْرَبَ الامر منه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ والنھی عنه لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَا يَضْرِبْ لَا يُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِبٌ والآلة منه مِضْرَبٌ وافعل التفضيل منه اَضْرَبُ ؛

---

* مصدر معروف و مجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں صرف معنی میں تفریق کی جاتی ہے پس ضَرْبًا مصدر معروف کے معنی ہیں مارنا اور مجہول کے معنی ہیں مارا جانا ؛

سبق نمبر ۲۱

ابنیہ کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پانچ حرفی) اور فعل کی صرف دو۔ ثلاثی و رباعی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی[1] ہوں اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو۔ پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں جن کی تفصیل یہ ہے :-

اسم کی چھ قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد۔ جیسے زَمَنٌ وقت (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ وقت (اس میں الف زائد ہے)

(۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ لومڑی (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِيْلٌ لالٹین (اس میں ی زائد ہے)

(۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ بہی (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ باہنی (اس میں واؤ زائد ہے)

فعل کی چار قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ وہ نکلا (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ اس نے نکالا (اس میں الف زائد ہے)

(۳) رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ اس نے لڑھکایا۔ (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ وہ لڑھکا (اس میں ت زائد ہے)

فائدہ۔ مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں۔ مگر ان کو فعل کے ساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے۔ اسلئے ان سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں ۔

---

[1] جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد مثلاً ضَرَبَ۔ يَضْرِبُ۔ اِضْرِبْ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض ر ب ان سب میں موجود ہے۔ اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حرف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد۔ جیسے ی الف واؤ ۔

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے واسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے پس اگر یہی صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو۔ گو اس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اس فعل کو مجرد کہینگے۔ جیسے يَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائیگا۔ اور يُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ۔ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں ۔

وزن کی بحث

تتبع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں† ہوتا اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ کا آتا ہے۔ اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہونگے۔ صرفیوں نے اِن کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کے واسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے۔ ف ع ل کو اس کی میزان قرار دیا ہے۔

جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف ع ل کے ساتھ مقابل کرنے سے اُنکی اصلیت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اُسکو موزون۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) فَعَلَ یعنی ف ع ل (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلَ یعنی ف ع اور ۲ ل (یہ وزن رباعی کا ہے)

(۳) فَعَلْلَلَ یعنی ف ع اور ۳ ل (یہ وزن خماسی کا ہے)

ان اوزان کے ذریعے سے کسی کلمے کا ثلاثی یا رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے۔ حرف اصلی کو ف ع ل سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف ف ع ل کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اسکے سوا ہو وہ زائد۔ دیکھو:۔

زَمَنٌ (فَعَلٌ)، ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ)۔ سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ)۔ مجرد کہلائینگے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں +

رُمَّانٌ (فُعَّالٌ)۔ قِنْدِیْلٌ (فِعْلِیْلٌ)۔ عَضْرَفُوْطٌ (فَعْلَلُوْلٌ) مزید کہلائینگے کہ موزون میں حروف زائد بھی ہیں +

---

† بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا یک حرفی معلوم ہوتے ہیں در اصل وہ بھی سہ حرفی ہیں کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اب (باپ)، اَخ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ اَخَوٌ تھے۔ اور کُلْ (کھا) قِ (بچا) کہ اصل میں اُؤْکُلْ اور اِوْقِ تھے حذف سے یہ شکل رہ گئی +

سبق نمبر ۲۲

اوزانِ فعل | فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں۔ فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں یَفْعِلُ۔ یَفْعَلُ۔ یَفْعُلُ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات متفق ہوتی ہیں۔ اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ماضی کے لیے مضارع سے چند اوزان دریافت کئے ہیں چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ۔ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ۔ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ
(۳) یَفْعَلُ۔ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں۔
(۱) یَفْعَلُ۔ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ۔ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے ۔۔ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے۔ تو اس مجموعے کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت ع کے باعث نو باب آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں:۔

اول۔	فَعَلَ یَفْعِلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین	یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات مختلف ہیں +
دوم۔	فَعَلَ یَفْعُلُ	ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین	
سوم۔	فَعِلَ یَفْعَلُ	ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین	
چہارم۔	فَعَلَ یَفْعَلُ	ماضی اور مضارع دونو مفتوح العین	یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمے کی حرکات متفق ہیں +
پنجم۔	فَعُلَ یَفْعُلُ	ماضی اور مضارع دونو مضموم العین	
ششم۔	فَعِلَ یَفْعِلُ	ماضی اور مضارع دونو مکسور العین	

استفسار نمبر | مفصلہ ذیل مصادر سے ہر باب کی صرف صغیر کرو:-

(۱) مصادر باب فَعَلَ يَفْعِلُ: اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغَسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبَةُ (غلبہ کرنا) اَلظُّلْمُ (ظلم کرنا) اَلْكِذْبُ (جھوٹ بولنا)۔

(۲) مصادر باب فَعَلَ يَفْعُلُ: اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا) اَلدُّخُولُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ ہونا)۔

(۳) مصادر باب فَعِلَ يَفْعَلُ: اَلسَّمْعُ وَالسَّمَاعُ (سننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا) اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) اَلشَّهَادَةُ (گواہی دینا)۔

اس باب سے اسم فاعل اکثر فاعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ۔ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو اکثر فاعل کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِيلٌ آتا ہے جیسے سَمِيعٌ۔ عَلِيمٌ۔

(۴) مصادر باب فَعَلَ يَفْعَلُ: اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا) اَلرَّهْنُ (گرو رکھنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا)۔

(۵) مصادر باب فَعُلَ يَفْعُلُ: اَلْكَرَمُ وَالْكَرَامَةُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَةُ (باریک ہونا) اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْكَثْرَةُ (بہت ہونا)۔

اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے كَرِيمٌ اور ہمیشہ لازم ہوتا ہے۔

(۶) مصادر باب فَعِلَ يَفْعِلُ: اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنَّعْمَةُ (خوش عیش ہونا)
اس باب کے چند مصدر آتے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں۔

فائدہ۔ ابواب مذکورہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی کے اور آتے ہیں:-

(۱) فَعِلَ يَفْعُلُ ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ (اَلْفَضْلُ زیادہ ہونا)۔

(۲) فَعُلَ يَفْعَلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین جیسے كَادَ يَكَادُ (اَلْكَوْدُ وَالْكَيْدُودَةُ نزدیک ہونا)۔

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں۔ بلکہ پہلا باب تداخل لغات* سے ہے اور دوسرے میں تسمح سے

* تداخل لغات کے معنی یہ ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے۔ مثلاً فَضِلَ يَفْضُلُ عربی زبان میں دو باب سے آیا ہے اول سمع سے دوم نصر سے۔ اس پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کا مضارع ملکر یہ باب پیدا ہوا۔

سبق نمبر ۲۳

ابواب ثلاثی مزید فیہ فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کے ماضی کے ابتدا یا بسط میں ایک یا دو یا تین حروف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین ہیں:-

۱- اَفْعَلَ- فَ کلمے کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ

۲- فَعَّلَ- عَ کلمے کو مشدد کرنے سے۔ جیسے عَرَفَ سے عَرَّفَ

۳- فَاعَلَ- فَ کلمے کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ

(۲) وہ ابواب جو دو حروف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں:-

۱- تَفَعَّلَ- اول میں تَ لانے اور عین کلمے کو مشدد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ

۲- تَفَاعَلَ اول میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ

۳- اِفْتَعَلَ اول میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے جیسے جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ

۴- اِنْفَعَلَ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے- جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ

۵- اِفْعَلَّ اول میں ہمزہ الف اور لام کلمے کو مشدد کرنے سے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں:-

۱- اِفْعَالَّ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد الف بڑھانے اور لام کو مشدد کرنے سے جیسے دَهِمَ سے اِدْهَامَّ۔

۲- اِسْتَفْعَلَ اول میں ہمزہ س اور ت کے لانے سے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ۔

۳- اِفْعَوْعَلَ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واو و عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ

۴- اِفْعَوَّلَ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واو مشدد بڑھانے سے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ

ان بارہ بابوں میں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں اور دو پچھلے

سات باہمزۂ وصل ہے۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے ✣

ابواب رباعی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حروف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے:۔

تَفَعْلَلَ اول میں تَ زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے، تَدَحْرَجَ

(۲) وہ باب جس میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں:۔

۱۔ اِفْعَنْلَلَ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ ✣

۲۔ اِفْعَلَلَّ اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کو مشدد پڑھنے سے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ✣

سبق نمبر ۲۴

حرکات مضارع معروف اِفْعَال۔ تَفْعِیْل۔ مُفَاعَلَہ۔ فَعْلَلَہ چار بابوں میں کہ ان کا ماضی چار حرفی ہے مضارع معروف میں علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی بابوں میں مفتوح ✣

تَفَعُّل۔ تَفَاعُل۔ تَفَعْلُل تین بابوں میں کہ انکے ماضی کے پہلے تَ زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح ہوگا اور باقی میں مکسور ✣

ہمزہ کا حذف اِفْتِعَال۔ اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِفْعِیْلَال۔ اِسْتِفْعَال۔ اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِوَّال اِفْعِنْلَال۔ اِفْعِلَّال نو بابوں کے ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصل آتا ہے بروقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ۔ یَنْفَطِرُ وغیرہ باب اِفْعَال کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُؤَکْرِمُ تھا ✣

✣ ہمزۂ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ہمزۂ وصل بحالت وصل کلام ملفوظ میں نہیں آتا۔ جیسے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (منتظر رہو البتہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں) اور ہمزۂ قطعی ہر بار بولا جاتا ہے۔ جیسے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (اور ڈرا نزدیکی رشتہ داروں کو) ✣

تائے تفعل اور تفاعل کا حذف جب تائے تفعل اور تفاعل پر تِ مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک تَ کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا ٭

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں۔ جیسے اُجْتُنِبَ۔ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واو سے بدل جاتا ہے جیسے قابل سے قُوبِلَ ٭

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حرکات بدستور قائم رہینگی جیسے یُجْتَنَبُ۔ یُقَابَلُ ٭

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہوتا ہے جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) ٭

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے۔ اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور ہوں تو لفظ مَا بِہٖ کو مصدر پر بڑھائیں۔ جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَاب (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں۔ تو لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ یا ان کی مثل مصدر منصوب پر زیادہ کریں جیسے اَشَدُّ تَنْکِیْلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ اِلْتِهَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اٹھنے والا) ٭

ثلاثی مجرد میں جو لون اور عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ اس کو بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً (بہت ہی سرخ رنگ) اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا) ٭

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ ملسلک صفحہ ۴۰ و ۴۱ میں درج کی جاتی ہے۔ اس کی گردان کر جاؤ ٭

تقسیم ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال	معروف: ماضی	معروف: مضارع	معروف: مصدر	اسم فاعل	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	مجہول: مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	امثلہ مشقیہ		
بے ہمزہ وصل	باب اول	اِفعال	اَلْاِکْرَامُ عزت کرنا	اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اِکْرَامًا	مُکْرِمٌ	اُکْرِمَ	یُکْرَمُ	اِکْرَامًا	مُکْرَمٌ	اَکْرِمْ	لَا تُکْرِمْ	اَلْاِسْلَامُ (مسلمان ہونا)	اَلْاِذْہَابُ (لے جانا)	اَلْاِعْلَانُ (ظاہر کرنا)
	باب دوم	تَفعِیل	اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا)	صَرَّفَ	یُصَرِّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	یُصَرَّفُ	تَصْرِیْفًا	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لَا تُصَرِّفْ	اَلتَّکْذِیْبُ (جھٹلانا)	اَلتَّقْدِیْمُ (پیش کرنا)	اَلتَّلْوِیْنُ (رنگ دینا)
	باب سوم	مُفاعَلۃ	اَلْمُقَاتَلَۃُ (ایک دوسرے سے لڑنا)	قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	مُقَاتَلَۃً	مُقَاتِلٌ	قُوْتِلَ	یُقَاتَلُ	مُقَاتَلَۃً	مُقَاتَلٌ	قَاتِلْ	لَا تُقَاتِلْ	اَلْمُشَارَکَۃُ (باہم شریک ہونا)	اَلْمُنَازَعَۃُ (آپس میں جھگڑنا)	اَلْمُخَاصَمَۃُ (آپس میں جھگڑنا)
	باب چہارم	تَفَعُّل	اَلتَّقَبُّلُ (قبول کرنا)	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبِّلٌ	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلًا	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لَا تَتَقَبَّلْ	[illegible]	اَلتَّلَبُّثُ (ٹھہرنا)	اَلتَّبَسُّمُ (مسکرانا)
	باب پنجم	تَفاعُل	اَلتَّقَابُلُ (باہم مقابلہ کرنا)	تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابِلٌ	تُقُوْبِلَ	یُتَقَابَلُ	تَقَابُلًا	مُتَقَابَلٌ	تَقَابَلْ	لَا تَتَقَابَلْ	[illegible]	اَلتَّفَاخُرُ	اَلتَّعَارُفُ (ایک دوسرے کو پہچاننا)
با ہمزہ وصل	باب ششم	اِفتِعال	اَلْاِجْتِنَابُ (بچنا)	اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنِبٌ	اُجْتُنِبَ	یُجْتَنَبُ	اِجْتِنَابًا	مُجْتَنَبٌ	اِجْتَنِبْ	لَا تَجْتَنِبْ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ہفتم	اِنفِعال	اَلْاِنْفِطَارُ (شگافتہ ہونا)	اِنْفَطَرَ	یَنْفَطِرُ	اِنْفِطَارًا	مُنْفَطِرٌ					اِنْفَطِرْ	لَا تَنْفَطِرْ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ہشتم	اِفعِلال	اَلْاِحْمِرَارُ (سرخ ہونا)	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمِرَارًا	مُحْمَرٌّ					اِحْمَرَّ	لَا تَحْمَرَّ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب نہم	اِفعِیلال	اَلْاِدْہِیْمَامُ (بہت سیاہ ہونا)	اِدْہَامَّ	یَدْہَامُّ	اِدْہِیْمَامًا	مُدْہَامٌّ					اِدْہَامَّ	لَا تَدْہَامَّ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

باہمزہ وصل	باب پنجم	اِسْتِفْعَال	الاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ششم	اِفْعِيعَال	الاِخْشِيشَانُ (سخت ہونا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب ہفتم	اِفْعِوَّال	الاِجْلِوَّاذُ (دوڑ چلنا)	اِجْلَوَّذَ	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ابواب رباعی

مجرد	باب	فَعْلَلَة	الدَّحْرَجَةُ (لڑھکانا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مزید فیہ بے ہمزہ وصل	باب	تَفَعْلُل	التَّدَحْرُجُ (لڑھکنا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مزید فیہ باہمزہ وصل	باب اول	اِفْعِنْلَال	الاِحْرِنْجَامُ (اکٹھا ہونا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	باب دوم	اِفْعِلَّال	الاِقْشِعْرَارُ (بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					اِقْشَعِرَّ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قواعد ضروریہ (۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حروف زائدہ کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے کَرُمَ ـ صَرَّفَ سے صَرَفَ ـ قَاتَلَ سے قَتَلَ ـ تَقَبَّلَ اور تَقَابَلَ سے قَبِلَ ـ اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ ـ اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ ـ اِحْمَرَّ سے حَمِرَ ـ اِدْهَامَّ سے دَهِمَ ـ اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ ـ اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ ـ اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ ـ اِحْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ ـ اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ ؛

(۲) مجرد کا ہر باب حروف مختصہ باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب بن (حسب استعمال اہل زبان) سکتا ہے جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے اَخْرَجَ ـ خَرَّجَ ـ خَارَجَ ـ تَخَرَّجَ ـ تَخَارَجَ ـ اِنْخَرَجَ ـ اِخْتَرَجَ ـ اِخْرَاجَّ ـ اِسْتَخْرَجَ ؛

شناخت ابواب (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اُس کے باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیے مثلاً یُکْرِمُ باب اِفْعَال سے اور یُضَارِبُ باب مفاعلہ سے ہے +

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تیسرا حرف تؔ ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف نؔ ساکن ہے تو اِنْفِعَال

(۳) اِفْعِيلَال - اِفْعِيعَال - اِفْعِنْلَال - اِفْعِلَّال یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں - اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِيلَال ہے جیسے اِدْهِيمَام اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِيعَال جیسے اِخْشِيشَان - اگر چار حرف اصلی ہیں اور ع کلمہ کے بعد نون زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام - اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِلَّال - جیسے اِقْشِعْرَار +

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں +

(۱) باب تَفْعِيل کا مصدر اکثر تَفْعِلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْرِبَةٌ ([illegible]) اور یہ باب ناقص سے بہت مستعمل ہے - کبھی کبھی فَعَّالٌ - فِعَالٌ - فِعِّالٌ - تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے كَلَامٌ (بولنا) كِذَابٌ - كِذَّابٌ (جھٹلانا) تَكْرَارٌ (دوہرانا) +

(۲) باب مُفَاعَلَة کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِيعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِيتَالٌ بمعنے قِتَالٌ +

(۳) باب فَعْلَلَة کا مصدر فِعْلَال کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ بمعنی زَلْزَلَةٌ کبھی فَعْلَلَى کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَهْقَرَى (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعَلِّيلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے قُشَعْرِيرَةٌ بمعنے اِقْشِعْرَارٌ +

سبق نمبر ۲

ملحق برباعی کا بیان ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے۔ اسکو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق + دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کو کہتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونو کا مختلف ہے۔ اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے ؀

ابواب ملحق برباعی ملحق برباعی کے سولہ ۱۶ باب ہیں ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ مصدرات ابواب کے یہ ہیں :۔

بابِ دحرجہ

(۱) فَعْلَلَةٌ جیسے جَلْبَبَةٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَيْعَلَةٌ جیسے جَيْعَلَةٌ (بے آستین کپڑا پہنانا)

(۳) فَوْعَلَةٌ جیسے جَوْرَبَةٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَةٌ جیسے قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہنانا)

(۵) فَعْيَلَةٌ جیسے شَرْيَفَةٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) فَعْوَلَةٌ جیسے سَرْوَلَةٌ (ازار پہنانا)

(۷) فَعْلَاةٌ جیسے قَلْسَاةٌ (ٹوپی پہنانا) ؀

بابِ تدحرج

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَيْعُلٌ جیسے تَجَيْعُلٌ (بے آستین کپڑا پہننا)

(۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا)

(۵) تَفَعْيُلٌ جیسے تَشَرْيُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا)

(۷) تَفَعْلِي جیسے تَقَلْسِي (ٹوپی پہننا) ؀

باب احرنجام

(۱) اِفْعِنْلَالٌ۔ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا) (پیچھے ہٹنا)

(۲) اِفْعِنْلَاءٌ۔ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا) ؀

+ الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں۔ جیسے کَوْکَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے ؀

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے۔

(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

(۴) انتظام اور انقسام کس کس باب کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کے ساتھ کونسا وزن خاص ہے؟

(۶) ملحق برباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے؟

ب (۱) تَقَاتُل اور تَقَاتِل میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس باب سے ہیں؟

(۲) اِدَّخَرَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے؟

ج (۱) ضَرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی جحد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان با نون ثقیلہ کرو۔

(۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ۔

د۔ فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو:۔

(۱) لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھو)

(۲) إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ (جب تم گھروں میں داخل ہو ایکدوسرے کو سلام کرو)

(۳) إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھا کرو)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے مت پکارو)

(۶) اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُونَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ بعد معلوم کرلینگے کہ کس جگہ پھر جائینگے)

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کرو)

(۹) أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (دیکھو اسکی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ (تو اُن پر داروغہ نہیں)

سبق نمبر ۲۸

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا ۔

پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے ۔ مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اُس کو معتل اور جس میں ہمزہ ہو اس کو مہموز اور جس میں دو حرف ہمجنس ہوں اُس کو مضاعف کہتے ہیں ۔ اور جب ان میں سے کوئی نہ ہو اُس کو صحیح کہتے ہیں ۔

حرف علت کا بیان حروف علت تین ہیں (واؤ ۔ الف ۔ ی) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واو ۔ فتحہ کی درازی سے الف ۔ کسرہ کی درازی سے ی ۔ اسی واسطے صرفی واو کو اخت ضمہ ۔ الف کو اخت فتحہ ۔ ی کو اخت کسرہ کہتے ہیں ۔

حروف علت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حروف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وای کا لفظ نکلتا ہے جو واو الف ۔ ی کا مجموعہ ہے ۔

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل اُن کے موافق ہو تو مدہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لین ۔

مدہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں ۔

لین اس واسطے کہتے ہیں کہ لین کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ ، ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے ۔ خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اُس پر کوئی حرکت آ ہی نہیں سکتی ۔ واو ۔ ی صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے ۔

۱۔ صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف ہمجنس نہ ہوں۔ جیسے ضَرَبَ و بَعْثَرَ۔ رَجُلٌ و جَعْفَرٌ ؛

۲۔ مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ ہو۔ ف کلمے کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفا کہلائیگا جیسے اَمَرَ و اِبِلٌ ۔ ع کلمے کی جگہ ہو تو مہموز العین۔ جیسے سَأَلَ و رَأْسٌ۔ ل کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام۔ جیسے قَرَأَ و جُزْءٌ ؛

۳۔ معتل وہ کلمہ ہے جسکے حروف اصلی میں حرف علت ہو۔ اسکی تین قسمیں ہیں :۔

۱۔ معتل الفا جسکا ف کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے وَعَدَ و وَرْدٌ اسکو مثال کہتے ہیں ؛

۲۔ معتل العین جسکا عین کلمہ حرف علت ہو جیسے قَالَ و نَيْلٌ اسکو اجوف کہتے ہیں ؛

۳۔ معتل اللام جسکا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمٰی و ظَبْیٌ اسکو ناقص کہتے ہیں ؛

اگر کلمے میں دو حرف علت ہوں تو اُس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں ۔ اور اُسکی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ لفیف مفروق جسمیں دو حرف علت منفصل ہوں جیسے وَلِیَ و وَحْیٌ ؛

۲۔ لفیف مقرون جسمیں دو حرف علت متصل ہوں جیسے طَوٰی و یَوْمٌ ؛

۴۔ مضاعف وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائیگا۔ جیسے مَدَّ و سَدٌّ ؛

اگر ف و لام اول اور عین و لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی جیسے زَلْزَلَہٗ

اِس تفصیل کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں۔ مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں ؛

شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

سبق نمبر ۲۹ -

تصرّفاتِ لفظ کا بیان

حروف علّت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے آٹھ قاعدے مقرر ہیں :-

(۱) **اِسکان** - حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یَقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا خواہ باسقاط جیسے یَدْعُوْ کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا ۔

(۲) **تحریک** دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا ۔

(۳) **حذف**† - حرکات کا گرا دینا - جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا ۔

(۴) **زیادت**‡ - دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے ءَاَنْتَ کہ اصل میں ءَ اَنْتَ تھا

(۵) **ابدال**‡‡ ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا - جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا - یا تَلَقِّیْ کہ اصل میں تَلَقُّوْ تھا - پہلے میں واو کو الف سے اور دوسرے میں ضمے کو کسرے سے بدلا (واو بعد کسرے کے ی ہو گئی) ۔

---

† حروف حذف گیارہ ہیں - جن کا مجموعہ یہ ہے ھُوَ یَخْنِی بِحَاثِنَۃٍ ۔

‡ حروف زیادت یا زوائد دس ہیں جن کا مجموعہ ہے سَاَلْتُمُوْنِیْھَا یا اَلْیَوْمَ تَنْسَاہُ یا ھَوِیْتُ السِّمَانَ ۔

‡‡ الف اور ہمزے میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے صنعطہ زبان کے ہوتا ہے - جیسے ما و لا اور ہمزہ وہ جو الف کی صورت میں متحرک ہو یا ساکن دقت سے پڑھا جائے - جیسے اَمُوْ و خَرَاسٌ - حروف علت کی نسبت ہمزے میں ثقالت زیادہ ہے - باوجود اس ثقالت کے حرکات قویہ کا متحمل ہو سکتا ہے ۔

‡‡ حروف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے اَنْجَدْ مِنْ وَطِیْھَا ۔

(۶) اِدغام ٭ - دو ہمجنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا - جیسے مدّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا ٭

(۷) قلب ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے آیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا ٭

(۸) بَیْنَ بَیْنَ یا تسہیل) ہمزے کو درمیان مخرج ٭٭ ہمزہ اور اُس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزے کے ہو قسم اول کو بَین بَین قریب کہتے ہیں - اور قسم ثانی کو بین بین بعید جیسے مُسْتَہْزِءُوْنَ - پس اگر ہمزے کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں - تو بین بین قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور ی کے پڑھیں تو بَین بَین بعید ٭

فائدہ - ہفت اقسام میں سے جو تصرف معتل میں ہوتا ہے - اُس کو اعلال اور تعلیل کہتے ہیں اور جو مہموز میں ہو - اسکو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اُس کو ادغام ٭

اکثر ایک قسم میں تصرّف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ مہموز میں ابدال - حذف - زیادت - تسہیل چار قاعدے - اعلال میں ابدال - حذف - اسکان تین قاعدے اور تین ہی اِدغام میں اسکان - ابدال - تحریک - اِن میں سے کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا ٭

٭ حروف ادغام تیرہ ہیں ت - ث - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ن ٭

٭٭ مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے - مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی نام ہیں :-

(۱) حروف حلقیہ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح - خ - ع - غ - ء - ہ

(۲) حروف شفویہ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب - ف - م - و

(۳) حروف لہویہ جن کا مخرج تالو ہے یعنی ج - ق - ک - ی

(۴) حروف سِنِّیَّہ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت - ث - د - ذ - ط - ظ - ل - ن

(۵) حروف اسلیہ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ر - ز - س - ش - ص - ض

سبق نمبر ۳۲

مثال کا بیان

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیر واقع ہوتا ہے جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں:-

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو۔ حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

فائدہ۔ یَهَبُ اور یَضَعُ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ انکا بھی دراصل مکسور تھا مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کے باعث ان کو باب فتح یفتح میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا۔

(۲) جو مصدر مثال واوی میں سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو۔ اس واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں۔ اور اس کے عوض آخر میں ۃ بڑھاتے ہیں۔ جیسے عِدَۃٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا۔

(۳) جو واؤ کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اُسکا ماقبل مکسور۔ وہ ی سے بدل جاتا ہے جیسے مِیْزَانٌ (صیغہ اسم آلہ) اِیْجَلْ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوْزَانٌ و اِوْجَلْ تھا۔

(۴) جو ی ساکن غیر مدغم اور اُسکا ماقبل مضموم ہو۔ وہ و سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُوْقِنٌ (صیغہ اسم فاعل) یُوْسِرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُیْقِنٌ و یُیْسِرُ تھا۔

تنبیہ۔ جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین یائی ہو تو ضمہ ماقبل ی کو کسرہ سے بدلینگے جیسے جِیْکٰی سے حِیْکٰی۔ بُیْضٌ (جمع ابیض و بیضاء) سے بِیْضٌ۔

(۵) جو واؤ یا ی کہ باب اِفْتِعَال کے ف کلمہ میں واقع ہو اور ہمزے کے عوض میں نہ ہو تو اس کو ت سے وجوبًا بدلتے ہیں۔ اور ت کو ت میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدَ و اِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ و اِیْتَسَرَ تھا۔

٭ اگر معتل کے ف یا ع یا لام کلمے میں واؤ واقع ہو تو اس کو معتل واوی کہینگے۔ اگر ی واقع ہو تو اسکو معتل یائی۔ جیسے وَعَدَ مثال واوی اور یَسَرَ مثال یائی۔

اِئْکَلْ۔ وَکَلَ۔ کَلْ۔ اِئْخَذْ۔ اِخِذْ۔ اَخِذْ۔

مجرد کے ابواب مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو بپابندی قواعد مندرجہ کے گردان بناؤ ؎

مثال واوی					مثال یائی			
باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)	باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے اَلْوَهْبُ (بخشنا)	باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَلْوَجَلُ (ڈرنا)	باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے اَلْوَسَامَةُ (خوبصورت ہونا)	باب حَسِبَ يَحْسِبُ سے اَلْوَرَمُ (سوجنا)	باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَلْيُسْرُ (آسان ہونا)	باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے اَلْيَنْعُ (پکنا)	باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَلْيُتْمُ (یتیم ہونا)	باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے اَلْيَقَظُ (جاگنا)
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
يَعِدُ	يَهَبُ	يَوْجَلُ	يَوْسُمُ	يَرِمُ	يَيْسِرُ	يَيْنَعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	يُسْرًا	يَنْعًا	يُتْمًا	يَقَظًا
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِيْمٌ	وَارِمٌ	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيْمٌ	يَقِظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	..	..	..	..	—	—
يُوْعَدُ	يُوْهَبُ	يُوْجَلُ	..	..	..	..	..	—
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	.	.	..	..	—	—
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	..	.	..	.	—	—
عِدْ	هَبْ	اِيْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ	اِيْتَمْ	اُوْقُظْ
لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَيْسِرْ	لَا تَيْنَعْ	لَا تَيْتَمْ	لَا تَيْقُظْ
مَوْعِدٌ	مَوْهَبٌ	مَوْجَلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَيْسِرٌ	مَيْنَعٌ	مَيْتَمٌ	مَيْقَظٌ
مِيْعَدٌ	مِيْهَبٌ	مِيْجَلٌ	مِيْسَمٌ	مِيْرَمٌ	مِيْسَرٌ	مِيْنَعٌ	مِيْتَمٌ	مِيْقَظٌ
اَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَيْسَرُ	اَيْنَعُ	اَيْتَمُ	اَيْقَظُ

؎ صفحہ ۴۳ میں اسم ظرف کی حرکت عین کی نسبت جو کچھ لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مَفْعِلٌ (بکسر عین) اور اجوف و ناقص سے مَفْعَلٌ (بفتح عین)، کہ وزن مَفْعِلٌ ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکت عین کچھ ہی ہو مگر مَوْهَبٌ اور دیگر چند الفاظ خلاف قاعدہ ہیں۔

سبق نمبر ۱۳

مزید فیہ کے ابواب

باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واو ہو تو ی ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ۔ اِیْقَادًا و اِسْتَوْقَدَ۔ اِسْتِیْقَادًا

قاعدہ نمبر ۴ و ۵ کو مد نظر رکھ کر ابواب ذیل کی صرف صغیر کی گردان کرو

باب افعال ۔ اَوْقَدَ۔ یُوْقِدُ۔ اِیْقَادًا۔ مُوْقِدٌ اَوْقِدْ لَا تُوْقِدْ

باب استفعال ۔ اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا مُسْتَوْقِدٌ اِسْتَوْقِدْ لَا تَسْتَوْقِدْ

باب افتعال ۔ اِتَّقَدَ یَتَّقِدُ۔ اِتِّقَادًا۔ مُتَّقِدٌ اِتَّقِدْ لَا تَتَّقِدْ

مثال یائی میں کہا جائیگا ۔ اَیْسَرَ۔ یُوْسِرُ۔ اِیْسَارًا۔ اِسْتَیْقَظَ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا +

تکمیل

قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں +

(۶) جو واو ف کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو اس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْہٌ اَدْوُرٌ تھا +

بعض صرفی واو مکسور کو بھی جوف کلمہ میں واقع ہو ہمزے سے بدل لیتے ہیں ۔ جیسے اِشَاحٌ۔ اِسَادَۃٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ وِسَادَۃٌ تھا اور واو مفتوحہ کا ہمزے سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ ۔ اَنَاۃٌ کہ اصل میں وَحَدٌ ۔ وَنَاۃٌ تھا +

(۷) اگر دو واو اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونو متحرک ہوں تو پہلا واو وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَوَاصِلُ۔ اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ۔ وُوَیْصِلٌ تھا۔ پہلا جمع وَاصِلَۃٌ کی اور دوسرا تصغیر واصل کی +

اگر دوسرا ساکن ہو تو پہلے کو ہمزے سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْرِیَ کہ اصل میں وُوْرِیَ تھا ۔ اور اُوْلیٰ کہ اصل میں وُوْلیٰ تھا ۔ اُوَل کی موافقت کے لحاظ سے واو وجوباً ہمزہ ہوا +

سوالات

(الف ۱) یَھَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ و کس طرح حذف ہوا ؟

(۲) مِیْزَانٌ کیا کلمہ ہے ی اصل کہاں سے آئی ؟

(۳) عِدَۃٌ کیا کلمہ ہے اور اسکی ۃ کیسی ہے ؟

(۴) یُوعِسُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا ؟

(۵) ی ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرے سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

ب (۱) اُولیٰ اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟

(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟

ج (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟

(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی جحد بلم اور وَجَبَ سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئیگی ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسما کہ معتل الفا ہوں تم انکو بیان کرو۔

۱۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا)

۲۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (خدا بے نیاز ہے۔ کوئی اُس سے پیدا ہوا ہے، اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے)

۳۔ فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو)

۴۔ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَاءُ (زمین تو اللہ کی ہے جسے چاہتا ہے اُسکا وارث بنا دیتا ہے)

۵۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اُسکے لئے کافی ہے)

۶۔ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً (اور ہمنے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا)

۷۔ مَثَلُھُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا (اُنکی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت کی سی ہے)

سبق نمبر ۳۲ و ۳۳

اجوف کا بیان

اجوف واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱)- نَصَرَ- یَنْصُرُ سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ بات کرنا)

(۲)- سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ- ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے -

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے- جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ بیچنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے- جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ پانا)

اُن میں سے زیادہ تو سَمِعَ یَسْمَعُ اور پھر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور سب سے کم نَصَرَ یَنْصُرُ سے آتے ہیں +

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اس کے لئے چند قاعدے ہیں- ان سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تعلیل لکھی گئی ہے پھر جس قاعدے سے وہ ہوئی ہے وہ اسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے جیسا کہ بیانات آیندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا +

+ قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ اور اجوف یائی نَصَرَ یَنْصُرُ بھی آتا ہے جیسے

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ ہلاک ہونا)

بَادَ یَبُوْدُ اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْبُیُوْدُ ہلاک ہونا)

گردان

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعده
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قَالَ - بَاعَ - خَافَ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ	(قاعده ۸) جو واو اور یا متحرک ہوں اور ان کا ماقبل مفتوح ہو وہ واو، یا الف سے بدل جاتی ہیں ✲ (قاعده ۹) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واو، یا یا ہو اور بسبب اجتماع ساکنین کے گر جائے اور کلمہ ماضی مکسور العین ہو یا اجوف یائی ہو تو فا کلمہ کو کسرہ دیں گے۔ اور اگر اجوف واوی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو ضمہ +
قَالَا	بَاعَا	خَافَا	خَوِفَ تھا - (واو - ی) متحرک قبل اسکا مفتوح	
قَالُوا	بَاعُوا	خَافُوا	(واو - ی) کو الف سے بدلا (قاعده ۸)	
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ	یہی تعلیل قَالَا - قَالُوا - قَالَتْ - قَالَتَا	
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا	اور اسکی امثال میں جاری ہوگی +	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ - بِعْنَ - خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	بَیَعْنَ - خَوِفْنَ تھا (واو - ی) متحرک ماقبل	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	مفتوح (واو - ی) کو الف سے بدلا (قاعده ۸)	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	دو ساکن جمع ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	بعد ازاں فَ کلمہ کی فتحہ کو قُلْنَ میں ضمہ سے بدلا	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	(کہ عین کلمہ واو اور ماضی غیر مکسور العین ہے) اور بِعْنَ	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	و خِفْنَ میں کسرہ سے (کہ پہلے میں عین کلمہ یَ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	اور دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے) (قاعده ۹)	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا	یہی تعلیل اخیر تک جاری رہیگی ✲	

✲ اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) وَ - یَ - تَ کلمے میں نہ ہو جیسے تَوَسَّطَ وَ تَیَقَّظَ

(۲) عین کلمہ ناقص یا بصورت عین ناقص کے نہ ہو جیسے طَوٰی و اِرْعَوٰی

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو - جیسے دَعَوَا و رَمَیَا

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو جیسے طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ

(۵) یائے مشددہ اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمے کا ہم معنے نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ و اِجْتَوَرَ بمعنے تَجَاوَرَ کیونکہ دونوں میں وَ ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے۔

(۷) فَعَلَانٌ - فَعَلٰی - فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو - جیسے دَوَرَانٌ - حَیَدٰی - حَوَکَۃٌ

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قِیْلَ	بِیْعَ	خِیْفَ	قِیْلَ۔ بِیْعَ۔ خِیْفَ اصل میں	(قاعدہ ۱۰) جو واؤ یا ی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو اُس کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دینگے اگر و ہے تو ی ہو جائیگی اور ی ہے تو قائم رہیگی +
قِیْلَا	بِیْعَا	خِیْفَا	قُوِلَ۔ بُیِعَ۔ خُوِفَ تھا کسرہ و ی	
قِیْلُوْا	بِیْعُوْا	خِیْفُوْا	پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کرکے	
قِیْلَتْ	بِیْعَتْ	خِیْفَتْ	ماقبل کو دیا۔ قِوْلَ بِیْعَ خِوْفَ ہوا (قاعدہ ۱۰)	
قِیْلَتَا	بِیْعَتَا	خِیْفَتَا	پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں و ساکن ماقبل مکسور	
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	و کو ی سے بدلا اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا	
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ	(قاعدہ ۱۰)	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	قُلْنَ۔ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ	
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ	بُیِعْنَ۔ خُوِفْنَ تھا۔ کسرہ و ی پر دشوار	
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ	تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) و ی	
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا	اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قِلْنَ	
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ	کا کسرہ ضمے سے بدلا اور بِعْنَ خِفْنَ کا کسرہ	
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ	بحال رہا (قاعدہ ۹)	
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا		

سبق نمبر ۳۴

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	ضابطہ
یَقُوْلُ	یَبِیْعُ	یَخَافُ	یَقْوُلُ۔ یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ اصل ہیں	(قاعدہ ۱۱) جو (و-ی) متحرک بعد حرف ساکن کے واقع ہوا اُسکی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی جائیگی۔ اگر وہ حرکت فتح ہو تو (و-ی) کو الف سے بدل لینگے۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ و سے اور کسرہ ی سے نقل کیا گیا ہو تو دونوں اپنی حالت پر رہینگے اور جو ضمہ ی سے اور کسرہ و سے نقل کیا گیا ہو تو موافق اُس حرکت کے بدل جائیں گے ⁂
یَقُوْلَانِ	یَبِیْعَانِ	یَخَافَانِ	یَقْوُلُ۔ یَبْیِعُ۔ یَخْوَفُ تھا (و-ی) متحرک	
یَقُوْلُوْنَ	یَبِیْعُوْنَ	یَخَافُوْنَ	ماقبل اُسکا حرف صحیح ساکن حرکت (و-ی) کی	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	ماقبل کو دی یَقُوْلُ یَبِیْعُ ہوا (قاعدہ ۱۱)	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	اور یَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ و اصل میں	
یَقُلْنَ	یَبِعْنَ	یَخَفْنَ	متحرک تھا اب ماقبل اُسکا مفتوح ہوا۔	
تَقُوْلُ	تَبِیْعُ	تَخَافُ	(و) الف سے بدلکر یَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱)	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	یَقْوُلْنَ۔ یَبْیِعْنَ۔ یَخْوَفْنَ اصل ہیں	
تَقُوْلُوْنَ	تَبِیْعُوْنَ	تَخَافُوْنَ	یَقْوُلْنَ۔ یَبْیِعْنَ۔ یَخْوَفْنَ تھا حرکت	
تَقُوْلِیْنَ	تَبِیْعِیْنَ	تَخَافِیْنَ	(و-ی) کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱)۔	
تَقُوْلَانِ	تَبِیْعَانِ	تَخَافَانِ	(و-ی) اجتماع ساکنین سے گر گئے یَقُلْنَ یَبِعْنَ	
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ	ہوا یَخَفْنَ میں بعد نقل حرکت کے	
اَقُوْلُ	اَبِیْعُ	اَخَافُ	و کو الف سے بدلا (قاعدہ ۸) الف	
نَقُوْلُ	نَبِیْعُ	نَخَافُ	بسبب اجتماع ساکنین کے حذف ہوا ⁂	

⁂ اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) و-ی فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں +

(۲) ان کے ماقبل حرف لین زائد نہ ہو جیسے تُوُیِّعَ وسَیِّدٌ +

(۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو۔ جیسے اِجْوَنْدَدَ ملحق بِاِحْرَنْجَمَ +

(۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے یَقْوٰی۔ یَحْیٰی +

(۵) وہ کلمہ باب افعال اور فعیلال سے نہ ہو جیسے اِسْوَدَّ و اِعْوَادَّ +

(۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَهٗ و اَقْوِلْ بِهٖ۔ مِقْوَلٌ۔ مِقْوَالٌ

سبق نمبر ۳۵

گردان مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ۔ یُبَاعُ۔ یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ۔ یُبْیَعُ
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	یُخْوَفُ۔ تھا۔ و۔ ی متحرک ماقبل اسکا حرف صحیح
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	ساکن۔ حرکت و۔ ی کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱)۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	پھر یہ کہا کہ و۔ ی اصل میں متحرک تھے۔ اب ماقبل ان کا
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	مفتوح ہوا۔ و۔ ی کو الف سے بدلا (قاعدہ ۱۵) +
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	یُقَلْنَ۔ یُبَعْنَ۔ یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ۔
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	یُبْیَعْنَ۔ یُخْوَفْنَ تھا۔ تعلیل مثل یَخَفْنَ معروف
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	کے ہے +
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
اُقَالُ	اُبَاعُ	اُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

سبق نمبر ۳۶

بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف		
لن یقولَ	لن یبیعَ	لن یخافَ	لم یقلْ	لم یبعْ	لم یخفْ
لن یقولا	لن یبیعا	لن یخافا	لم یقولا	لم یبیعا	لم یخافا
لن یقولوا	لن یبیعوا	لن یخافوا	لم یقولوا	لم یبیعوا	لم یخافوا
لن تقولَ	لن تبیعَ	لن تخافَ	لم تقلْ	لم تبعْ	لم تخفْ
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن یقلن	لن یبعن	لن یخفن	لم یقلن	لم یبعن	لم یخفن
لن تقولَ	لن تبیعَ	لن تخافَ	لم تقلْ	لم تبعْ	لم تخفْ
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن تقولوا	لن تبیعوا	لن تخافوا	لم تقولوا	لم تبیعوا	لم تخافوا
لن تقولی	لن تبیعی	لن تخافی	لم تقولی	لم تبیعی	لم تخافی
لن تقولا	لن تبیعا	لن تخافا	لم تقولا	لم تبیعا	لم تخافا
لن تقلن	لن تبعن	لن تخفن	لم تقلن	لم تبعن	لم تخفن
لن اقولَ	لن ابیعَ	لن اخافَ	لم اقلْ	لم ابعْ	لم اخفْ
لن نقولَ	لن نبیعَ	لن نخافَ	لم نقلْ	لم نبعْ	لم نخفْ

قاعدہ (۱۲۰) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین کے سبب سے حذف ہوگیا ہو سبب لام
بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو تو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا جیسے لم یقل
ں لام کلمے کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لم یقولا بن گیا

سبق نمبر ۳۷

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
قُلْ[۱]	بِعْ[۱]	خَفْ[۱]	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا[۲]	بِيْعَا[۲]	خَافَا[۲]	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِيْعُوْا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَبِيْعِيْ	لَا تَخَافِيْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خَفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِعْ	لَا يَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَبِيْعَا	لَا يَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَبِيْعُوْا	لَا يَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَبِعْنَ	لَا يَخَفْنَ
لِأَقُلْ	لِأَبِعْ	لِأَخَفْ	لَا أَقُلْ	لَا أَبِعْ	لَا أَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

[۱] اصل میں اُقْوُلْ - اِبْيِعْ - اِخْوَفْ تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و - ی کی حرکت ماقبل کو دیکر و - ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔ بسبب متحرک ہوجانے ف کلمہ کے ہمزۂ وصل کی حاجت نہ رہی +

[۲] اصل میں اُقْوُلَا - اِبْيِعَا - اِخْوَفَا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و - ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزے کی ضرورت نہ رہی۔ حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا +

سبق نمبر ۳۸

اسم فاعل کی بحث

واوی۔	یائی	واوی۔	تعلیل	قاعدہ
قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ۔ بَائِعٌ۔ خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ۔ بَايِعٌ۔ خَاوِفٌ تھا۔ و۔ی مکسور بعد الف زائد کے واقع ہو کر قَائِلٌ۔ بَائِعٌ۔ خَائِفٌ ہوا ٭	(قاعدہ ۱۳) جو و۔ی مکسور بجائے عین کلمہ فاعل بعد الف زائد کے واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو۔ وہ ہمزہ سے بدل جاتی ہے +
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ		
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ		
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ		
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ		
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ		

اسم مفعول کی بحث

مَقُوْلٌ	مَبِيْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ۔ مَبِيْعٌ۔ مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ۔ مَبْيُوْعٌ۔ مَخْوُوْفٌ تھا۔ و۔ی متحرک ما قبل اس کا حرف صحیح ساکن و۔ی کی حرکت ما قبل کو دی (ق ۱۱) مَقُوْوْلٌ۔ مَبُيْوْعٌ۔ مَخُوْوْفٌ ہوا و۔ی اجتماع ساکنین سے گر گئے مَقُوْلٌ۔ مَبُوْعٌ۔ مَخُوْفٌ ہوا ٭ مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے مَبِوْعٌ ہوا اب واو ساکن ما قبل اس کا مکسور کو ی سے بدلا مَبِيْعٌ ہوا ٭
مَقُوْلَانِ	مَبِيْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِيْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

تنبیہ اجوف یائی کے مفعول میں تصحیح زیادہ مستعمل ہے جیسے مَدْيُوْنٌ (قرضدار) مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم۔ جیسے مَصْوُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ) +

سبق نمبر ۳۶ ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث اجوف)

اِفْعَال واوی	اِفْعَال یائی	اِسْتِفْعَال واوی	اِسْتِفْعَال یائی	اِفْتِعَال واوی	اِفْتِعَال یائی	اِنْفِعَال واوی	اِنْفِعَال یائی	تَفْعِیْل واوی	تَفْعِیْل یائی	تَفَعُّل واوی	تَفَعُّل یائی	مُفَاعَلَة واوی	مُفَاعَلَة یائی	تَفَاعُل واوی	تَفَاعُل یائی
اَلْاِقَامَةُ کھڑا کرنا	اَلْاِطَارَةُ اڑانا	اَلْاِسْتِعَانَةُ مدد مانگنا	اَلْاِسْتِمَالَةُ باتوں سے خوش کرکے	اَلْاِجْتِیَابُ جنگل کو طے کرنا	اَلْاِخْتِیَارُ چننا	اَلْاِنْقِیَادُ فرمانبردار ہونا	اَلْاِنْقِیَاضُ دیوار پھٹنا	اَلتَّجْوِیْزُ روا رکھنا	اَلتَّمْیِیْزُ جدا کرنا	اَلتَّقَوُّلُ افترا باندھنا	اَلتَّبَیُّنُ ظاہر ہونا کرنا	اَلْمُعَاوَنَةُ باہم مدد کرنا	اَلْمُعَایَنَةُ آنکھ سے دیکھنا	اَلتَّنَاوُلُ پکڑنا	اَلتَّدَایُنُ ادھار پر خرید و فروخت کرنا
اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
اِقَامَةً	اِطَارَةً الخ	اِسْتِعَانَةً الخ	اِسْتِمَالَةً الخ	اِجْتِیَابًا	اِخْتِیَارًا الخ	اِنْقِیَادًا	اِنْقِیَاضًا الخ	تَجْوِیْزًا الخ	تَمْیِیْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَیُّنًا الخ	مُعَاوَنَةً الخ	مُعَایَنَةً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَایُنًا الخ

اِفْعَال		اِسْتِفْعَال		اِفْتِعَال		اِنْفِعَال	
مُقِیْمٌ	واوی اصل میں اَقْوَمَ یُقْوِمُ اِقْوَامًا مُقْوِمٌ الخ اور یائی ،، اَطْیَرَ یُطْیِرُ اِطْیَارًا مُطْیِرٌ الخ	مُسْتَعِیْنٌ	واوی اصل میں اِسْتَعْوَنَ یَسْتَعْوِنُ اِسْتِعْوَانًا مُسْتَعْوِنٌ الخ اور یائی ،، اِسْتَمْیَلَ یَسْتَمْیِلُ اِسْتِمْیَالًا مُسْتَمْیِلٌ الخ	مُجْتَابٌ	واوی اصل میں اِجْتَوَبَ یَجْتَوِبُ اِجْتِوَابًا مُجْتَوِبٌ الخ اور یائی ،، اِخْتَیَرَ یَخْتَیِرُ اِخْتِیَارًا مُخْتَیِرٌ الخ	مُنْقَادٌ	واوی اصل میں اِنْقَوَدَ یَنْقَوِدُ اِنْقِوَادًا مُنْقَوِدٌ الخ اور یائی ،، اِنْقَیَضَ یَنْقَیِضُ اِنْقِیَاضًا مُنْقَیِضٌ الخ
اُقِیْمَ		اُسْتُعِیْنَ		اُجْتِیْبَ		اُنْقِیْدَ	
یُقَامُ		یُسْتَعَانُ		یُجْتَابُ		یُنْقَادُ	
اِقَامَةً		اِسْتِعَانَةً		اِجْتِیَابًا		اِنْقِیَادًا	
مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ		مُنْقَادٌ	
اَقِمْ		اِسْتَعِنْ		اِجْتَبْ		اِنْقَدْ	
لَا تُقِمْ		لَا تَسْتَعِنْ		لَا تَجْتَبْ		لَا تَنْقَدْ	

ان چار بابوں میں تعلیل سبب ہوئی گردان بعینہٖ مثل قِیْلَ وَ بِیْعَ کے سمجھو

تنبیہ ۱ باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل قِیْلَ وَبِیْعَ کے ہے ماضی مجہول اور مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوئی کہ کسرہ واو یا پر ثقیل تھا ماقبل کو دیدیا۔ لیکن بعد واوی میں قاعدہ میزان کا جاری ہو گیا۔ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو واو یا ایسے مصدروں کے عین کلمہ میں واقع ہو وہ برعایت موافقت فعل الف ہو جاتا ہے۔ پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کرکے اس کے عوض اخیر میں تا بڑھا دیتے ہیں۔

تنبیہ ۲ - باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف مجہول اور اسم فاعل و اسم مفعول کی تعلیل مثل قَالَ وَ بَاعَ کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ وَ بِیْعَ کے۔ مصدر واوی کی تعلیل میں یہ کہ واو یا جو کسرہ کے بعد عین کلمے میں واقع ہو کر برعایت موافقت فعل یا ہو گیا۔ ان دونوں میں اسم فاعل و اسم مفعول دو اسم ظرف صورتاً ایک اور اصل میں مختلف ہیں۔ اسم فاعل بکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں۔

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اسکا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) تصرفات لفظی میں سے کون کونسا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے؟

(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے مثال دیکر سمجھاؤ؟

(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی ہے اور واو ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہوگیا؟

(۵) بِیْعَا (تثنیہ بیع) میں کس قاعدے سے یاے محذوف لوٹ آئی ہے؟

(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَعْیُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جاسکتا ہے؟

ب (۱) قُلْنَ - یَعِنَّ کیا کیا صیغہ ہوسکتا ہے ہر ایک کا اصل مع تعلیل بیان کرو۔

(۲) خِفْنَ اور یَعِنَّ میں کیا فرق ہے اور یہ کیا کیا صیغے ہوسکتے ہیں؟

ج (۱) قَامَ کو باب افعال میں لاکر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے؟

(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گرداْنو اور بتاؤ کہ یٰ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے؟

د۔ فقرات مندرجۂ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو:-

۱- اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

۲- زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (ہم نے پہلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی)

۳- شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (ہر کام میں ان سے مشورہ لے)

۴- اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو)

۵- تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیک کام میں ایک دوسرے کو مدد دو)

۶- اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں)

۷- اِبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ وزاری سے انکی آنکھیں سفید ہوگئیں)

سبق نمبر ۴۰-۴۱

ناقص کا بیان

ناقص واوی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بلانا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا)

(۳) کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخْوَۃُ سست ہونا)

(۴) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا)

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیراندازی کرنا)

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ جیسے سَعٰی یَسْعٰی (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَۃُ (ڈرنا)

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صیغے کے محاذ میں لکھی گئی ہیں اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیساکہ گردانوں سے ظاہر ہوگا۔

ن قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثَا یَجْثِیْ ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)

نَھُوَ یَنْھُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنِّھَایَۃُ کمال عقل کو پہنچنا)

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَۃُ پوشیدہ بات کرنا)

گردان ماضی معروف

تعلیل	یائی	واوی
اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے و ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا (قاعدہ ۸)	رَمٰی	دَعَا
تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے	رَمَیَا	دَعَوَا
اصل میں دَعَوُوْا رَمَیُوْا تھے (و ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا اب الف اور واو دو ساکن اکٹھے ہوئے، الف اجتماع ساکنین سے گر گیا	رَمَوْا	دَعَوْا
اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے	رَمَتْ	دَعَتْ
اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے (و ی) الف ہوا، چونکہ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے اسلئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا	رَمَتَا	دَعَتَا
بروزن نَصَرْنَ و ضَرَبْنَ اپنے اصل پر ہیں	رَمَیْنَ	دَعَوْنَ
یہ سب صیغے اصل پر ہیں	رَمَیْتَ	دَعَوْتَ
	رَمَیْتُمَا	دَعَوْتُمَا
	رَمَیْتُمْ	دَعَوْتُمْ
	رَمَیْتِ	دَعَوْتِ
	رَمَیْتُمَا	دَعَوْتُمَا
	رَمَیْتُنَّ	دَعَوْتُنَّ
	رَمَیْتُ	دَعَوْتُ
	رَمَیْنَا	دَعَوْنَا

فائدہ۔ جو الف اصل میں واو ہو اس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو بصورت ی لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ)۔

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا و طرف میں بعد کسرے کے واقع ہو کر ی ہو گیا (ق ۱۴)	(قاعدہ نمبر ۱۴) جو و کسرے کے بعد طرف کلمے میں واقع ہو وہ ی ہو جاتا ہے ؛ قاعدہ نمبر ۱۵) جب لام کلمے میں حرف علت مضموم واقع ہو اور اُسکا ماقبل مکسور ہو اگر اُسکے بعد و ہو تو اُسکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں۔ و نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ و ی سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا ی بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵)	
رَضِیَتْ رَضِیَتَا	اصل میں {رَضِوَتْ / رَضِوَتَا} ہے تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضِیْنَ رَضِیْتَ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُمْ رَضِیْتِ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُنَّ رَضِیْتُ رَضِیْنَا	ان سب صیغوں میں و۔ یا سے بدلا ہے	

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل	واوی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا واو طرف میں بعد کسرے کے واقع ہو کر ی ہو گیا (ق ۱۴)	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل دُعِیَ معروف (ق ۱۴)
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا ضمہ و ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا و ی بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئے (ق ۱۵)	رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا تعلیل مثل دُعُوْا معروف (ق ۱۵)
دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا	ان سب صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے۔	رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا	یہ سب صیغے اپنے اصل پر ہیں	رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا	ان سب صیغوں میں و یا سے بدلا ہوا ہے

سبق نمبر ۴۳

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل	قاعدہ
یَدْعُوْ	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوُ اور یَرْمِیُ تھے ضمہ و ی پر دشوار تھا اسکو حذف کیا	
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں	
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے ضمہ و ی پر دشوار تھا یَدْعُوُوْنَ میں و کو ساکن کیا (ق ۱۶) یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۷) اجتماع ساکنین سے و ی گر گئے	
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنے اصل پر ہیں	
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنے اصل پر ہیں	
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب	
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب	
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب	
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ و ی پر دشوار تھا تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق [illegible]) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ق [illegible]) و ی اجتماع ساکنین سے گر گئے	

(قاعدہ نمبر ۱۶) جو حروف علت لام کلمہ میں ہوں اور اسکا ماقبل بھی مضموم ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اگر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

(قاعدہ نمبر ۱۷) جو حرف علت لام کلمہ میں ہو اور اسکا ماقبل مکسور نہ ہو اسکی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ اسکے بعد ی ہو ورنہ حذف کرتے ہیں پھر بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں +

(قاعدہ نمبر ۱۸) جو حرف علت لام کلمہ میں ہو اور اسکا ماقبل بھی مکسور ہو اسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اگر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

واوی	یائی	تعلیل
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مؤنث غائب
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
یُرْضٰی	اصل میں یُرْضَوُ تھا واؤ تیسری جگہ تھا اب چوتھی جگہ ہوگیا اور حرکت ماقبل اس کے مخالف تھی ی سے بدلا (ق ۱۹) اور پھر بوجہ فتحہ کے الف ہوگیا ؛	(ق نمبر۱۹) جو واؤ کلمے میں تیسری جگہ ہو جب بسبب زائد حروف کے چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اسکے مخالف ہو وہ ی ہو جاتا ہے ؛
یُرْضَیَانِ	اصل میں یُرْضَوَانِ تھا	
یُرْضَوْنَ	اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا واؤ کو ی سے بدلا (ق ۱۹) یُرْضَیُوْنَ ہوا ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تُرْضٰی	اصل میں تُرْضَوُ تھا	
تُرْضَیَانِ	اصل میں تُرْضَوَانِ تھا	
یُرْضَیْنَ	اصل میں یُرْضَوْنَ تھا بروزن یُسْمَعْنَ کے	
تُرْضٰی	مثل یُرْضٰی	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ	
تُرْضَوْنَ	اصل میں تُرْضَوُوْنَ تھا	
تُرْضَیْنَ	اصل میں تُرْضَوِیْنَ تھا واؤ کو ی سے بدلا تُرْضَیِیْنَ ہوا ی متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تُرْضَیَانِ	مثل یُرْضَیَانِ	
تُرْضَیْنَ	اصل میں تُرْضَوْنَ تھا بروزن تُسْمَعْنَ کے	
اُرْضٰی نُرْضٰی	مثل یُرْضٰی کے	

سبق نمبر ۴۲

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
یُدْعٰی (اصل میں یُدْعَوُ تھا)	یُرْمٰی (اصل میں یُرْمَیُ تھا)	یُرْضٰی (اصل میں یُرْضَوُ تھا)
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ
یُدْعَوْنَ (اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا)	یُرْمَوْنَ (اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا)	یُرْضَوْنَ (اصل میں یُرْضَیُوْنَ تھا)
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
اُدْعٰی	اُرْمٰی	اُرْضٰی
نُدْعٰی	نُرْمٰی	نُرْضٰی

سبق نمبر ۴۵

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف		
لن يدعو	لن يرمي	لن يرضى	لم يدع	لم يرم	لم يرض
لن يدعوا	لن يرميا	لن يرضيا	لم يدعوا	لم يرميا	لم يرضيا
لن يدعوا	لن يرموا	لن يرضوا	لم يدعوا	لم يرموا	لم يرضوا
لن تدعو	لن ترمي	لن ترضى	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترميا	لن ترضيا	لم تدعوا	لم ترميا	لم ترضيا
لن يدعون	لن يرمين	لن يرضين	لم يدعون	لم يرمين	لم يرضين
لن تدعو	لن ترمي	لن ترضى	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترميا	لن ترضيا	لم تدعوا	لم ترميا	لم ترضيا
لن تدعوا	لن ترموا	لن ترضوا	لم تدعوا	لم ترموا	لم ترضوا
لن تدعي	لن ترمي	لن ترضي	لم تدعي	لم ترمي	لم ترضي
لن تدعوا	لن ترميا	لن ترضيا	لم تدعوا	لم ترميا	لم ترضيا
لن تدعون	لن ترمين	لن ترضين	لم تدعون	لم ترمين	لم ترضين
لن ادعو	لن ارمي	لن ارضى	لم ادع	لم ارم	لم ارض
لن ندعو	لن نرمي	لن نرضى	لم ندع	لم نرم	لم نرض

تنبیہ مضارع مجہول پر لن لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں۔ جیسے لن یدعیٰ۔ لن یرمیٰ۔ لن یرضیٰ تا آخر۔

اور لم لگانے سے نفی جحد بلم کے صیغے۔ جیسے لم یدع۔ لم یرم۔ لم یرض تا آخر۔

سبق نمبر ۴۶

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَدْعِیْ	لَا تَرْمِیْ	لَا تَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِرْضَيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ	لَا تَرْضَيْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِیَدْعُ	لِیَرْمِ	لِیَرْضَ	لَا یَدْعُ	لَا یَرْمِ	لَا یَرْضَ
لِیَدْعُوَا	لِیَرْمِیَا	لِیَرْضَیَا	لَا یَدْعُوَا	لَا یَرْمِیَا	لَا یَرْضَیَا
لِیَدْعُوْا	لِیَرْمُوْا	لِیَرْضَوْا	لَا یَدْعُوْا	لَا یَرْمُوْا	لَا یَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِیَا	لِتَرْضَیَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِیَا	لَا تَرْضَیَا
لِیَدْعُوْنَ	لِیَرْمِیْنَ	لِیَرْضَیْنَ	لَا یَدْعُوْنَ	لَا یَرْمِیْنَ	لَا یَرْضَیْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

فائدہ ۱۔ مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ ۲۔ نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع با لام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی۔ جیسے

اُدْعُوَنَّ ۔ اُدْعُوْنْ ۔ لِیَدْعُوَنَّ ۔ لِیَدْعُوْنْ ۔ لَا تَدْعُوَنَّ ۔ لَا تَدْعُوْنْ وغیرہ۔

اسم فاعل کی بحث

داعٍ	رامٍ	راضٍ	اصل میں داعِوٌ - رامِیٌ - راضِوٌ تھا داعِوٌ
داعِیَانِ	رامِیَانِ	راضِیَانِ	و راضِوٌ میں و بعد کسرہ کے طرف میں واقع ہو کر
داعُونَ	رامُونَ	راضُونَ	ی ہوئی - داعِیٌ ہوا (قاعدہ ۱۲) ضمہ ی پر دشوار
داعِیَةٌ	رامِیَةٌ	راضِیَةٌ	تھا تنوین کی وجہ سے ساکن کیا اب ی اور تنوین دو ساکن
داعِیَتَانِ	رامِیَتَانِ	راضِیَتَانِ	اکٹھے ہوئے تھے اجتماع ساکنین سے گر گئی داعٍ
داعِیَاتٌ	رامِیَاتٌ	راضِیَاتٌ	رامٍ - راضٍ رہا

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	اصل میں مَدْعُوْوٌ - مَرْمُوْیٌ - مَرْضُوْوٌ تھا	قاعدہ
مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ	مَدْعُوْوٌ میں دو واو جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام	[illegible]
مَدْعُوُّونَ	مَرْمِیُّونَ	مَرْضِیُّونَ	کیا (۲) مَدْعُوٌّ ہوا	
مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْضِیَّةٌ	مَرْمُوْیٌ میں واو اور ی جمع ہوئے اول ساکن	
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	تھا واو کو ی سے بدل کر ی کا ی میں ادغام کیا اور ماقبل	
مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	ی کے ضمہ کو واسطے مناسبت ی کے کسرہ سے بدلا (قاعدہ ۱۰)	
			مَرْمِیٌّ - مَرْضِیٌّ ہوا	

سبق نمبر ۴۳

لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو سے تفصیل انکی یہ ہے:-

لفیف مفروق			لفیف مقرون		قاعدہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ	[illegible]
یَقِیْ	یَوْجیٰ	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْویٰ	
وِقَایَۃً	وَجًا	وَلْیًا	طَیًّا	قُوَّۃً	
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ - وَلِیٌّ	طَاوٍ	قَوِیٌّ	
وُقِیَ	-	وُلِیَ	طُوِیَ	-	
یُوْقٰی	-	یُوْلٰی	یُطْوٰی	-	
وِقَایَۃً	-	وَلْیًا	طَیًّا	-	
مَوْقِیٌّ	-	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	-	
قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ	
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ	
مَوْقٰی	مُوْجیٰ	مَوْلٰی	مَطْوٰی	مَقْوٰی	

گردان ماضی وَقٰی - وَقَیَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَیْنَ الخ

گردان مضارع یَقِیْ - یَقِیَانِ - یَقُوْنَ - تَقِیْ - تَقِیَانِ - یَقِیْنَ الخ

گردان امر قِ - قِیَا - قُوْا - قِیْ - قِیَا - قِیْنَ الخ

متفرق تعلیلیں

(ق ۲۲) فَعْلیٰ اسمی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو و ہو جاتی ہے جیسے فَتْویٰ و تَقْویٰ کہ اصل میں فَتْیَا و تَقْیَا تھا۔ اگر فَعْلیٰ وصفی میں ی ہو تو قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا مؤنث صَدْیَان۔

(ق ۲۳) فُعْلیٰ اسمی کے لام کلمے کی جگہ و ہو تو ی ہو جاتی ہے جیسے دُنْیَا و عُلْیَا کہ اصل میں دُنْوَا و عُلْوَا تھا اگر فُعْلیٰ وصفی ہو تو قائم رہتی ہے جیسے غُزْویٰ مؤنث اَغْزیٰ۔

(ق ۲۴) جو و یا ی اسم کے آخر میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو۔ جیسے دُعَاءٌ و بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ و بِنَایٌ تھا برخلاف عَدَاوَةٌ و هِدَایَةٌ کے۔

(ق ۲۵) جو و یا ی اسم کے آخر میں بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو ضمہ ماقبل کسرے سے بدل جاتا ہے اور و برعایت کسرہ ماقبل ی ہو جاتی ہے۔ جیسے اَدْلٍ و تَقَلٍّ کہ اصل میں اَدْلُوٌ و تَقَلُّیٌ تھا۔

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

۱۔ اِعْلَاءٌ و اِغْنَاءٌ اصل میں اِعْلَاوٌ و اِغْنَایٌ تھا۔ و اور ی طرف میں بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ ہو گیا۔

۲۔ تَسْمِیَةٌ و تَقْوِیَةٌ اصل میں تَسْمِیْوٌ و تَقْوِیْیٌ تھے۔ قاعدہ مرضیٌّ کی رو سے تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ ہونا چاہیے تھا۔ مگر ایک ی کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری کو فتحہ دیکر بعوض یائے محذوف آخر میں ۃ بڑھا دی تَسْمِیَةٌ و تَقْوِیَةٌ ہوا۔

۳۔ مُعَادَاةٌ و مُلَاقَاةٌ اصل میں مُعَادَوَةٌ و مُلَاقَیَةٌ تھے و اور ی بقاعدہ قَالَ الف سے بدل ہوا

۴۔ تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا و تَمَنُّیًا تھے۔ و اور ی متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہونے کی وجہ سے ضمہ کو کسرے سے اور و کو بسبب کسرہ ماقبل ی سے بدلا تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا ہوا۔

۵۔ تَلَاقِیًا و تَوَانِیًا کہ اصل میں تَلَاقُوًا و تَوَانُیًا تھے۔ ان کی تعلیل بعینہ مثل تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا کے ہے۔

سبق نمبر ۴۸ - ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص ولفیف)

افعال واوی	افعال یائی	تفعیل واوی	تفعیل لفیف	مفاعلہ واوی	مفاعلہ یائی	تفعّل واوی	تفعّل یائی	تفاعل واوی	تفاعل یائی	افتعال واوی	افتعال یائی	انفعال واوی	انفعال لفیف	استفعال واوی	استفعال یائی
اَلْإِعْلَاءُ (بلند کرنا)	اَلْإِغْنَاءُ (بے پروا کرنا)	اَلتَّسْمِيَةُ (نام رکھنا)	اَلتَّقْوِيَةُ (قوت دینا)	اَلْمُعَادَاةُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلْمُلَاقَاةُ (باہم ملنا)	اَلتَّعَدِّيْ (حد سے بڑھنا)	اَلتَّمَنِّيْ (آرزو کرنا)	اَلتَّلَافِيْ (تدارک کرنا)	اَلتَّوَالِيْ (پے درپے کام کرنا)	اَلْاِجْتِبَاءُ (چن لینا)	اَلْاِلْتِقَاءُ (ملنا)	اَلْاِنْمِحَاءُ (محو ہو جانا)	اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)	اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)	اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے پروا ہونا)
اَعْلٰى	اَغْنٰى	سَمّٰى	قَوّٰى	عَادٰى	لَاقٰى	تَعَدّٰى	تَمَنّٰى	تَلَافٰى	تَوَالٰى	اِجْتَبٰى	اِلْتَقٰى	اِنْمَحٰى	اِنْزَوٰى	اِسْتَعْلٰى	اِسْتَغْنٰى
يُعْلِيْ	يُغْنِيْ	يُسَمِّيْ	يُقَوِّيْ	يُعَادِيْ	يُلَاقِيْ	يَتَعَدّٰى	يَتَمَنّٰى	يَتَلَافٰى	يَتَوَالٰى	يَجْتَبِيْ	يَلْتَقِيْ	يَنْمَحِيْ	يَنْزَوِيْ	يَسْتَعْلِيْ	يَسْتَغْنِيْ
اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِيَةً	تَقْوِيَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تَعَدِّيًا	تَمَنِّيًا	تَلَافِيًا	تَوَالِيًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُعْلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجْتَبٍ	الخ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
اُعْلِيَ		سُمِّيَ		عُوْدِيَ		تُعُدِّيَ		تُلُوْفِيَ		اُجْتُبِيَ		–	الخ	اُسْتُعْلِيَ	الخ
يُعْلٰى		يُسَمّٰى		يُعَادٰى		يُتَعَدّٰى		يُتَلَافٰى		يُجْتَبٰى		–	//	يُسْتَعْلٰى	
اِعْلَاءً		تَسْمِيَةً		مُعَادَاةً		تَعَدِّيًا		تَلَافِيًا		اِجْتِبَاءً		–	الخ	اِسْتِعْلَاءً	
مُعْلًى		مُسَمًّى		مُعَادًى		مُتَعَدًّى		مُتَلَافًى		مُجْتَبًى		–	الخ	مُسْتَعْلًى	
اَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجْتَبِ		اِنْمَحِ	الخ	اِسْتَعْلِ	
لَا تُعْلِ		لَا تُسَمِّ		لَا تُعَادِ		لَا تَتَعَدَّ		لَا تَتَلَافَ		لَا تَجْتَبِ		لَا تَنْمَحِ		لَا تَسْتَعْلِ	

سوالات

الف (۱) ناقص کسے کہتے ہیں - اسمیں اور لفیف میں کیا تمیز ہے ؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے ؟

(۳) يَغْزُوْنَ اور دَعَوَا دونوں میں واو متحرک ہے اور عمل مختلف اسکی وجہ کیا ہے ؟

(۴) مَرْضِيٌّ اور مَسْقِيًّا کی اصل کیا ہے - انکی تعلیل بیان کرو ۔

(۵) يَرْضَيَانِ اور يَقْوَيَا میں واو کس قاعدہ سے ی ہوئی ؟

(۶) نون تاکید کے آنے سے اسکے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے - بیان کرو ۔

ب (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اسکی اصل کیا ہے ؟

(۲) تَرْمِيْنَ اور تَقِيْنَ کس کس صیغے کے واسطے آتا ہے اور اس میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے ؟

ج (۱) دَعَا اور وَقَى سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو ۔

(۲) مَشَى سے باب تفعل اور عَلَا سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئیگا مع تعلیل بیان کرو ۔

د- فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں - انکو بیان کرو ۔

۱- عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (خدا کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)

۲- اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو)

۳- قِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

۴- رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ انکو سوداگری اور بیچنا خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتا)

۵- وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ وہ ادھر منہ کرتا ہے)

۶- نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ (نوح نے ہمکو پکارا اور ہم بہت اچھے پکار پر پہنچنے والے ہیں)

۷- اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (جب تم اور ہمارا ایک وقت مقرر تک معاملہ کرو تو اسکو لکھو)

۸- اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انھوں نے راہ پائی)

۹- اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے)

۱۰- لَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا)

سبق نمبر ۴۹-۵۰

مضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے:-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَللَّسُّ چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے جیسے حَبَّ یَحُبُّ و لَبَّ یَلُبُّ۔

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اُنکی تین صورتیں ہیں:-

(۱) ادغام قیاسی جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا (دال کو دال میں ادغام کیا)

(۲) حذف سماعی جیسے ظَلْتُ کہ اصل میں ظَلِلْتُ تھا (پہلے لام کو حذف کیا)

(۳) ابدال سماعی جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا (دوسرے لام کو ی سے بدلا)

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُس کو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔ مضاعف کی گردان اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں

فائدہ۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ دونو حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دو تو آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک۔ جیسے مَدَّ میں۔ اور اگر دو تو قریب المخرج ہوں تو تلفظ اور کتابت میں دونو قائم رہینگے۔ جیسے لکھینگے صَعَدْتُّ اور پڑھینگے صَعَتُّ۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	تغیر	قاعدہ
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ	مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا	(ق ۱) جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں اور دونو متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا چاہئیے ٭ (ق ۲) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمے میں جمع ہوں اور دونو متحرک ہوں اور ماقبل انکا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے اور دوسرے میں ادغام کریں اور اگر ان کا ماقبل حرف متحرک ہو یا لین زائد۔ تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کردیتے ہیں ٭
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ	دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے	
مَدُّوْا	مُدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ	پہلے کو ساکن کرکے دوسرے	
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	میں ادغام کیا (ق ۱)	
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ	
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے	
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	جمع ہوئے اور ماقبل انکا حرف	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	صحیح ساکن پہلے کی حرکت	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ	ماقبل کو دی اور دوسرے میں	
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ	ادغام کیا (ق ۲)	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	دوسرا حرف ساکن لبکون	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	لازم ہے (ق ۳)	

شرائط ادغام

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو۔ جیسے اِدْعُوٰی

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے۔ نہ ہو جیسے سَبَبٌ وسُرُرٌ ٭

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو۔ جیسے اُوْدِیَ (اِیْوَاءٌ سے) وقُوْوِلَ (مقاولۃ سے)

(۴) حرف اول مشدد نہو جیسے حَبَّبَ (تحبیب)

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کے واسطے نہو۔ جیسے جَلْبَبَ

سبق نمبر ۱۵

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تغیر
لن یمد	لم یمد	لیمدن	لیمدن	مد	لا تمد	لم یمد اصل میں لم یمدد
لن یمدا	لم یمدا	لیمدان	-	مدا	لا تمدا	تھا ادغام کی حالت میں
لن یمدوا	لم یمدوا	لیمدن	لیمدن	مدوا	لا تمدوا	لم یمدد پڑھینگے اور ادغام
لن تمد	لم تمد	لتمدن	لتمدن	مدی	لا تمدی	کی حالت میں بعد نقل حرکت
لن تمدا	لم تمدا	لتمدان	-	مدا	لا تمدا	کے لم یمد ہوا بسبب
لن یمددن	لم یمددن	لیمددنان	-	امددن	لا تمددن	اجتماع ساکنین کے حرف دوم
لن تمد	لم تمد	لتمدن	لتمدن	لیمد	لا یمد	کو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ دیا کہ یمد
لن تمدا	لم تمدا	لتمدان	-	لیمدا	لا یمدا	بنا (ق ۳) علیٰ ہذا امر میں
لن تمدوا	لم تمدوا	لتمدن	لتمدن	لیمدوا	لا یمدوا	کہینگے مد (بحرکات ثلثہ)
لن تمدی	لم تمدی	لتمدن	لتمدن	لتمد	لا تمد	امدد فر (بالفتح والکسر)
لن تمدا	لم تمدا	لتمدان	-	لتمدا	لا تمدا	افرر ۔ مس (بالفتح والکسر)
لن تمددن	لم تمددن	لتمددنان	-	لیمددن	لا یمددن	امسس اور ہمزہ وصل بحالت
لن امد	لم امد	لامدن	لامدن	لامد	لا امد	ادغام ساقط ہو جائیگا ۔
لن نمد	لم نمد	لنمدن	لنمدن	لنمد	لا نمد	

(ق ۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور اُن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے۔ جیسے مددن اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بنقل حرکت اور فک ادغام دونو جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کے واسطے ضمہ بھی جائز ہے ۔

اسم فاعل	اسم مفعول	تغییر	فائدہ
مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ	مَادٌّ میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں اول مدہ دوسرا
مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ	تھا۔ دو حرف ایک جنس	مدغم اور جب ایسا اجتماع ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا
مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ	کے اکٹھے ہوئے پہلے کو	ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علٰی حدہ کہتے ہیں۔
مَادَّۃٌ	مَمْدُوْدَۃٌ	ساکن کرکے دوسرے	مگر جب اول مدہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں
مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ	میں ادغام کیا مَادٌّ	ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اسکو اجتماع ساکنین علٰی غیر حدہ
مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ	ہوگیا (ق ۱)	کہتے ہیں۔ جیسے خفن اور قُلِ الحق ۔

(ق ۴) جس جگہ دو حرف ہمجنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدَّ وَصَرَّفَ کہ اصل میں مَدَدَ وَصَرْرَفَ تھا۔ ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔ جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔ ت کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام کیا ۔

ت افتعال کے احکام اگر فَ کلمہ افتعال کا د۔ ذ۔ ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے جیسے اِدِّعَاءٌ۔ اِدِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ۔ اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر فَ افتعال کی ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہو تو تَ۔ طَ ہو جاتی ہے۔ جیسے اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ۔ اِضْتِرَابٌ۔ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھے ۔

ت تفعل اور تفاعل کے احکام جب تفعل اور تفاعل کا فَ کلمہ منجملہ گیارہ حروف (ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ) کے ہو۔ تو جائز ہے کہ تَ تفعل اور تفاعل کو فَ کلمے سے بدلکر اس میں ادغام کریں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئیگا۔ جیسے اِطَّھَرَ۔ یَطَّھَّرُ۔ اِطَّھُّرًا اِثَّاقَلَ۔ یَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقُلًا ۔

سبق نمبر ۵۲ -

ابواب مزید فیہ کی مشق

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	مفاعلہ	تفاعل	تفعیل	تفعّل
اَلْإِمْدَادُ (مدد دینا)	اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)	اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)	اَلْمُمَاسَّةُ (باہم ملنا)	اَلتَّمَاسُّ (ملنا)	اَلتَّقْرِيرُ (ثابت کرنا)	اَلتَّقَرُّرُ (ثابت ہونا)
أَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
يُمِدُّ	يَسْتَمِدُّ	يَمْتَدُّ	يَنْسَدُّ	يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يُقَرِّرُ	يَتَقَرَّرُ
إِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
أُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	-	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	-
يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يُمْتَدُّ	-	يُمَاسُّ	يُتَمَاسُّ	يُقَرَّرُ	-
إِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	-	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيرًا	-
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	-	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	-
أَمِدَّ / أَمْدِدْ	اِسْتَمِدَّ / اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدَّ / اِمْتَدِدْ	اِنْسَدَّ / اِنْسَدِدْ	مَاسِّ / مَاسِسْ	تَمَاسَّ / تَمَاسَسْ	قَرِّرْ / +	تَقَرَّرْ / +
لَا تُمِدَّ / لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمِدَّ / لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدَّ / لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدَّ / لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِّ / لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَّ / لَا تَتَمَاسَسْ	لَا تُقَرِّرْ / -	لَا تَتَقَرَّرْ / -
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱ - باب افعال و استفعال میں قاعدہ یُمِدُّ (ق ۲) جاری ہوگا - اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مَدَّ (ق ۱)۔ تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئینگے +

فائدہ ۲ - باب افعال - استفعال - تفعیل - تفعّل کے سوا باقی ابواب کے اسم فاعل - اسم مفعول - اسم ظرف صورت میں ایک سے ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کے کسرہ سے اور اسم مفعول و ظرف عین کے فتحہ سے ہے +

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ اُن کے نام مع تعریف بیان کرو۔

(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟

(۴) لَمْ يَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا کیا حرکت آ سکتی ہے؟

(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۶) يَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ يَمْدُدْ میں جائز۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

ب (۱) مَادٌّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟

(۲) سَبَبٌ اور قُوُولٌ میں ادغام کرنے سے کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟

ج (۱) مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو۔

(۲) حَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو۔

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسما کہ مضاعف ہوں اُن کو بیان کرو:۔

۱۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو گے)

۲۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر)

۳۔ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)

۴۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدا کے ذمہ ہے)

۵۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جسکو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)

۶۔ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپا لیا نامراد ہوا)

۷۔ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کریگا)

۸۔ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)

۹۔ اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر ۳ ۵

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزے سے ملکر۔ پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی۔ سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں +

ایک ہمزے کی تخفیف | ایک ہمزے کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں :-

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اُسکا متحرک ہو تو ہمزے کو حرف علت کے ساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمہ کے وٓ سے اور بعد کسرہ کے یٓ سے) جیسے رَاسٌ۔ بُوسٌ۔ ذِیبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ بُؤْسٌ۔ ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اُس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے وٓ سے اور بعد کسرہ کے یٓ سے جوازاً بدل جاتا ہے۔ جیسے جُوَنٌ۔ مِیَرٌ۔ کہ اصل میں جُؤَنٌ۔ مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا وٓ یا یٓ ساکن زائد غیر الحاقی اُسی کلمے میں ہو تو ہمزے کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ۔ خَطِیَّۃٌ۔ اُفَیِّسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ۔ خَطِیْئَۃٌ۔ اُفَیْئِسٌ تھا +

+ یہ قاعدہ اور قواعد ابعد سب جگہ جاری ہوسکتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدے کے ساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال وادغام کو ترجیح دی جاتی ہے۔ دیکھو نَاؤُسٌ اور نَاؤُمٌ میں اس قاعدے کے ساتھ قاعدہ اعلال اور ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال وادغام میں تخفیف زیادہ ہے۔ اس واسطے انہی دو کو عمل میں لاکر نَوُّسٌ اور نَوُّمٌ پڑھا اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اُس کا ساکن سوائے مدہ زائد اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزے کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزے کو حذف کریں۔ جیسے یَسَلُ۔ شَیٌ۔ ضَوٌ۔ قَدَ افلَحَ کہ اصل میں یَسْئَلُ۔ شَیْءٌ۔ ضَوْءٌ۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا ؛

دو ہمزوں کی تخفیف دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں :۔

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اٰمَنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا کہ اصل میں اَأْمَنَ۔ اُؤْمِنَ۔ اِئْمَانًا تھا ؛

فائدہ۔ کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ میں کہ اصل اُن کی اُؤْکُلْ۔ اُؤْخُذْ۔ اُؤْمُرْ ہے اور قاعدہ بالا کے مطابق اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ اُوْمُرْ آنا چاہئے تھا۔ دو ہمزے خلاف قیاس حذف کئے جاتے ہیں کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں۔ شروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ اور درج کلام میں باقی رہیگا (دیکھو صفحہ ۸۶) ؛

(۶) اگر دو نو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور۔ تو دوسرے ہمزے کو یٰ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاءٍ کہ اصل میں جَاءِءٌ تھا مگر اَیِمَّۃٌ (بمعنی) کہ اصل میں اَئِمَّۃٌ تھا۔ یہ قاعدہ جوازی ہے ؛

(۷) اگر دو نو متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزے کو وٗ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَادِمُ و اُوَیْمِلُ کہ اصل میں أَأَدِمُ و أُأَیْمِلُ تھا ؛

مستثنے۔ ہمزہ اُکْرِمُ کا کہ اصل میں اُأَکْرِمُ تھا خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کیلئے۔ گو انمیں اجتماع ہمزتین نہیں ہے ؛

سبق نمبر ۵۴

مجرد کے ابواب مہموز الفا ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین و مہموز اللام تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے۔ ابواب ذیل کی صرف صغیر کی گردان کی طرح کرو ⁂

(۱) مہموز الفاء				(۲) مہموز العین			(۳) مہموز اللام		
الامر (حکم کرنا) باب نصر ینصر سے	الادب (کھانا کھلانا) باب ضرب یضرب سے	الادب (ادیب ہونا) باب کرم یکرم سے	الامن (بے خوف ہونا) باب سمع یسمع سے	السؤال (پوچھنا) باب فتح یفتح سے	اللؤم (کمینہ ہونا) باب کرم یکرم سے	الیأس (ناامید ہونا) باب سمع یسمع سے	القراءۃ (پڑھنا) باب فتح یفتح سے	الجرأۃ (دلیر ہونا) باب کرم یکرم سے	الصدأ (زنگ لگنا) باب سمع یسمع سے
اَمَرَ	اَدَبَ	اَدُبَ	اَمِنَ	سَأَلَ	لَؤُمَ	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُؤَ	صَدِئَ
يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْئَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُؤُ	يَصْدَأُ
اَمْرًا	اَدْبًا	اَدَبًا	اَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْأَةً	صَدَأً
اٰمِرٌ	اٰدِبٌ	اَدِيْبٌ	اٰمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِئٌ
اُمِرَ	اُدِبَ	-	اُمِنَ	سُئِلَ	-	-	قُرِئَ	-	-
يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	-	يُؤْمَنُ	يُسْأَلُ	-	-	يُقْرَأُ	-	-
اَمْرًا	اَدْبًا	-	اَمْنًا	سُؤَالًا	-	-	قِرَاءَةً	-	-
مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ	-	مَأْمُوْنٌ	مَسْئُوْلٌ	-	-	مَقْرُوْءٌ	-	-
مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	اِيْمَنْ	اِسْأَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَأْ
لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْأَسْ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَأْ
مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ	مَسْأَلٌ	مَلْأَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَأٌ	مَجْرَأٌ	مَصْدَأٌ
مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْأَلٌ	مِلْأَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَأٌ	مِجْرَأٌ	مِصْدَأٌ
اٰمَرُ	اٰدَبُ	اٰدَبُ	اٰمَنُ	اَسْأَلُ	اَلْأَمُ	اَيْأَسُ	اَقْرَأُ	اَجْرَأُ	اَصْدَأُ

تنبیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہونگے:۔

(۱) مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَأْسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں یُؤْمِنُ کا قاعدہ۔ اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔ مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں آمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر۔

امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اُومِنْ و ایمانًا کے ماتحت ہے جیسے اَدَبَ یَأْدِبُ سے اِیْدِبْ۔ اَدُبَ۔ یَأْدُبُ سے اُوْدُبْ۔ مگر اَمَرَ یَأْمُرُ سے مُرْ خلاف قیاس آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی:۔

امر حاضر مُرْ مُرَا مُرُوْا مُرِیْ مُرَا مُرْنَ

بانون ثقیلہ مُرَنَّ مُرَانِّ مُرُنَّ مُرِنَّ مُرَانِّ۔ مُرْنَانِّ

بانون خفیفہ مُرَنْ ۔ مُرُنْ مُرِنْ ۔

فائدہ۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزے کے آتا ہے جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزے کے ساتھ جیسے وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوۃِ۔

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْأَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدے کے اجراء کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائیگا جیسے سَأَلَ۔ یَسْأَلُ سے سَلْ آئیگا۔ اور گردان یوں ہوگی:۔

سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلَا سَلْنَ

بانون ثقیلہ سَلَنَّ سَلَانِّ سَلُنَّ الخ

فائدہ۔ سَلْ شروع کلام میں بغیر ہمزے کے اور درج کلام میں ہمزے کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ۔

(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں۔ پہلا قاعدہ جاری ہوگا اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونو جوازی ہونگے۔

سبق نمبر ۵۵

مزید فیہ کے ابواب سبق نمبر ۲۲ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو اگر اَمِنَ کو باب افعال میں۔ اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اَذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی :۔

باب افعال آمَنَ يُؤْمِنُ إِيْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر آمِنْ والنهي عنه لَا تُؤْمِنْ

باب افتعال اِيْتَمَرَ يَأْتَمِرُ اِيْتِمَارًا مُؤْتَمِرٌ الامر منه اِيْتَمِرْ والنهي عنه لَا تَأْتَمِرْ

باب استفعال اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ اِسْتِيْذَانًا مُسْتَأْذِنٌ الامر اِسْتَأْذِنْ والنهي لَا تَسْتَأْذِنْ

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں سے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جب کہ مہموز الفا ہوں۔ تفعل۔ تفاعل۔ تفعیل مفاعلہ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے

تَأَثَّرَ يَتَأَثَّرُ تَأَثُّرًا (باب تفعل مادہ اثر سے)

تَفَاءَلَ يَتَفَاءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فأل سے)

بَرَّأَ يُبَرِّئُ تَبْرِئَةً (باب تفعیل مادہ برأ سے)

آخَذَ يُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً (باب مفاعلہ مادہ أخذ سے)

ہر سہ باب مذکورۂ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کے ہے کسی جگہ وجوبی اور کسی جگہ جوازی مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی۔ امر اور نہی میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے تمام مشتقات میں تخفیف جوازی ؎

سوالات

الف (۱) يَأْمُرُ اور يُؤْمِنُ مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟

(۲) مِيْمَرٌ (اسم آلہ) اور اٰمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزے کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی ؟

(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزے کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟

(۴) مُرْ کیا صیغہ ہے اسکے ہمزے کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے وہ کون کون ابواب ہیں جنہیں ہمزے کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟

(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزے کا حذف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) تَكْرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا؟

(۲) تُؤْمِنُ کی اصل کیا ہے اور اس میں ءَاٰمَنَ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟

ج (۱) اَدَبَ سے باب تفعیل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مونث حاضر بیان کرو۔

(۲) قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم (واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب بانون ثقیلہ) کیا آئیگی ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو :-

۱۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)

۲۔ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)

۳۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو تن واحد سے پیدا کیا)

۴۔ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)

۵۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر مواخذہ نہ کر)

۶۔ لَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جسکا تجھے علم نہیں)

۷۔ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)

سبق نمبر ۵۶
ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو دو مختلف قسموں سے مرکب ہے۔ اقسام تیرہ ہیں:۔

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کے ساتھ ملایا جاوے۔ تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہونگے:۔

۱ مہموز الفاء اجوف واوی باب نصر ینصر سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا) اٰبَ یَئُوْبُ بروزن قَالَ یَقُوْلُ۔ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہونگے اور واو میں قواعد معتل واوی۔ مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا۔ معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائیگی جیسے یَئُوْبُ کہ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدہ نمبر اس مقتضی ہے کہ ہمزے کو الف سے تبدیل کیا جائے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واو کو اس کے ماقبل کیطرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔

۲۔ مہموز الفاء اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) اٰدَ یَئِیْدُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ۔ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت یبیع کے وزن پر ہوگا۔

۳۔ مہموز الفاء ناقص واوی باب نصر ینصر سے اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا) اَلَا یَأْلُوْ بروزن دَعَا یَدْعُوْ ہمزے میں قاعدہ مہموز اور واو میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا۔

۴۔ مہموز الفاء ناقص یائی باب ضرب یضرب سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَأْتِیْ بروزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فتح یفتح سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَأْبٰی۔

۵- مہموز الفاء و لفیف مقرون۔ باب ضرب یضرب سے اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا)
اَوٰی یَاْوِیْ بروزن طَوٰی یَطْوِیْ +

۶ مہموز العین و مثال واوی باب ضرب یضرب سے۔ اَلْوَاْدُ (زندہ درگور کرنا)
وَاَدَ یَئِدُ بروزن وَعَدَ یَعِدُ +

۷- مہموز العین و ناقص یائی باب فتح یفتح سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا اور جاننا)
رَاٰی یَرٰی مہموز کا قاعدہ نمبر۴ اس باب کے افعال میں وجوبًا جاری ہوگا۔ اور
اسمائے مشتقہ میں مثل اسم مفعول مَرْئِیٌّ واسم ظرف مَرْاٰی اور اسم آلہ مِرْاٰۃٌ
میں ہمزے کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزے کا حذف جوازی +

۸- مہموز العین و لفیف مفروق باب ضرب یضرب سے اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا)
وَاٰی یَئِیْ بروزن وَقٰی یَقِیْ +

۹- مہموز اللام و اجوف یائی باب ضرب یضرب سے اَلْمَجِیْئُ (آنا) جَاءَ یَجِیْئُ
بروزن بَاعَ یَبِیْعُ باب فتح یفتح سے اَلْمَشِیْئَۃُ (چاہنا) شَاءَ یَشَاءُ +

۱۰- مہموز الفاء مضاعف باب نصر ینصر سے اَلْاِمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یَؤُمُّ
بروزن مَدَّ یَمُدُّ ماضی مضارع امر نہی اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری
ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزے کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے
قاعدہ مضاعف کو ترجیح دینگے۔ پس اَؤُمُّ میں یَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور
اٰمَنَ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزہ متحرک دوسرے
ہمزے کو واؤ بنایا جائیگا +

۱۱- مثال واوی و مضاعف باب سمع یسمع سے اَلْوُدُّ (دوست رکھنا)
وَدَّ یَوَدُّ بروزن مَسَّ یَمَسُّ +

سبق نمبر باسٹھ

خاصیاتِ ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں۔ یہ معانی کبھی بسبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں جیسے اوصاف طبعی باب کرم یکرم کا اور عوارض نفسانی باب سمع یسمع کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لے جانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنی اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خُرُوْجٌ (نکلنا) لازم ہے جب اس کو باب افعال میں لائے تو اِخْرَاجٌ (نکالنا) ہوگیا جس میں زائد معنی تعدیت کے بھی پیدا ہوگئے۔

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں جیسے ذَهَبٌ (سونا) اسم جامد ہے۔ اور ذَهَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے۔ اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنی پیدا ہوگئے۔ اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پیچھے بیان ہوچکے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضرب۔ نصر۔ سمع) کثیر الخواص ہیں۔ ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور دعائم الابواب کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں۔

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

نام باب	بیان خاصیّت
نَصَرَ یَنْصُرُ	اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں۔ جیسے یُخَاصِمُنِیْ زَیْدٌ فَاَخْصُمُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں مگر میں جھگڑنے میں اس پر غالب آتا ہوں)
ضَرَبَ یَضْرِبُ	اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے مگر جبکہ مثال واوی و اجوف یائی و ناقص یائی ہو۔ جیسے یُبَایِعُنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعُہٗ (زید مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں)

تنبیہ۔ اظہارِ غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ فعل صحیح یا اجوف یا ناقص واوی ہو تو بہرکیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید میں اور مجھ میں مارکٹائی ہوتی ہے مگر میں اس پر مارکٹائی میں غالب آتا ہوں)۔ اگر فعل مذکور مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہار غلبہ عمومًا باب ضَرَبَ سے ہوگا جیسے یُنَاھِیْنِیْ زَیْدٌ فَاَنْھِیْہِ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیرکی میں اس پر غالب آتا ہوں)۔ ان دونوں مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضم الرا اور اَنْھُوْ کو اَنْھِیْ بکسر الہا پڑھینگے۔ اگرچہ در اصل پہلا مکسور الرا اور دوسرا مضموم الہا ہے۔

سبق نمبر ۵۸

نام باب	بیان خاصیت
سَمِعَ يَسْمَعُ	یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج خوشی - بیماری - رنگ - عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمناک ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا) ؛
فَتَحَ يَفْتَحُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے - اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو† جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اُس نے رکھا) مگر رَكَنَ يَرْكَنُ و اَبَى يَأْبَى چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں ؛
	تنبیہ - عین کلمے یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے جیسے وَعَدَ يَعِدُ - بَلَغَ يَبْلُغُ - اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دونو مجنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا ؛
كَرُمَ يَكْرُمُ	یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اسکے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہے جیسے فَقُهَ (سمجھدار ہوا) اَدُبَ
	نکتہ لطیف - اوصاف خلقی جو ایسی نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَسُنَ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کیواسطے ہوتے ہیں جیسے فَرِحَ
حَسِبَ يَحْسِبُ	اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند لفظ مثال واوی کے آئے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ ؛

† حرف حلقی چھ ہیں - ہمزہ ہاؔ حاؔ خاؔ عین و غین ؛ -

سبق نمبر ۹۰

(ابواب ثلاثی مزید فیہ)

باب	معانی	اِفْعَال	تَفْعِیْل
تعدیہ	لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) أَخْرَجْتُهُ (میں نے اسکو نکالا) حَفِظَ زَیْدٌ سُوْرَةً (زید نے سورۃ حفظ کی) أَحْفَظْتُهُ سُوْرَةً (میں نے اسے سورۃ حفظ کروائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُهُ (میں نے اسکو خوش کیا)
تصییر	کسی چیز کو ماخذ بنانا	أَشْسَعْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی کا تسمہ بنا دیا) ماخذ تسمہ	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا) ماخذ وتر
سلب	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا	شَکٰی زَیْدٌ (زید نے شکایت کی) فَأَشْکَیْتُهُ (میں نے اس کی شکایت دور کر دی)	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ کی چیچڑی کو دور کیا) ماخذ قراد
بلوغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنی نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)
مبالغہ	کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا	أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہو گئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما)
وجدان	کسی چیز کو ماخذ سے متصف پانا	أَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	× ×

ہمزہ باب کے خواص

خاصہ	تشریح	مثال		مثال	
تعریض	مفعول کو محل ماخذ میں لیجانا	اَبَعْتُ الفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لیگیا) (یعنی منڈی میں)		×	×
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا	اَلْبَنَ البَقَرُ (گائے دودوالی ہوگئی) ماخذ لَبَن		نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نور	
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کے کاٹنے کا وقت پہنچا) ماخذ حصاد		×	×
مطاوعت فعل	فعل متعدی کا اسکے اثر کو قبول کرنا تاکہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا	بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اسکو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا)		×	×
نسبت بماخذ	کسی چیز کو ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَكْفَرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)		فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو فسق کی نسبت کی) ماخذ فسق (بدکاری)	
الباس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا	×	×	جَلَّلْتُ الفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُل	
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا	×	×	ذَهَّبْتُ الإِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری کیا) ماخذ ذَہَب	
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	×	×	نَصَّرْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی	
قصر	اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	×	×	هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)	
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بدون اسکے کہ ثلاثی مجرد سے آیا ہو	اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شفقت (مہربانی کرنا)		كَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کی) مادہ مجرد كَلْم (زخمی کرنا)	

سبق نمبر ۱۸

باب نام تَفَعُّل

مثال	مثال	معنی	نام
تَكَوَّفَ زَيْدٌ (زید بزور کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت	ماخذ میں تصنع کا ظاہر کرنا	تکلف
تَأَثَّمَ زَيْدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا) ماخذ حوب	ماخذ سے پرہیز کرنا	تجنب
تَخَتَّمَ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ ترس	ماخذ کو کام میں لانا	تعمل
تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَيْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تَأَبَّطَ الصَّبِيَّ عَمْرٌو (عمرو نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ ابط	کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا	اتخاذ
تَجَرَّعَ زَيْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا	تدریج
تَنَصَّرَ زَيْدٌ (زید نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی	تَحَجَّرَ عَمْرٌو (عمرو پتھر کی مانند ہوگیا) ماخذ حجر	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا	تحول
تَمَوَّلَ زَيْدٌ (زید مالدار ہوگیا) ماخذ مال	×	—	صیرورت
عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ (میں نے اسکو سکھلایا تو وہ سیکھ گیا) ماخذ علم	×	—	مطاوعت فعّل
تَكَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا) مادۂ مجرد کلم (مجروح کرنا)	×	—	ابتدا

ع اس میں ماخذ فعل مطلوب اور مرغوب ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۶۲

باب ـــ نام		مُفَاعَلَہ	تَفَاعُل
اشتراک	دو شخصوں کا ایک کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمر نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمر نے باہم دھول دھپا کیا)
تخییل	دوسرے کو حصول ماخذ کا اپنے میں دکھانا	×	تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید دکھاوے کیلئے اپنے تئیں بیمار بنایا)
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ	× ×
موافقت افعال	افعال کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُهُ (میں نے اسکو دور کیا) بمعنی اَبْعَدْتُهُ	× ×
موافقت تفعیل	تفعیل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ (میں نے اسکو چند کر دیا) بمعنی ضَعَّفْتُهُ	× ×
مطاوعت فاعل	—	× ×	نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسکو چیز دی اس نے لے لی)
ابتداء	—	× ×	تَبَارَکَ اللّٰهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد اس کا برک ہے یعنی اونٹ بیٹھا

فائدہ - باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کے واسطے آتے ہیں لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک کلمہ صیغہ فاعل ہے دوسرا لفظاً مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل (یعنی مرفوع) ہوتے ہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں۔

* تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ [illegible]

سبق نمبر ۶۳

باب نام		افتعال	استفعال
اتخاذ	—	اِتَّجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحر	اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندوستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن
تصرّف	تحصیل میں کوشش کرنا ماخذ	اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب	× ×
تخییر	فاعل کا فعل کو اپنے لئے کرنا	اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اس نے اپنے لئے جو ماپے) ماخذ کیل	× ×
مطاوعت فعل	—	حَمَلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا اور وہ لد گیا)	× ×
طلب	ماخذ طلب کرنا	× ×	اِسْتَغْفَرَ زَيْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر
لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا	× ×	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا) ماخذ رقعہ
وجدان	—	× ×	اِسْتَكْرَمْتُهُ (میں نے اس کو کریم پایا) ماخذ کرم
حسبان	کسی چیز کو موصوف بماخذ گمان کرنا	× ×	اِسْتَحْسَنْتُهُ (میں نے اس کو نیک گمان کیا) ماخذ حسن
تحول	قدیم حیثیت یا صفت سے بدل کر ماخذ بن جانا	× ×	اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر
قصر	—	× ×	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا)

* [illegible] اکتساب [illegible] اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے [illegible] لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

(یعنی ہر ایک جی کو اس کی نیکی کا نفع پہنچ جاتا ہے [illegible])

[illegible]

* [illegible] متعدی ہو جاتا ہے۔

* وجدان [illegible]

سبق نمبر ۹۴

نام باب	لزوم و علاج	مطاوعت فعل و افعل	ابتدا	مبالغہ و لون و عیب	اقتضاب ؎
انفعال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اِس باب سے آئے اُسکے واسطے ضرور ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اُس کے فاکلمے میں یہ سات حرف نہیں آتے ل - م - ر - ن اور تین حرف علت - اگر یہ حرف ہوں تو اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں ؎				
	کَسَرَ (توڑنا) اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا)	کَسَرْتُہٗ - فَانْکَسَرَ - اَغْلَقْتُ الْبَابَ - فَانْغَلَقَ	اِنْطَلَقَ (چلا گیا) (اس کا مجرد بمعنی کھلنا [illegible])	×	×
افعلال - افعیلال	ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب ہوتا ہے				
	×	×	×	اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ (سرخ ہوا) اِحْوَلَّ - اِحْوَالَّ (بھینگا ہوا)	×
افعیعال	اِس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے				
	×	×	×	اِعْشَوْشَبَ (زمین بہت سبز ہوئی)	×
افعوال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اسکے معنی سے مناسبت رکھتا ہو نہیں آتا گویا ایک نئی بنا ہے				
	×	×	×	×	اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑا)

؎ اقتضاب اور ابتدا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتدا کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنی مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے جیسے اشفق مزید فیہ کے معنی ہیں ڈرا اور مجرد شفق کے معنی ہیں مہربان ہوا ؎

سبق نمبر ۶۵

ابواب رباعی مجرّد اور مزید فیہ کے خواص

نام باب	قصر	الباس ماخذ	تعمل	اتخاذ	تحول	مطاوعت فعلل	مبالغہ	اقتضاب
فَعْلَلَۃ	اِس باب سے جتنے فعل آئے ہیں اُن میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کمتر جیسے دَحْرَجَ - زَلْزَلَ - بَأْزَرَ							
	حَمْدَلَ (اُس نے الحمد للہ کہا)	بَرْقَعْتُہٗ (میں نے اسکو برقع اڑھایا)	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اُس نے زعفرانی کپڑا رنگا)	قَنْطَرَ (اُس نے پل بنایا)	×	×	×	×
تَفَعْلُلٌ	×	×	تَبَرْقَعَ زَیْدٌ (زید نے برقع پہنا)	×	تَزَنْدَقَ زَیْدٌ (زید زندیق ہو گیا)	دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسکو لڑھکایا اور وہ لڑھک گیا)	×	×
اِفْعِلَّال	×	×	×	×	×	×	×	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
اِفْعِنْلَال	×	×	×	×	×	تَحَرْجَمْتُہٗ فَاحْرَنْجَمَ (میں نے اسکا خون گرایا پس وہ خون ریختہ ہوا)	اِسْحَنْفَرَ (نہایت شتابی کی)	اِحْرَنْقَطَ (منقبض ہوا)

تنبیہ ابواب ملحقات معانی اور خاصیت میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر اُن میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے ؛

سبق نمبر ۶۶

اسم جامد کے اوزان اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی۔ اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں۔

(۱) **اسم ثلاثی مجرد۔** کلمے کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ۔ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں۔ مگر اہل عرب اسم میں ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمے کے ثقیل سمجھتے ہیں اسلئے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دو وزن ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے:۔

فَلْسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (لٹورا) عُنُقٌ (گردن)۔

فائدہ۔ بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھینگے۔ جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ۔ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ۔ اور فِعِلٌ۔ فَعُلٌ۔ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

(۲) **اسم رباعی مجرد۔** اس کے پانچ وزن ہیں:۔

جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرائش) بُرْثُنٌ (شکاری جانور کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق)۔

(۳) **اسم خماسی مجرد۔** اس کے چار وزن ہیں:۔

سَفَرْجَلٌ (بہی) قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)

(۴) **اسم خماسی مزید فیہ** ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بیشمار ہیں۔ مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں:۔

عَضْرَفُوطٌ (ہاتھی) خُزَعْبِیلٌ (مکر باطل) قِرْطَبُوسٌ (تیز رو اونٹنی) قَبَعْثَرَی (بخیل) خَنْدَرِیسٌ (شراب کہنہ)۔

سبق نمبر ۶۷

مصدر کا بیان

اوزان سماعی ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان در اصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے اُن مصادر کے صرف اخیر میں زیادتی کی جاتی ہے۔

(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے اُن مصادر کے اول اور اوسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادتی کی جاتی ہے

مصادر جن کا عین ساکن ہے

فَعْلٌ اصل وزن ہے جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا)۔

فَعْلَةٌ بزیادت تا جیسے رَحْمَةٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَةٌ (گمشدہ چیز کو ڈھونڈنا) كُدْرَةٌ (تاریک ہونا)۔

فَعْلَى بزیادت الف مقصورہ جیسے دَعْوَى (بلانا) ذِكْرَى (یاد کرنا) بُشْرَى (خوشخبری دینا)۔

فَعْلَانٌ بزیادت الف و نون جیسے لَيَّانٌ (رمز نا) حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)۔

متحرک العین

فَعَلٌ بلا زیادت حرف جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈنا) خَنِقٌ (گلا گھونٹنا)۔

فَعِلَةٌ بزیادت تا جیسے غَلَبَةٌ (غالب ہونا) سَرِقَةٌ (چرانا)۔

فَعَلَانٌ بزیادت الف و نون جیسے نَزَوَانٌ (کودنا)۔

فُعَلٌ بلا زیادت جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) هُدًى (راہ دکھلانا)۔

فُعَالٌ بزیادت الف در وسط جیسے ذَهَابٌ (جانا) سِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)

فُعَالَةٌ بزیادت تا جیسے زَهَادَةٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَايَةٌ (جاننا) نُعَايَةٌ (نا فرمانی کرنا)۔

فَعِيلٌ و فُعُولٌ بزیادت ی و جیسے وَجِيفٌ (تپنا) دُخُولٌ (آجانا)۔

فَعِيلَةٌ و فُعُولَةٌ بزیادت تا جیسے قَطِيعَةٌ (رشتہ قطع کرنا) صُعُوبَةٌ (سختی کرنا)۔

مَفْعِلٌ بزیادت میم در اول جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)۔

مَفْعَلَةٌ بزیادت تا جیسے مَسْعَاةٌ (کوشش کرنا) مَحْمَدَةٌ (سراہنا)۔

فائدہ۔ فُعُولٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا اور وہ پانچ یہ ہیں:۔

وَضُوءٌ (وضو کرنا) طَهُورٌ (پاک ہونا) وَلُوعٌ (حریص ہونا) وَقُودٌ (ایندھن ڈالنا) قَبُولٌ (قبول کرنا)

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں:۔

اسم فاعل کی مثال جیسے کَاذِبَۃٌ (بمعنی کذب) بَاقِیَۃٌ (بمعنی بقا) خدا تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ (کیا تو ان میں سے کسی کے لئے بقا دیکھتا ہے)۔

اسم مفعول کی مثال جیسے مَیْسُورٌ (بمعنی یسر) مَفْتُونٌ (بمعنی فتنہ)۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے)۔ مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے۔ کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے۔ اور اس سے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَۃٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَۃٌ اسم مجرد۔ ایسا ہی اِعْطَاءٌ وعَطَاءٌ اِمْهَالٌ و مَهْلٌ اِبْیِضَاضٌ و بَیَاضٌ بعض لوگ ان اسما کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں۔

سبق نمبر ۶۸

اوزان قیاسی (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُولٌ (بضم ف) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُولًا اور اگر عین کلمہ کسور ہو تو اکثر فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا۔ اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا۔ جَهِلَ جَهْلًا۔ اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَۃٌ فِعَلٌ فَعَلٌ فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے کَرَامَۃً۔ عِظَمًا۔ کَرَمًا۔ حُسْنًا۔

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے۔ خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور۔ جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مُقْتَلٌ (مار ڈالنا)۔ مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے۔ کبھی اس کے آخر میں ۃ بھی لاحق ہوتی ہے جیسے مَسْئَلَۃٌ (پوچھنا)۔

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنی وحدت کے بنا کیا جائے تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر۔ اور جب واسطے معنی نوع کے بنا کیا جائے تو فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلْس سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ کا بیٹھنا) مرۃ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے۔ اگر مصدر کے آخر میں ۃ ہے تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائیگا جیسے ہِدَایَۃٌ وَاحِدَۃٌ۔ ہِدَایَۃٌ حَسَنَۃٌ ۔

فائدہ۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (نوالہ) اور فُعَالَۃٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشہ ناخن)۔

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں ان کے مصادر اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا)، تِجَارَۃٌ (سوداگری کرنا)۔

بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے وَکَالَۃٌ (وکیل ہونا) وِلَایَۃٌ (حکومت کرنا)۔

فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا)۔

فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے جیسے نُبَاحٌ (کتّے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ھَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز کرنا) زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا)۔

فُعَالٌ دردوں اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد سر کا ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا)

فُعْلَۃٌ رنگوں کے واسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا) کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا)

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَال اور فِعِّیْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے

تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ

حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ۔ دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَۃٌ

سبق نمبر ۹۹

تانیث کا بیان

مؤنث وہ ہے جس میں علامت تانیث کی ہو۔ علامتیں تین ہیں :-

(۱) ۃ۔ یہ علامت تانیث کی ہے۔ اسماے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کے لئے لگائی جاتی ہے۔ جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَءَۃٌ اور قَائِلٌ سے قَائِلَۃٌ ۔

(۲) الف مقصورہ۔ افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلیٰ اس علامت کے لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنیٰ (نیک عورت) ۔

(۳) الف ممدودہ۔ اَفْعَل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے۔ جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت) ۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری لفظی ۔

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے ۔

لفظی وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو۔ کبھی اس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْریٰ (خوشخبری) صَحْرَاءُ (جنگل) ۔

اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر)۔ پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں ۔

---

* ۃ تانیث کے علاوہ اور مطالب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً ضربۃ۔ نوع۔ جس کا بیان صفحہ ۱۰۴ میں ہو چکا ہے ایسا ہی وحدت اور جمع کے واسطے بھی جیسا کہ جمع کے بیان میں مذکور ہوتا ۔

مؤنث سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع اور تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کیے جاتے ہیں +

اوّل۔ وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :۔

(الف) بدن کے تمام جفت اعضا۔ جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خَرْطُوْمٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ +

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ +

(د) دوزخ کے کل نام جیسے جَهَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ +

(ہ) جمعیں سوائے مذکر سالم کے +

دوسرے۔ وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوں +

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں +

(ب) حروف تہجی مثلاً الف - ب - ت وغیرہ اور حروف عامل مثلاً مِنْ - اِلٰی وغیرہ +

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع راکِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) + لیکن اِبِلٌ - خَیْلٌ - غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں +

+ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا۔ اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو میں معلوم ہوگا +

سبق نمبر ۷

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

۱- **واحد** جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ - اِمْرَأَۃٌ ۔

۲- **تثنیہ** جو دو پر دلالت کرے - یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح - اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے * جیسے رَجُلَانِ - اِمْرَأَتَانِ ۔

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلۂ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں و کا بدل ہو ** تو و ہو جاتا ہے - جیسے عَصًا سے عَصَوَانِ - اور ی کا بدل ہو تو ی ہو جاتا ہے - جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ - اور غیر سہ حرفی میں عموماً ی ہو جاتا ہے - خواہ و یا ی کا بدل ہو جیسے مُصْطَفٰی (مادہ صفو) سے مُصْطَفَیَانِ - اور مُجْتَبٰی (مادہ جبی) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ۔

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے - جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزے کا و سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ - ورنہ جائز - جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ اور کِسَاءَانِ

---

* تثنیہ کی اصل علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے - مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں ی ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ - اسکا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ۔

** اس بات کی شناخت کہ الف و کا بدل ہے یا ی کا - یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو و کا بدل سمجھو - اور بصورت ی ہو - تو ی کا - اور غیر سہ حرفی میں گو مطلقاً ی کی صورت ہوتا ہے مگر اصل مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

مؤنث سماعی کی شناخت کے واسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع اور تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں ؛

اوّل۔ وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-

(الف) بدن کے تمام جفت اعضا۔ جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنے ہیں ؛

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خُرْطُوْمٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ ؛

(ج) ہوا کے تمام نام۔ جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ ؛

(د) دوزخ کے کل نام۔ جیسے جَهَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ ؛

(ہ) جمعیں سوائے مذکر سالم کے ؛

دوم۔ وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونو جائز ہیں ؛

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل البقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں ؛

(ب) حروف تہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حروف عامل مثلاً مِنْ۔ اِلٰی وغیرہ ؛

(ج) اسم جمع مثلاً رَكْبٌ (اسم جمع رَاكِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) ؛

لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں ؛

٭ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا۔ اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو میں معلوم ہوگا ؛

سبق نمبر ۷

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ - اِمْرَأَةٌ ؛

۲- تثنیہ جو دو پر دلالت کرے - یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح - اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے ٭ جیسے رَجُلَانِ - اِمْرَأَتَانِ ؛

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلۂ ذیل تغیرات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں و کا بدل ہو٭٭ تو و ہو جاتا ہے - جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ - اور ی کا بدل ہو تو ی ہو جاتا ہے - جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ - اور غیر سہ حرفی میں عموماً ی ہو جاتا ہے - خواہ و یا ی کا بدل ہو جیسے مُصْطَفٰی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ - اور مُجْتَبٰی (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ؛

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے - جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزے کا و سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ - ورنہ جائز - جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ اور کِسَاءَانِ

٭ تثنیہ کی اصل علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے - مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں ی ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ - اسکا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ؛

٭٭ اس بات کی شناخت کہ الف و کا بدل ہے یا ی کا - یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو و کا بدل سمجھو - اور بصورت ی ہو - تو ی کا - اور غیر سہ حرفی میں گو مطلقاً ی کی صورت ہوتا ہے مگر اصل مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ؛

(۳) جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ اسکی دو قسمیں ہیں :-

اوّل جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اُسکے آخر میں وْ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وْنَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور اٰ ـ تٌ لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ اگر واحد کے آخر میں ۃ تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ ؞

تنبیہ۔ جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل پر لحاظ رکھنا ضروری ہے :-

۱- اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع وْنَ سے آئیگی - جیسے زَیْدٌ - زَیْدُوْنَ - قَائِلٌ - قَائِلُوْنَ +

۲- اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت مؤنث غیر عاقل کی ہو - تو جمع اٰت سے آئیگی - جیسے هِنْدٌ - هِنْدَاتٌ - قَائِلَۃٌ - قَائِلَاتٌ - اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) - صَافِنَاتٌ - ان دو شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کی صفت ہوتی ہے۔ غیر صفت یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی - پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاهِقٌ کی جمع نَاهِقُوْنَ نہیں ہوسکتی - کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے اَرْضٌ - سَنَۃٌ کی جمع اَرْضُوْنَ اور سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے +

دوم جمع مکسّر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں :-

ایک جمع قلّت جسکا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے - دوسری جمع کثرت جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے - جمع قلت کے چار وزن ہیں اور جمع کثرت کے اوزان بیشمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر - مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

سبق نمبر ۷۱ و ۷۲

جمع قلت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	امثلہ
١ اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ ج ۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا ۔ قَوْسٌ (کمان) کی جمع اَقْوُسٌ اور عَيْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ شاذ ہے ۔ اسم چار حرفی میں جن کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور مؤنث معنوی ہو ۔ یہ جمع بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ ۔
٢ اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ ج ۔ ضَيْفٌ (مہمان) اَضْيَافٌ جمع ۔
	فُعْلٌ	حُرٌّ (میل) اَحْرَارٌ ج
	فِعْلٌ	عِيْدٌ (م) اَعْيَادٌ ج
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (پہلوان) اَبْطَالٌ ج
	فَعِلٌ	كَتِفٌ (مونڈھا) اَكْتَافٌ ج
	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ ج
	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ ج
	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ ج
	فِعَلٌ اسم	عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ ج
	فَعِيْلٌ	شَرِيْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ ج
٣ اَفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو جیسے طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ ج ۔ رَغِيْفٌ (روٹی) اَرْغِفَةٌ ج ۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے جیسے حَبِيْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ ج ۔
٤ فِعْلَةٌ	فَعِيْلٌ	صَبِيٌّ (لڑکا) صِبْيَةٌ
	فَعَلٌ	فَتًى (جوان) فِتْيَةٌ
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ

جمع کثرت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
۱ فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ	أَحْمَرُ (سرخ) حُمْرٌ جمع
۲ فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف ہو	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ ج حَبَانٌ (بزدل) جُبُنٌ ج
	فَعِيلٌ	اسم یا صفت	رَغِيفٌ (روٹی) رُغُفٌ ج نَذِيرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ ج
	فَعُولٌ	بمعنی فاعل	عَمُودٌ (ستون) عُمُدٌ ج ۔ صَبُورٌ (صابر) صُبُرٌ ج
۳ فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ ج
	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ ج ۔ تُخْمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ ج
	فُعْلیٰ	مؤنث اسم تفضیل	نُصْرٰی (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ ج ۔
۴ فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ ج ۔ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ ج
۵ فُعَلَةٌ	فاعِل	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ ج
۶ فُعَلَةٌ	فاعِل	صفت عاقل ناقص	قَاضٍ (قاضی) قُضَاةٌ ج اصل قُضَيَةٌ تھا
۷ فِعَلَةٌ	فِعْل	•	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ ج
۸ فُعَّلٌ	فاعل فاعلة	صفت	نَائِمٌ ۔ نَائِمَةٌ (خوابیدہ) نُوَّمٌ ج
۹ فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت صحیح عاقل	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ ج
۱۰ فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف	زَنْدٌ (پہنچا) زِنَادٌ ج صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ ج
	فَعَلٌ	مضاعف اجوف ناقص نہ ہو	جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ ج ۔ حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ ج
	فَعْلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ ج ۔ رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ ج
	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيمٌ ۔ كَرِيمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ ج
	فَعْلیٰ	مؤنث فعلان کی	عَطْشیٰ (پیاسی عورت) عِطَاشٌ ج

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
۱۱ فُعُول	فَعْل، فَعْل فَعْلَۃ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ (پیسہ) فُلُوسٌ ج حِمْلٌ (بوجھ) حُمُولٌ ج قُرْءٌ (حیض) قُرُوْءٌ ج ذَکَرٌ (نر) ذُکُوْرٌ ج۔ بَدْرَۃٌ (رم) بُدُوْرٌ ؛
۱۲ فُعْلَان	فَعِیْلٌ	غیر صفت	رَغِیْفٌ (رم) رُغْفَانٌ ج
	فَاعِلٌ، اَفْعَلُ، فُعَالٌ	صفت	رَاکِبٌ (سوار) رُکْبَانٌ۔ اَحْمَرُ حُمْرَانٌ۔ شُجَاعٌ شُجْعَانٌ
۱۳ فِعْلَان	فَعِیْلٌ، فُعَالٌ	صفت	سَرِیْعٌ (تیز رو) سِرْعَانٌ۔ شُجَاعٌ شِجْعَانٌ
	فُعَلٌ	اسم	صُرَدٌ (گنجشک) صِرْدَانٌ
	فَعَلٌ، فُعْلٌ	صفت	تَاجٌ (تو ج) تِیْجَانٌ۔ عُوْدٌ (لکڑی) عِیْدَانٌ
۱۴ فَعْلٰی	فَعِیْلٌ	بمعنی مفعول	جَرِیْحٌ (مجروح) جَرْحٰی
۱۵ فِعْلٰی	فَعَلٌ، فَعْلَانٌ	صرف دو لفظ میں	حَجَلٌ (چکور) حِجْلٰی۔ ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبٰی
۱۶ فُعَلَاء	فُعَالٌ	صفت	جُبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ۔ شُجَاعٌ شُجَعَاءُ
	فَعِیْلٌ، فَاعِلٌ	صفت	شَرِیْفٌ شُرَفَاءُ۔ شَاعِرٌ شُعَرَاءُ
۱۷ اَفْعِلَاء	فَعِیْلٌ	صفت عاقل یا اقص یا مضعف	غَنِیٌّ (دولتمند) اَغْنِیَاءُ۔ حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّاءُ
۱۸ فَعَالٰی	فَعْلَاءُ، فَعْلٰی	اسمی	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارٰی۔ فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوٰی۔ ذِفْرٰی (گدی) ذَفَارٰی۔ سُعْدٰی (نام عورت) سَعَادٰی
	فَعْلٰی	صفت	حَرْمٰی (شلی بکری) حَرَامٰی۔ خُنْثٰی (ہیجڑا) خَنَاثٰی
	فَعْلَانُ	صفت	سَکْرَانُ (مست) سَکَارٰی
۱۹ فُعَالٰی	فَعِیْلٌ	بمعنی مفعول	اَسِیْرٌ (قیدی) اُسَارٰی
	فَعْلَانُ	صفت	سَکْرَانُ۔ سُکَارٰی

منتہی الجموع کے اوزان

وزنِ جمع	وزنِ مفرد	شرط	امثلہ
مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ	اسم ظرف یا اسم آلہ	مَسْجِدٌ مَسَاجِدُ ج ۔ مِضْرَبٌ مَضَارِبُ ج
	مَفْعُلَةٌ	—	مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ ج
فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ	اسم ہو یا صفت	کَاتِبَةٌ (بیس شانہ سے) کَوَاتِبُ ج ۔ نَائِمَةٌ ۔ نَوَائِمُ ج
	فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	کَاهِلٌ (شانہ) کَوَاهِلُ ج ۔ نَاهِقٌ (ہینگنے والا) نَوَاهِقُ ج
فَعَائِلُ	فَعِيْلَةٌ	اسم ہو یا صفت	سَفِيْنَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ ج ۔ نَفِيْسَةٌ (عمدہ) نَفَائِسُ ج
	فَعُوْلَةٌ	صفت	عَجُوْزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ ج
	فُعَالَةٌ	اسم	حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ ج ۔ رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ ج
			ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ ج
	فِعَالٌ	اسم	شِمَالٌ شَمَائِلُ ج
فَعَالٰی / فَعَالِیْ	فَعْلَاءُ	اسم ہو یا صفت	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِی ج ۔ عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارٰی ج
	فَعْلٰی	اسم	فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوِیْ ج
	فِعْلٰی	اسم	ذِفْرٰی (پس گوش) ذَفَارِیْ ج
مَفَاعِيْلُ	مِفْعَالٌ	اسم آلہ	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيْحُ ج
	مفعول	—	مَلْعُوْنٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِيْنُ ج

تنبیہ: جو اسم رباعی یا اسکا ہم وزن ہو اسکی جمع فَعَالِلُ وزن (نمبر ۱) کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَافِرُ ۔ اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ ۔ اگر آخر میں ة ہو تو گر جائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ تَجَارِبُ ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو یعنی قبل مکسور سے بدلکر اسکی جمع وزن نمبر (۲) کی صورت میں ہوگی جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيْسُ ۔ سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِيْنُ ۔ اِقْلِيْمٌ (ملک) اَقَالِيْمُ ۔ جو اسم خماسی ہو اسکا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ ۔ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ ۔ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسکو بھی گرا دو جیسے عَنْدَلِيْبٌ (بلبل) عَنَادِلُ ۔

جمع کے متعلق چند فوائد

(۱) کبھی جمع کے حروف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور۔ اسکو اصطلاح میں جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں۔ جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُو ۔

(۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّھَاتٌ ۔ فَمٌ (منہ) اَفْوَاہٌ ۔ مَاءٌ (پانی) مِیَاہٌ ۔

(۳) کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی، کشتیاں) ۔

(۴) کبھی جمع کی بھی جمع کی جاتی ہے اور اس کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ جیسے

کَلْبٌ (کتا) اَکْلُبٌ ۔ اَکَالِبُ	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ ۔ حُمُرَاتٌ
نِعْمَۃٌ (نعمت) اَنْعُمٌ ۔ اَنَاعِمُ	بَیْتٌ (گھر) بُیُوْتٌ ۔ بُیُوْتَاتٌ

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں انکو اسم جنس کہتے ہیں۔ جیسے

شَجَرَۃٌ (درخت) شَجَرٌ (درخت)	کَمْأٌ (کھمبی) کَمْأَۃٌ (کھمبیاں)
تَمْرَۃٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں)	جَبْأٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْأَۃٌ (بہت سے گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں اور ان کا واحد نہیں ہوتا۔ جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَھْطٌ (جتھا) یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے۔ جیسے رَاکِبٌ (سوار) رَکْبٌ (سواران) رَفِیْقٌ (ہمراہی) رُفْقَۃٌ (ہمراہیان) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاران) صَاحِبٌ (مصاحب) صَحَابَۃٌ (مصاحبان) ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں ۔

سبق نمبر ۳۷

نسبت کا بیان

اِسم کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں۔ اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے اُس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے۔ جیسے هِنْدِيٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو) مَسِيحِيٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو)۔ نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں۔

(۱) جس لفظ کے آخر میں ة ہو نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے كُوفَةٌ كُوفِيٌّ۔ مَكَّةُ مَكِّيٌّ اور نسبت کے بعد مؤنث کے لئے ة زیادہ کردی جاتی ہے۔ جیسے كُوفِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ ⁺

(۲) فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ۔ فُعَيلَةٌ جب ناقص ہوں تو پہلی یٔ کو دور کریں اور دوسری کو وٓ سے بدلکر ماقبل کو فتحہ دیں جیسے عَلِيٌّ عَلَوِيٌّ۔ غَنِيَّةٌ غَنَوِيٌّ۔ أُمَيَّةُ أُمَوِيٌّ ⁺

(۳) جو اسم غیر اجوف وغیر مضاعف فَعِيلَةٌ یا فَعُولَةٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَيلَةٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علت و ة کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے جیسے مَدِينَة مَدَنِيٌّ۔ كهولة كهلى۔ جهينة جهنى۔ مگر طَبِيعَةٌ اور سَلِيقَةٌ سے طَبِيعِيٌّ اور سَلِيقِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے ⁺

(۴) فَعِيلٌ اور فُعَيلٌ صحیح سے یٔ نہیں گرتی۔ جیسے رَبِيع رَبِيعِيٌّ۔ عُبَيدٌ عُبَيدِيٌّ۔ مگر ثَقِيفٌ سے ثَقَفِيٌّ اور قُرَيْش سے قُرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے ⁺

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو وٓ سے بدل جاتا ہے جیسے رِضًی رِضَوِیٌّ

مَوْلٰی۔ مَوْلَوِیٌّ اور جو پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفٰی۔ مُصْطَفِیٌّ
مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے۔

(۶) الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے۔ جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِیٌّ اور اگر علامت
تانیث ہو تو وَ سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ۔ اور اگر اصلی
حرف کا بدل ہو تو دونو صورتیں جائز ہیں۔ جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ
و سَمَاوِیٌّ۔

(۷) جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو۔ وہ قائم مقام یائے نسبت
کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی کا پیرو)

(۸) اگر یٰ تیسری جگہ بعد کسرہ یا یٰ کے ہو تو وَ سے بدل جاتی ہے اور ماقبل کو فتحہ
دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٍ (عَمِیٌ) سے عَمَوِیٌّ۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور اگر
چوتھی جگہ ہو تو اُس کا حذف اور وَ سے ابدال دونو جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیْ سے
دِھْلِیٌّ و دِھْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے مُشْتَرِیْ سے
مُشْتَرِیٌّ۔

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت
حرف اصلی واپس آجاتا ہے۔ جیسے اَخٌ۔ اَخَوِیٌّ۔ اَبٌ۔ اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ۔ دَمَوِیٌّ۔

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے جیسے نُوْرٌ۔ نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ
حَقَّانِیٌّ۔ هِنْدٌ هِنْدَوَانِیٌّ (سیف ہندی) مَرْوٌ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی)
رَیّ سے رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا)۔ یمن سے یَمَانِیٌّ۔ بادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ
(جنگلی)۔

سبق نمبر ۷

تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیر کریں اسے مکبّر اور جو تغیر پاکر بنے اسے مصغّر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اس کے مدلول کی چھٹائی معلوم ہوتی ہے۔

تصغیر کے پانچ وزن ہیں :-

(۱) فُعَیْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے۔ جیسے رَجُلٌ۔ رُجَیْلٌ۔ عَبْدٌ۔ عُبَیْدٌ۔

(۲) فُعَیْلِلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ مُضَیْرِبٌ۔ جَعْفَرٌ جُعَیْفِرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ سُفَیْرِجٌ۔

(۳) فُعَیْلِیْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ۔ قِرْطَاسٌ۔ قُرَیْطِیْسٌ۔ خَنْدَرِیْسٌ۔ خُنَیْدِرِیْسٌ۔

(۴) فُعَیْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَکْرَانٌ۔ سُکَیْرَانٌ۔ اَجْمَالٌ اُجَیْمَالٌ۔

(۵) فُعَیْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے۔ جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَیْرِجِلٌ۔

فائدہ۔ اگر مؤنث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ۃ ظاہر کیجاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَیْضَۃٌ شَمْسٌ (سورج) شُمَیْسَۃٌ۔

فائدہ۔ علامت تانیث۔ تثنیہ و جمع و نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے۔ جیسے طَلْحَۃٌ طُلَیْحَۃٌ۔ حُبْلٰی حُبَیْلٰی حَمْرَاءُ حُمَیْرَاءُ۔ رَجُلَانِ رُجَیْلَانِ۔ ہِنْدَاتٌ ہُنَیْدَاتٌ۔ بَصْرِیٌّ۔ بُصَیْرِیٌّ۔

فائدہ۔ جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو تصغیر کے وقت اپنے اصل پر آجاتا ہے۔ جیسے مُذْ مُنَیْذٌ۔ عِدَۃٌ وُعَیْدَۃٌ۔ اِبْنٌ بُنَیٌّ۔ بِنْتٌ بُنَیَّۃٌ۔

فائدہ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ ہو وہ ی سے جیسے ضَارِبٌ ضُوَیْرِبٌ۔ حِمَارٌ حُمَیِّرٌ (حُمَیْرٌ)۔

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آتے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصنفین یوروپ نے معرفہ نکرہ کے اقسام اور بحث حرف کے متعلق جو ایزادی کی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُسکا بھی کیا جائے چنانچہ یہ ضمیمہ انہی امور پر مشتمل ہے۔

سبق نمبر ۵۷

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جو معین شے پر دلالت کرے نکرہ وہ ہے جو غیر معین شے پر دال ہو۔

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں

۱- علم جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْدٌ (نام شخص) کُوْفَۃُ (نام شہر)۔

۲- معرف باللام یعنی جس اسم پر اَلْ* داخل ہو۔ جیسے اَلْحَبِیْبُ۔

۳- ضمیر۔ جیسے انا (میں) اَنْتَ (تو) وغیرہ۔

۴- اسم اشارہ۔ جیسے ھٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ)۔

۵- اسم موصول جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جن)۔

۶- جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)

ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ ہو یعنی اسم ظاہر کی طرح مستعمل ہو۔ جیسے انا (میں)۔

(۲) ضمیر متصل جو اپنے ماقبل کا جزو بن کر مستعمل ہو جیسے ضَرَبْتُ کی ت۔

* اَلْ حرف تعریف ہے اور اسم نکرہ کے اول میں آکر اُسکو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو کہ سکتے ہیں مگر اَلرَّجُلُ خاص وہ شخص جو متکلم یا مخاطب کو معلوم ہے۔ دیکھو کتاب الاول صفحہ ۶۵

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل منصوب منفصل۔ گردان یوں آئیگی :-

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاهَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب۔ مجرور۔ بیان انکا حسب ذیل ہے :-

(۱) ضمائر مرفوع متصل

اس کی دو قسمیں ہیں بارز۔ مستتر۔ بارز ظاہر کو کہتے ہیں وہ تعداد میں گیارہ ہیں۔
ا۔ و۔ ن۔ تَ۔ تِ۔ تُ۔ تُمَا۔ تُمْ۔ تُنَّ۔ نَا۔ ی اور ی مضارع و امر کے ساتھ خاص ہے۔ تفصیل ان کی سبق نمبر ۳ و ۷ میں مذکور ہو چکی ہے۔ مستتر پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی۔ بلکہ ذہن میں مانی جاتی ہے۔ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ۔ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ۔ تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِيَ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں أَنْتَ أَضْرِبُ میں أَنَا۔ نَضْرِبُ میں نَحْنُ ۔

سبق نمبر ۷

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں۔ اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اس کو مارا) میں ہٗ ضمیر مفعول ہے گردان یوں آئیگی:۔

غائب	مخاطب	متکلم
ضربہ	ضربکَ	ضربنی ٹ
ضربھما	ضربکما	ضربنا
ضربھم	ضربکم	
ضربھا	ضربکِ	
ضربھما	ضربکما	
ضربھن	ضربکنّ	

ٹ اصل ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبِیْ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے واسطے حفاظت فتحہ کے نؔ ماقبل یؔ کے بڑھا دیا اسکو نون وقایہ کہتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح کے بعد اشباع ہو کر و معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمے کی آواز دیتا ہے جیسے اِضْرِبْہُ۔

(۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور انکی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے لَہٗ۔ لہما۔ لھم۔ لھا۔ لھما۔ لھنّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم میں کہینگے۔ کتابہ۔ کتابھما۔ کتابھم۔ کتابھا۔ کتابھما۔ کتابھنّ الخ

تنبیہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اگر ماقبل اسکے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر یؔ معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے بِہٖ اور اگر ماقبل یؔ ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھینگے۔ جیسے عَلَیْہِ۔ فِیْہِ

سبق نمبر ۷

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کے واسطے یہ الفاظ مقرر ہیں :-

اسم اشارہ قریب		واحد	تثنیہ	جمع
	مذکر	ذا	ذان	اُولاءِ (بالمد)
	مؤنث	تا - تہ - تہی - تی ذہ - ذہی - ذی	تان	اُولیٰ (بالقصر)

ہا حرف تنبیہ				
	اِن اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے			
	مذکر	ھٰذا	ھٰذانِ	ھٰؤلاءِ
	مؤنث	ھٰذِہٖ	ھاتان	

اسم اشارہ بعید				
	اسم اشارہ قریب کے بعد ک یا لک لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے			
	مذکر	ذاک ذٰلک	ذانک	اُولٰئک اولاک اولالک
	مؤنث	تاک تلک	تانک	

اسم اشارہ مکان		
	اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں۔ مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو	
	قریب کے واسطے	بعید کے واسطے
	ھُنا - ھٰھُنا	ھِنّا ھُناک - ھُنالِک - ثَمَّ - ثَمَّہ

اسمائے موصول کے واسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	الذی	اَلّذانِ	الّذین - الاُلیٰ
مؤنث	اَلّتی	اَللّتانِ	اللاتی - اللواتی اللائی - اللاء

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے

سبق نمبر ۷۸ و ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد صفتی

اسم عدد ذاتی وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے جیسے اثنان (دو)

اسم عدد صفتی وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا)

یہ اسما تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں :-

عددی صفت	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث	عددی صفت	اسم عدد مذکر	اسم عدد مؤنث
۱	وَاحِدٌ / اَحَدٌ	وَاحِدَةٌ / اِحْدٰی	۱۱	اَحَدَ عَشَرَ	اِحْدٰی عَشَرَةَ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ / ثِنْتَانِ	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشَرَةَ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
۴	اَرْبَعَةٌ	اَرْبَعٌ	۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ	اَرْبَعَ عَشَرَةَ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَةَ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشَرَةَ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَةَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانَ عَشَرَةَ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشَرَةَ
۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ			

یاد رکھنا چاہئے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور ۳ سے دس تک کی خلاف قیاس یعنے مذکر ۃ کے ساتھ اور مؤنث بغیر ۃ کے - ۱۱ و ۱۲ بھی دونو قیاس کے موافق ہیں ؛

اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلے جز کے ساتھ ۃ ہوگی اور مؤنث میں دوسری جز کے ساتھ

عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر مؤنث برابر ہے اور ان کے واسطے یہ لفظ مقرر ہیں :-

۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
عِشْرُوْنَ	ثَلٰثُوْنَ	اَرْبَعُوْنَ	خَمْسُوْنَ	سِتُّوْنَ	سَبْعُوْنَ	ثَمَانُوْنَ	تِسْعُوْنَ

جب اکائیاں ان کے ساتھ ملائی جائیں تو ا و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس - عشرات کے بعد سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے - سینکڑے کے لئے مِائَۃ اور ہزار کے واسطے اَلْفٌ مقرر ہے اور ان دونو کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک پہنچتا ہے - مثلاً مِائَۃُ الف (ایک لاکھ) الفُ الفٍ (دس لاکھ) وغیرہ ٭

فائدہ - بولتے وقت احاد (اکائی) کو پہلے بولینگے - پھر عشرات کو - پھر مِأت کو اور الوف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجے کے بعد وَ عاطفہ بڑھائی جائیگی - جیسے ھٰذِہِ السَّنَۃُ سَنَۃُ اربع عشرۃ وثلثمائۃٍ والفٍ من الھجرۃ (۱۳۱۴ھ ہجری) ٭

اسمائے اعداد صفتی پہلے عدد کے سوا فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور ان کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے - یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی سے اس طرح آتے ہیں :-

اَوَّلُ مذکر کے واسطے		اُولٰی مؤنث کے واسطے		سَادِسٌ مذکر کے واسطے		سَادِسَۃٌ مؤنث کے واسطے	
ثَانٍ	″	ثَانِیَۃٌ	″	سَابِعٌ	″	سَابِعَۃٌ	″
ثَالِثٌ	″	ثَالِثَۃٌ	″	ثَامِنٌ	″	ثَامِنَۃٌ	″
رَابِعٌ	″	رَابِعَۃٌ	″	تَاسِعٌ	″	تَاسِعَۃٌ	″
خَامِسٌ	″	خَامِسَۃٌ	″	عَاشِرٌ	″	عَاشِرَۃٌ	″

اس سے آگے حادی عشر و حادیۃ عشر وغیرہ اسی ترتیب سے کہینگے ٭

اعداد کسری یہ کسور نصف کے سوا اثنائی سے دسویں تک فُعْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا - شمار کی یہ صورت ہے :-

نِصْفٌ	ثُلُثٌ	رُبُعٌ	خُمُسٌ	سُدُسٌ	سُبُعٌ	ثُمُنٌ	تُسُعٌ	عُشُرٌ
$\frac{1}{2}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{1}{4}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{7}$	$\frac{1}{8}$	$\frac{1}{9}$	$\frac{1}{10}$

عُشُر کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزْءٌ مِن احد عشر جزءًا ($\frac{1}{11}$) وغیرہ ٭

سبق نمبر ۸

حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ

حروف عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے۔ حروف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ تفصیل انکی حسب ذیل ہے:۔

(۱) **حروف الجر** تعداد میں سترہ ہیں اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں ؎

بَا و تَا و کَاف و لَام و وَاو۔ مُنْذُ و مُذْ۔ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

حروف جر کی مثالیں

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا)

زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو مارونگا)

مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)

رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے نکلا)

زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

تَاللّٰہِ لَاَقْتُلَنَّ زَیْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کرونگا)

اَلْمَالُ لِزَیْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

مَا رَاَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

رَاَیْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَیْدٍ (میں نے تمام قوم کو زید کے سوا دیکھا)

جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَیْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گزرا)

رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے چلایا)

اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَاْسِھَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھالیا)

فائدہ۔ عَدَا اور خَلَا کے پہلے جب لفظ مَا آئے تو وہ تو اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَدِمَ الْقَافِلَۃُ مَا خَلَا بَکْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)۔

(۲) **حروف مشبہ بالفعل** تعداد میں چھ ہیں جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں

اور خبر کو رفع۔ وہ یہ ہیں :۔

اِنَّ با اَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ — ناصب اسم اند رافع در خبر ضد ما و لا

جیسے
اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)
کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)
قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)
سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاهِبٌ (میں نے سنا کہ زید جاتا ہے)
لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)
لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(۳) حروف النداء۔ تعداد میں پانچ ہیں یا۔ ایا۔ هیا۔ ای۔ همزہ۔ یا عام ہے قریب بعید دونوں کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ ایا۔ هیا واسطے بعید کے ای۔ همزہ واسطے قریب کے اسم مفرد ان کے بعد مضموم ہے اور اسم مضاف منصوب جیسے یَا اَللّٰهُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ٭

(۴) حروف الشرط۔ تعداد میں چار ہیں۔ ان۔ لو۔ لولا۔ امّا ٭

جیسے
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کریگا)
لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتا تو عمر تباہ ہو جاتا)
لَوْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَكْرَمْتُهٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اسکی عزت کرتا)
جَاءَ اَخَوَاكَ اَمَّا زَیْدٌ فَاَكْرَمْتُهٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَهَنْتُهٗ (تیرے دو تو بھائی آئے۔ زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی لت)

(۵) حروف نواصب المضارع تعداد میں چار ہیں۔ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :۔

اَنْ و لَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چار حرف معتبر — نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضا

ان کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ٭

(۶) حروف جوازم المضارع تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں ۔

اِنْ و لَمْ لَمَّا و لامِ امر و لاءِ نہی نیز — پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا

ان کا بیان بھی فعل مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے ٭

(۷) حروف النفی تعداد میں دو ہیں ما۔ لا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)۔ لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (تجھ سے کوئی بزرگ نہیں) ٭

سبق نمبر ۱۸

حروف غیر عاملہ کا بیان

(۱) حروف عطف تعداد میں دس ہیں :-

وَ - فَ - ثُمَّ - حَتّٰی - اَوْ - اِمَّا - اَمْ - لَا - بَلْ - لٰکِنْ

مثالیں

جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو آگئے)

اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اسکا بھائی)

ھٰذَا اِمَّا شَجَرٌ اَوْ حَجَرٌ (یہ پتھر ہے یا درخت)

قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)

قَامَ رَشِیْدٌ فَنَامَ (رشید کھڑا ہوا پھر سو گیا)

قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی نَبِیُّھُمْ (لوگ آئے یہاں تک کہ انکا نبی بھی)

ھٰذَا اِنْسَانٌ اَمْ حَیَوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)

مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا مگر عمرو)

(۲) حروف التنبیہ تین ہیں - اَلَا - اَمَا - ھَا -

مثالیں

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

(خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)

ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)

اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تم مت کرو)

(۳) حروف الایجاب پانچ ہیں - نَعَمْ - بَلٰی - اِیْ - اَجَلْ - جَیْرِ

مثالیں

نَعَمْ واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے - مثلاً اَجَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ - بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے - جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا ؛

اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ - اِیْ وَاللّٰہِ ؛

(۴) حروف التفسیر دو ہیں اَیْ - اَنْ

مثالیں

ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ

نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۵) حروف الردع صرف ایک لفظ کَلَّا ہے جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا (یعنی زید کو کبھی نہیں مارا) ؛

(۶) حروف الاستفہام دو ہیں۔ ہمزہ۔ ھل۔ جیسے

اجاءك زيد (کیا زید تیرے پاس آیا)	ھل عندك درھم (کیا تیرے پاس درہم ہے)

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے من۔ ما۔ ماذا۔ ایّ۔ متٰی۔ ایّان۔ انّٰی۔ اینَ ۔

جیسے

من فی الدار (گھر میں کون ہے)	ما تفعل (تو کیا کرتا ہے)
ماذا یقول ھذا الرجل (یہ شخص کیا کہتا ہے)	ایّ البلادِ احسنُ (کون شہر اچھا ہے)
متٰی تذھب (تو کب جائیگا)	ایّان یومُ القیامۃِ (قیامت کب ہوگی)
انّٰی لك ھٰذا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)	این تمشی (تو کدھر جائیگا)

(۷) حروف التخصیص و التوبیخ تین ہیں ھلّا۔ لولا۔ لوما۔ جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھلّا اکرمت زیدًا وقد کان ضیفك (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا) اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھلّا تقرأ فتکون عالما (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے) ۔

(۸) حروف مصدر دو ہیں ما۔ انْ۔ جیسے اعجبنی ان تضرب زیدا ای ضربك ۔

(۹) حرف توقع قد ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قد قامت الصلوۃ (تحقیق نماز کھڑی ہوئی) الجواد قد یبخل (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے) ۔

(۱۰) حروف التاکید نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل پر آتا ہے جیسے لوکان فیھما اٰلھۃٌ الّا اللہ لفسدتا (اگر آسمان اور زمین میں سوائے خدا کے معبود ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے) انّ زیدًا القائمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

تعلیم غلام محمد کا نام ہے ۔۔۔ یکم اکتوبر ۔۔۔